باب ۲۰۳

حضور ﷺ کا بنو عباس بن عبدالمطلب کی حکومت کی خبر دینا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے۔ ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو حجاج نے، ان کو حماد نے عطاء بن مبارک سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن علاء حضرمی سے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے اس نے جس نے سُنا ہے نبی کریم ﷺ سے، وہ کہتے ہیں انہوں نے فرمایا عنقریب اس اُمت کے آخر میں ایک قوم ہوگی ان کے لئے اجر ان کے پہلوں جیسا ہوگا، وہ امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن منکر کریں گے۔ بھلائی کو حکم کریں گے، بُرائی سے روکیں گے۔ اور اہل فتنوں سے قتال کریں گے۔

(۲)　ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو محمد بن خالد بن عباس نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو ابوعبداللہ نے والد ہشام معیطی سے، اس نے ابان بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط سے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں موجود تھا، ان کو اعزاز واکرام سے نوازا، پھر کہا اے ابوالعباس! کیا تمہارے لئے حکومت ہوگی؟ انہوں نے کہا مجھے معاف کریں اے امیر المؤمنین۔ انہوں نے کہا چاہئے کہ آپ مجھے خبر دیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا کون تمہارا مددگار ہوگا؟ انہوں نے بتایا کہ اہل خراسان اور بنواُمیہ کے لئے بنوہاشم سے کئی وادیاں بھی ہوئی ہیں۔ (ابن کثیر ۶/ ۲۴۵)

(۳)　ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن ایوب نے، ان کو ولید نے، ان کو عبدالملک بن حمید بن ابوغنیتہ نے منہال عمرو سے، اس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور ہم کہتے ہیں کہ بارہ امیر وحکمران ہوں گے اس کے بعد امیر نہیں ہوگا۔ پھر بارہ امیر آئیں گے۔ اس کے بعد قیامت ہوگی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جس چیز نے تم لوگوں کو احمق بنا دیا ہے۔ بے شک ہم میں سے کچھ اہل بیعت ہوں گے اس کے بعد المنصور، السفاح، المہدی ہوں گے۔ وہ اس کو پہنچادے گا عیسیٰ بن مریم کی طرف۔ (ابن کثیر ۶/ ۲۴۶)

(۴)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے، ان دونوں نے کہا ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو ابوالنضر نے، ان کو ابوخیثمہ نے، ان کو میسرہ نے منہال بن عمرو سے، اس نے سعید بن جبیر سے، وہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ ان لوگوں نے المہدی کا مذاکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا، ہم سے تین اہل بیعت ہوں گے۔ سفاح، منصور، مہدی۔

ابن کثیر کہتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔ (مترجم)

(۵)　ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن فرج ازرق نے، ان کو یحییٰ بن غیلان نے، ان کو ابوعوانہ نے، ان کو اعمش نے ضحاک سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ اس کو روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا تھا ہم میں سے السفاح ہوں گے، المنصور، المہدی ہوں گے۔

ابن کثیر جلد ۶ ص ۲۴۷ کہتے ہیں کہ بیہقی نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے مگر ضعیف ہے۔ (مترجم)

(۶)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرہ نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے۔ ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے، ان کو عطیہ عوفی نے، ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

زمانے کے منقطع ہونے کے وقت میرے اہل بیعت میں سے ایک آدمی آئے گا اور فتنوں کے ظہور کے وقت اس کو سفاح کہا جائے گا اس کا عطا کرنا چلو بھر بھر ہوگا۔

(۷) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابوالقاسم طبرانی نے، ان کو ابراہیم بن سوید شامی نے، ان کو عبدالرزاق نے (ح)۔ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد ابن ابان جوہری نے بغداد میں، ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے، ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی ثوری نے خالد حذاء سے، اس نے ابوقلابہ سے، اس نے ابواسماء سے، اس نے ثوبان سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارے خزانے کے پاس یہ تین افراد قتال کریں گے، ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہوگا۔ خلافت ان میں سے کسی ایک کی طرف رجوع نہیں کرے گی۔ اس کے بعد سیاہ جھنڈے آئیں گے خراسان سے وہ تم سے قتال کریں گے ایسا قتال کہ تم نے اس کی مثل قتال نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کے بعد کسی شئ کا ذکر کیا، پھر فرمایا جب یہ کیفیت ہو تو تم لوگ اس کے پاس آنا اگر چہ گھٹنوں کے بل برف پر کیوں نہ چلنا پڑے، بے شک وہ اللہ کا خلیفہ ہوگا۔

اور ایک روایت میں مروی ہے ابن عبدان سے کہ اس کے بعد سیاہ جھنڈے آئیں گے وہ تمہیں قتل کریں گے، ایسا قتل کرنا کہ کسی قوم نے ایسا قتل نہیں کیا ہوگا۔ اس کے بعد آئے گا اللہ کا خلیفہ مہدی جب تم اس کا سنو تو تم اس کے پاس آنا اور اس سے بیعت ہونا، بے شک وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (ابن ماجہ ۲/۱۳۶۷)

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوحامد احمد بن محمد حسین خسروگروی نے، ان کو موسیٰ بن عبدالمؤمن نے، ان کو ابوجعفر محمد بن مسعود نے، ان کو خبر دی عبدالرزاق نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے مذکورہ کی اسناد اور اس کے مفہوم کے ساتھ۔ اس نے کہا ہے کہ تم جب دیکھو تو ان سے بیعت کرو اگر چہ گھٹنوں کے بل برف پر ہی کیوں نہ ہو۔ بے شک وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

اس روایت کے ساتھ عبدالرزاق کا تفرد ہے ثوری سے، اور مروی کی گئی ہے دوسرے طریق سے ابوقلابہ سے، وہ قوی نہیں ہے۔

(۹) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن غالب نے، ان کو کثیر بن یحییٰ نے، ان کو شریک نے علی بن زید سے، اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابواسماء سے، اس نے ثوبان سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب خراسان کے پیچھے سے سیاہ جھنڈے آئیں گے تو ان کے پاس آنا اگر چہ گھٹنوں کے بل ہی سہی۔ بے شک اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (حوالہ بالا)

اسکو روایت کیا ہے عبدالوہاب بن عطاء خالد حذاء سے، اس نے ابوقلابہ سے، اس نے ابواسماء سے، اس نے ثوبان سے بطور موقوف روایت کے، وہ کہتے ہیں جب تم سیاہ جھنڈے دیکھو کہ وہ نکل چکے ہیں خراسان کی جانب سے تو ان کے پاس آنا، بے شک اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

(۱۰) ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے، ان کو خبر دی حسن بن یعقوب ابن یوسف عدل نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، اس نے اس مذکورہ کو ذکر کیا ہے۔

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوصادق محمد بن ابوالفوارس عطار نے، ان دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو عبداللہ بن یوسف نے، ان کو رشدین بن سعد نے، ان کو یونس بن یزید نے، ان کو ابن شہاب نے قبیصہ بن ذویب سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا، سیاہ جھنڈے نکلیں گے خراسان سے، ان کو کوئی شئ واپس نہیں کر سکے گی حتیٰ کہ وہ ایلیاء (بیت الہدیٰ) میں نصب کئے جائیں گے۔ (ترمذی /۵۳۱)

اس روایت میں رشدین بن سعد بن یونس بن یزید سے تفرد ہے۔

اور روایت کیا گیا ہے اس لفظ کے قریب کعب الاحبار پر شاید کہ وہ زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم

(۱۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محدث نے ابوالمغیرہ عبدالقدوس نے ابن عیاش سے، جس نے اس کو حدیث بیان کی کعب سے، انہوں نے کہا کہ سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے بنوعباس کے لئے حتیٰ کہ شام میں اُتریں گے اور اللہ قتل کرے گا ان کے ہاتھوں پر سرکش کو اور ان کے دشمن کو۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۴۷)

روایت کیا گیا ہے اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، ان قول کو اسناد ضعیف کے ساتھ۔ (حوالہ بالا)

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوسعید خلیل بن احمد قاضی بُستی نے، ان کو خبر دی ابوالعباس احمد بن مظفر بکری نے، ان کو ابن ابوخثیمہ نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے، اس کو عمرو بن دینار نے، اس نے ابومعبد سے، وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جیسے اللہ نے فتح کی تھی ہمارے پہلوں نے، میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کو ختم کرے گا ہمارے ساتھ۔ (ابن کثیر ۲/۲۴۶)

(۱۴) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے، ان کو ابواحمد قاسم بن ابوصالح ہمدانی نے، ان کو ابراہیم بن حسین بن دیزیک نے، ان کو اسماعیل بن ابواویس نے محمد بن اسماعیل بن دینار ابوفدیک سے، اس نے محمد بن عبدالرحمن عامری سے، اس نے سہیل بن ابوصالح سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا عباس بن عبدالمطلب سے تمہارے اندر نبوۃ تھی اور اب بادشاہت وحکومت ہوگی۔

(ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ ۶/۲۴۵)

اس کے ساتھ متفرد ہے محمد بن عبدالرحمن عامری سہیل سے اور وہ قوی نہیں ہے۔

(۱۵) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے اور ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے، آخرین میں انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن احمد بن حنبل نے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے، ان کو عبید بن ابوحمزہ نے، ان کو لیث بن سعد نے، ابوقبیل سے، اس نے میسرہ مولیٰ عباس سے، وہ کہتے ہیں کہ میں سُنا عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا ایک رات، آپ نے فرمایا دیکھنا کیا تمہیں آسمان پر کوئی چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا دیکھا؟ میں نے بتایا ثریا (کہکشاں) دیکھی ہے۔ فرمایا کہ بے شک یہ اُمت حکومت کرے گی اسی تعداد کے مطابق تیری پشت سے۔

(۱۶) ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا ابوحماد سے، وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا عبید بن ابوقرہ نے سُنا لیث بن سعد بغدادی سے، اس کی حدیث میں قصہ عباس میں کوئی متابع روایت نہیں لائی گئی۔ (ابن کثیر ۶/۲۴۵)

(۱۷) ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو محمد بن عبدہ بن حرب نے، ان کو سوید بن سعید نے، ان کو حجاج بن تمیم نے میمون بن مہران سے، اس نے ابن عباس سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم کے پاس گزرا، یکایک ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام موجود تھے جبکہ میں نے اس کو دحیہ کلبی گمان کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے کہا، بے شک یہ میلے کپڑوں میں ہے اور عنقریب اس کی اولاد اس کے بعد کالے کپڑے ہی پہنے گی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں گزرا تھا اور آپ کے ساتھ دحیہ تھا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اس کو ذکر کیا۔ اور ذکر کیا قصہ ان کی بینائی چلے جانے کا اور اس کا واپس آ جانے کا ان کی موت کے وقت۔

اس روایت کے ساتھ حجاج بن تمیم کا تفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔ (ابن کثیر ۶/۲۴۵)

☆☆☆

باب ۲۰۴

حضور ﷺ کا خبر دینا بارہ امیروں کے بارے میں

اور اس کا بیان استدلال بالاخبار سے۔اس کے بعد حضور ﷺ کا خبر دینا بعض والیوں کے ظلم کے بارے میں۔اور منکرات کا ظہور وہی ہوا جو آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابواحمد حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعروبہ نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو عبدالملک بن عمیر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا جابر بن سمرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، وہ فرماتے ہیں بارہ امیر (حکمران) ہوں گے۔آپ ﷺ نے کوئی ایک کلمہ کہا تھا جس کو میں نے سُنا نہیں۔میرے والد نے کہا کہ انہوں نے فرمایا تھا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْش وہ سارے قریش میں سے ہوں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنیٰ سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عیینہ سے، اس نے عبدالملک سے اور وہ وہی ہے جو کچھ روایت کیا گیا ہے اس باب میں۔(بخاری۔کتاب الاحکام۔مسلم۔کتاب الامارۃ ص ۱۴۵۲)

یہ بارہ کی تعداد کا اثبات اس سے زیادہ ہونے کی نفی نہیں۔اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بارہ سے مراد وہ بارہ امیر اور خلفاء مراد ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر اُمت مجتمع و متفق ہوگی۔اس کے بعد قتل عام ہوگا۔

اسلام کے بارہ متفق علیہ خلفاء

(۲) یہ تشریح بایں وجہ ہے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عمرو بن عثمان نے، ان کو مروان بن معاویہ نے اسماعیل بن خالد سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے جابر بن سمرہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا فرماتے تھے:

لا یزال ھذا الدین قائمًا حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلھم تجتمع علیھم الامة

یہ دین ہمیشہ قائم و نافذ رہے گا حتیٰ کہ ہمارے اُوپر بارہ خلفاء آئیں گے، ان میں سے ہر ایک پر اُمت متفق ہوگی۔

میں نے نبی کریم ﷺ کا کچھ کلام سُنا مگر میں اس کو سمجھ نہ سکا، میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ کیا فرمارہے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔ہمیں خبر دی ابوعلی نے، ان کو خبر دی ابوبکر نے، ان کو ابوداود نے، ان کو ابن نفیل نے۔

بارہ خلفاء قریش کے عہد میں اُمت کا معاملہ مستقیم ہوگا اور وہ دشمن پر غالب ہوں گے

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوزنباع نے روح بن فرج سے، ان کو عمرو بن خالد سے، ان کو زہیر بن معاویہ نے، ان کو زیاد بن خیثمہ نے، ان کو اسود بن سعید ہمدانی نے، ان کو جابر بن سمرہ نے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لاتزال هذه الامة مستقيم امرها ظاهرة على غيرها حتىٰ يمضى منهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش

ہمیشہ اس اُمت کا معاملہ سیدھا اور درست رہے گا۔ اپنے دشمن پر غالب رہے گی حتیٰ کہ ان پر بارہ خلفاء آئیں گے۔ وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

(مسند احمد ۹۲/۵)

جب وہ منزل پر واپس آئے تو ان کے پاس قریش آئے اور پوچھا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟ کہا کہ اس کے بعد ہرج ہوگا یعنی قتل۔

حدیث مذکورہ پر تبصرہ : تو پہلی روایت میں بیان تعداد ہے۔ اور دوسری میں تعداد سے مراد ہے۔ تیسری روایت میں بیان وقوع ہرج ہے، وہ قتل ہے۔ ان کے بعد

مذکورہ تعداد اسی صفت کے ساتھ ولید بن یزید بن عبدالملک تک پائی گئی

خلفاء اسلام کی مذکورہ تعداد انہی مذکورہ صفات کے ساتھ پوری ہوگئی تھی۔ ولید بن یزید بن عبدالملک تک۔ اس کے بعد ہرج واقعہ ہوا اور فتنہ۔ جیسے اس مذکورہ روایت میں ہمیں خبر دی گئی ہے۔ اس کے بعد عباس ملوک اور حکومت ظاہر ہوئی، جیسے سابق باب میں اس کی طرف اشارہ کیا تھا سوائے اس کے نہیں کہ اضافہ کرتے ہیں مذکورہ تعداد پر حدیث میں۔

اور جب آپ اس امر خلافت کے حاملین میں صفت مذکورہ ترک کردی یا ان کے ساتھ اس (خلیفہ) کو بھی شمار کریں جو مذکوہ ہرج کے بعد ہوگا تو اس کے بارے میں یہ حدیث صادق آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

لا يزال هذا الامر فى قريش مابقى فى الناس اثنان

یہ امر خلافت ہمیشہ رہے گا جب تک لوگوں میں سے دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

(۴) ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی النضر فقیہ نے، ان کو عثمان دارمی نے، ان کو ابوولید نے، ان کو عاصم بن محمد نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمر ؓ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں۔ اور معاویہ کی ایک روایت میں ہے وہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امر خلافت وحکومت قریش میں ہوگا۔ نہیں دشمنی رکھے گا کوئی ایک ان سے مگر اللہ اس کو اوندھا کردے گا اس کے منہ پر جب تک کہ وہ دین کو قائم کریں گے۔

(۵) ہمیں خبر دی اس کی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان جو خبر دی ابوسہیل بن زیاد قطان نے، ان کو عبدالکریم بن ہثیم نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو خبر دی شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے، اس نے محمد بن جبیر بن مطعم سے، اس نے معاویہ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے۔ (بخاری۔ کتاب الاحکام۔ حدیث ۱۳۹۔ فتح الباری ۱۳/۱۱۳۔۱۱۴))

اقامت دین سے مراد، اقامت معالم دین ہے۔ واللہ اعلم

اگرچہ ان میں سے بعض اس کے بعد ہر اس چیز کو ایک دوسرے سے حاصل کریں گے جو حلال نہیں ہے۔

بعض ایسے خلفاء ہوں گے

(۶) تحقیق ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن اسحاق بن یوسف سوسی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عوف نے، ان کو ابوالمغیرہ نے، ان کو اوزاعی نے زہری سے، اس نے ابوسلمہ سے، اس نے ابو ہریرہ ؓ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

عنقریب میرے بعد ایسے خلفاء آئیں گے جو ایسے عمل کریں گے جو کچھ وہ جانتے ہوں گے اور کام وہی کریں گے جس کا ان کو حکم دیا گیا ہوگا۔ اس کے بعد ایسے خلفاء بھی آئیں گے جو ایسے عمل کریں گے جو وہ نہیں جانتے ہوں گے اور وہ کام کریں گے جس کا ان کو امر نہیں ہوگا۔ جو شخص ان کے خلاف انکار کرے گا، اس کو بُرا کہے گا وہ بری ہوگا اور جو شخص اپنا ہاتھ روک لے گا وہ بچ جائے گا۔ مگر جو شخص راضی ہوگیا اور پیچھے چلا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صغانی نے، ان کو اسحاق بن ابراہیم دبری نے، ان کو عبدالرزاق نے (ح)۔ ان کو خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے، ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے، ان کو ابن خثیم نے عبدالرحمن سابط سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کعب بن عجرہ سے، تجھے اللہ پناہ میں رکھے اے کعب بن عجرہ بےوقوفوں کی امارت وحکومت سے۔ اس نے کہا سفہاء اور بےوقوفوں کی امارت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، وہ حکمران ہوں گے میرے بعد جو میری سیرت سے ہدایت ورہنمائی نہیں لیں حاصل نہیں کریں گے۔ (سنن ترمذی ۴/۶۲۵)

جامع حدیث مبارک

اور دبری کی روایت میں ہے کہ جو میری ہدایت سے رہنمائی نہیں لیں گے اور میری سنت اور میرے طریقے کو اپنا طریقہ نہیں بنائیں گے، جو شخص ان کو سچا کہے گا ان کے جھوٹ کے باوجود اور جو شخص ان کی مدد کرے گا ان کے ظلم کے باوجود وہ مجھ سے نہیں ہوگا اور نہ ہی میں ان سے ہوں۔ اور وہ لوگ میرے پاس نہیں آئیں گے میرے حوض پر اور جو شخص ان کے کذب کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہیں کرے گا وہ مجھ سے ہوں گے اور میں ان میں سے ہوں گا۔ وہ میرے پاس بھی آئے گا میرے حوض پر۔

اے کعب بن عجرہ! بےشک جنت میں داخل نہیں ہوگا وہ گوشت جو حرام سے پرورش پایا ہو، آگ ہی اس کے لئے بہتر ہے۔

اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ دینا گناہ کو اور نماز قربان ہے، یا کہا تھا کہ برہان ہے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ شیبانی نے حافظ سے، ان کو محمد بن عبدالوہاب الفران نے، ان کو یعلیٰ بن عبید نے، ان کو اعمش نے، ان کو زید بن وہب نے عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بےشک صورت حال یہ ہے کہ عنقریب اثرت اور ترجیحی سلوک ہوگا اور ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے۔ لوگوں نے کہا کیا ہم میں سے جو شخص ان حالات کو پالے وہ کیا کرے یا رسول اللہ؟ فرمایا کہ تم لوگ وہ حق ادا کر دینا جو تمہارے اُوپر ہو یعنی جو تمہارے ذمہ ہو۔ اور جو تمہارا حق ہو وہ تم اللہ سے مانگنا۔

مسلم و بخاری نے صحیح میں اعمش کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب مناقب الانصار۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ ص ۴۷۴))

مذکورہ روایات کے مفہوم پر مصنف کا تبصرہ

اور تحقیق کہا گیا ہے کہ بےشک آپ ﷺ نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بارہ خلفاء ایسے ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک ہدایت پر عمل پیرا ہوگا اور دین حق پر۔ (بارہ مذکور کے بعد) امراء میں متفرق لوگ ہوں گے یعنی مختلف ہوں گے، جو شخص ان میں سے انصاف کرے گا اور ہدایت پر عمل کرے گا اور دین حق پر ہوگا منجملہ بارہ میں سے ہوگا۔

(۹) تحقیق کہا ہے ابوالجلد نے (اور وہ کتب میں نظر ڈالتا تھا)۔ وہ جو ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو سعدان بن نصر نے، ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے، ان کو حاتم بن ابومغیرہ نے، اس نے ابوبکر سے، وہ کہتے ہیں ابوالجلد

میرا پڑوسی تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سُنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ یہ اُمت ہلاک نہیں کی جائے گی حتیٰ کہ اس میں بارہ خلفاء ہوں گے وہ سب کے سب ہدایت پر عمل کریں گے اور دین کے ساتھ، ان میں سے دو آدمی اہل بیعت ہی سے ہوں گے۔ ان دو میں سے ایک زندہ رہے گا چالیس سال اور دوسرا تیس سال۔

مذکورہ روایت پر مصنف کا تبصرہ

میں کہتا ہوں کہ یہ بات ہر اس شخص کے عقل میں آجاتی ہے جو مخاطب کیا جائے۔ اس روایت کے ساتھ جو ہم نے روایت کی ہے بارہ خلفاء کے بارے میں اور بعض روایات میں بارہ امیر ہونے کے الفاظ ہیں، مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے خلفاء مراد لئے ہوں، ان کی ولایت وحکومت ہوگی اور انہیں کو قوت وغلبہ اور اسباب کی فراوانی ہوگی اور لوگ ان کی اطاعت کریں گے اور انہیں کا حکم وفیصلہ ان پر نافذ ہوگا۔ بہر حال کچھ لوگ ہوں گے ان کے لئے نہ تو کوئی جھنڈا نصب ہوگا اور نہ ہی ان کے لئے لوگوں پر کوئی ولایت وحکومت نافذ ہوگی۔ اگر چہ وہ امارت کا استحقاق ظاہر کریں بسبب اس کے جو ان کے حق قرابت اور کفایت۔ بس یہ حدیث ان کو شامل نہیں ہوگی کیونکہ یہ جائز نہیں ہے (ممکن نہیں ہے) کہ خبر دی ہوئی بات خبر کے یعنی حدیث کے خلاف ہو۔ واللہ اعلم

باب ۲۰۵

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کی اُمت پر دنیا کشادہ ہو جائے گے اس قدر کہ وہ کعبے کے غلافوں کی مثل قیمتی کپڑے استعمال کریں گے اور صبح شام ان پر طعام کے تھال بھرے ہوئے آئیں گے اور اس قدر اس میں رغبت کریں گے کہ وہ ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو آدم بن ابوایاس نے، ان کو سلیمان بن حیان نے، ان کو داود بن ہند نے ابوحرب بن ابوالاسود دئلی نے طلحہ بصری سے، وہ کہتے ہیں میں مدینے میں آیا ہجرت کر کے۔ اس وقت ایسا تھا کہ اگر کوئی آدمی مدینے میں آتا تو اگر اس کا کوئی جاننے والا ہوتا اور اس کے پاس اُترتا تھا اور لوگ اس کو کوئی نہ جانتا ہوتا تو وہ صفہ میں اُترتا۔ میں مدینے میں آیا مگر میرا وہاں جاننے والا نہیں تھا۔ لہٰذا میں بھی صفہ میں اُترا۔ رسول اللہ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان دوستانہ کرا دیتے اور دو کے درمیان کھجوروں کا ایک مُد تقسیم کر دیتے تھے۔

ایک دن حضور ﷺ نماز میں تھے کہ اچانک ان کو ایک آدمی نے آواز لگائی کہ یا رسول اللہ! کھجوروں نے ہم لوگوں کے پیٹوں کو جلا کر رکھ دیا ہے اور ہم جل گئے ہیں۔ حضور ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء کی اور ان حالات کو ذکر کیا جو آپ نے اپنی قوم سے پائے تھے۔ پھر فرمایا کہ البتہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھی کو، ہم لوگ دس دس راتیں ٹھہرے رہے مگر ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں سوائے برید کے۔ اور پھر کہتے ہیں پیلو کے درخت کا سوکھا پھل یعنی پیلوحتیٰ کہ ہم ایسے انصار بھائیوں کے پاس آئے کہ انہوں نے ہماری غم خواری کی تھی اپنے غلے وطعام سے۔ ان کا بھی بڑا کھانے کا ذریعہ خشک کھجوریں ہی تھیں۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، اگر میں قادر ہوتا خاص تمہارے گوشت روٹی کا انتظام کرنے پر تو میں ضرور تمہیں کھلاتا، اور عنقریب تمہارے اُوپر ایک زمانہ آئے گا، یا یوں کہا کہ جو شخص اس زمانے کو پالے گا تو وہ لباس پہنیں گے کعبہ کے غلافوں کی مثل، صبح شام تمہارے اُوپر بڑے بڑے تھال کھانے کے لائے جائیں گے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ یا آج بہتر ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بلکہ آج بہتر ہو تم لوگ۔ آج بھائی بھائی ہو اور تم اس دن ایسے ہو گے کہ بعض تمہارے بعض کی گردنیں ماریں گے۔ (مسند احمد ۳/ ۴۸۷۔ اصابہ ۲/ ۲۳۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو بکر قطان نے، ان کو احمد بن یوسف نے، ان کو محمد بن یوسف نے، وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے، اس نے ابو موسیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میری اُمت کے لوگ عجب اور تکبر کی چال چلیں گے اور روم و فارس کی خدمت کریں گے تو اس وقت بعض ان کے بعض پر مسلط ہوں گے۔ (ترمذی۔ کتاب الفتن ۴/ ۵۲۶۔ ۵۲۷)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو ابو الربیع نے، ان کو زید بن حباب نے، ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے، ان کو عبداللہ بن دینار نے، ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس مذکورہ حدیث کی مثل۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

باب ۲۰۶

(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ آپ نے اپنی اُمت کے لئے جو دعا کی ہے اس میں سے جو قبول ہوئی اور جو قبول نہیں ہوئی۔

(۲) اور جس بات کا آپ ﷺ کو خوف ہے۔

(۳) اور یہ خوف کہ ان میں جب تلوار استعمال ہونا شروع ہو جائے گی تو ان سے اُٹھائی نہیں جائے گی۔

(۴) اور یہ کہ اِدّت واقع ہو گی۔

(۵) اور کذابین ہوں گے۔

(۶) نیز یہ کہ آپ کی اُمت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر ہو گا اور غالب رہے گا حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔

(۷) اور حضور ﷺ کا سچا ہونا تمام امور میں جن کی آپ نے خبر دی تھی۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم نے، ان کو احمد بن حازم بن ابو عزرہ سے، ان کو یعلی بن عبید طنافسی نے، ان کو عثمان بن حکیم نے، ان کو عامر بن سعد بن ابو وقاص نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے

حتیٰ کہ ہم مسجد بنومعاویہ پر گزرے، حضورﷺ اندر گئے آپ نے دورکعت نماز پڑھی، ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضورﷺ نے اپنے ربّ سے طویل مناجات کی۔

پھر فرمایا کہ میں نے اپنے ربّ سے تین دعائیں مانگی ہیں، یہ کہ میری اُمت کو ڈبو کر غرق کر کے ہلاک نہ کرنا۔ اللہ نے یہ دعا میری قبول کر لی۔ نیز میں نے دعا مانگی کہ میری اُمت کو قحط کے ساتھ ہلاک نہ کرنا۔ یہ بھی قبول کر لی۔ پھر میں نے دعا کی کہ ان کا آپس میں جھگڑا اور جنگ نہ ہو۔ اللہ نے یہ منع کر دی۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دو طریق سے عثمان بن حکیم سے۔ (مسلم۔ کتاب الفتن ص ۲۲۱۶)

حدیث پر مصنف کا تبصرہ: سوائے اس کے کہ حضورﷺ کی یہ مراد تھی اجتماعی غرق کے ساتھ وہ ہلاک نہ ہوں جیسے قوم نوح ہلاک ہوئی تھی اجتماعی غرق کے ساتھ اور اجتماعی طور پر قحط کے ساتھ ہلاکت نہ ہو جیسے بعض اُمتوں کو ہلاک کیا تھا۔ جس عذاب کے ساتھ چاہا ہلاک کیا تھا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوذر محمد بن ابوالحسین بن ابوالقاسم مذکر نے، ان کو ابوالحسن محمد بن محمد بن حسن کارزی نے بطور املاء کے، ان کو حدیث بیان کی علی بن عبدالعزیز بغوی نے، ان کو حجاج بن منہال انماطی نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو ایوب نے ابوقلابہ سے، ان کو ابواسماء رجبی نے، ان کو ثوبان نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو اکٹھا کر لیا (سکیڑ لیا)۔ لہٰذا میں نے اس کی تمام مشرقین دیکھیں اور مغربین دیکھیں اور بے شک میری عنقریب اس کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے دیئے گئے ہیں، سُرخ اور سفید (چاندی اور سونا)۔ اور میں نے اپنے ربّ سے دعا کی ہے اپنی اُمت کے لئے کہ وہ اس کو ہلاک نہ کرے عمومی قحط کے ساتھ اور ان پر دشمن مسلط نہ کرے غیروں میں سے جو ان کی کھوپڑیوں کو حلال سمجھ لے (یعنی سر اُتار دے) بے شک میرے ربّ نے فرمایا، اے محمد! میں نے ایک فیصلہ فرما دیا ہے جو رد نہیں کیا جاتا، بے شک میں نے تیری اُمت کے لئے یہ دعا قبول کر لی ہے کہ میں ان کو عمومی قحط کے ساتھ ہلاک نہیں کروں گا۔ اور یہ بھی دعا قبول کر لی ہے کہ میں ان پر کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا، ان کے لئے نفسوں کے علاوہ جو ان کی کھوپڑیوں کو اُتارنا حلال سمجھ لے۔ اور بے شک میرے ربّ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ جمع ہو جائیں ان کے خلاف اس کے اطراف کے مابین حتیٰ کہ ہوں گے بعض ان کو قید کریں گے بعض کو یا قتل کریں گے بعض ان کے بعض کو۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا تھا کہ سوائے اس کے نہیں کہ بے شک ڈرتا ہوں اپنی اُمت پر گمراہ اماموں سے۔ (یعنی گمراہ حکمرانوں سے) کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا، جب میری اُمت میں تلوار پڑ جائے گی تو ان سے اُٹھائی نہیں جائے گی قیامت تک۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کئی قبائل میری اُمت کے مشرکین کے ساتھ جا ملیں گے۔ حتیٰ کہ بتوں کی عبادت کریں گے۔ نیز یہ کہ عنقریب ہوں گے میری اُمت میں تیس کذاب (بہت بڑے جھوٹے) ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا ہمیشہ رہے گا ایک طائفہ (ایک گروہ) میری اُمت میں سے حق پر غالب، ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو ان کی مخالفت کرے گا حتیٰ کہ آجائے اللہ کا حکم۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوالربیع سے اور قتیبہ سے، اس نے حماد بن زید سے۔ (مسلم۔ کتاب الفتن ص ۲۲۱۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے، وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی عبدالملک کے سامنے اور میں سُن رہا تھا، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی معاذ بن فضالہ نے، ان کو ہشام بن ابوعبداللہ سے، اس نے یحییٰ بن ابوکثیر نے جلال بن ابومیمونہ نے، اس نے عطاء بن یسار سے، اس نے ابوسعید خدری سے، وہ کہتے ہیں ایک دن رسول اللہﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ بے شک جس جس کے بارے میں میں تم پر ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تمہارے اُوپر کھول دے گا دنیا کی تازگی اور اس کی زینت۔

ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ! کیا خیر شر کو لے آئے گی؟ حضور ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا، ہم لوگوں نے کہا اے فلاں! آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا، میں نے سوچا کہ ان پر وحی اُترے گی۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پیچھے سے کنکریوں کو ہاتھ لگایا کہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ انہوں نے اس کی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ خیر شر کو نہیں لائے گی بلکہ یہ ایسے ہے جیسے کہ موسم بہار ایسے پودے کو بھی اُگاتا ہے جو مویشیوں کو مار دیتا ہے (جو اس کو کھائے) یا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہریالی کو دیکھ کر جانور زیادہ کھاجاتا ہے جب اس کا پیٹ بھر کر کچھ اُوپر کو آجاتا ہے تو وہ جانور سورج کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوجاتا ہے، پھر وہ لید پیشاب کرتا ہے پھر چرتا ہے۔ بے شک یہ مال دینا میٹھا ہے ترو تازہ ہے جو شخص اس کو لے اس کے حق کے ساتھ اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور کیا یہی اچھا ہے صاحب مال جو اس میں سے مسکین کو دیتا ہے اور یتیم کو دیتا ہے اور مسافر کو دیتا ہے یا جسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور جو شخص ایڑیاں اُٹھا کر مال کو حاصل کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص جیسی ہے جو کھاتا جائے مگر اس کا پیٹ نہ بھرے، وہ مال اس شخص کے لئے قیامت میں حسرت و افسوس ہوگا۔ بہت سارے لوگ اللہ کے مال اور رسول کے مال میں گھسنے والے ایسے ہوں گے کہ قیامت کے دن ان کے لئے آگ ہی آگ ہوگی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں معاذ بن فضالہ سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔

(بخاری۔ کتاب الزکوۃ۔ مسلم۔ کتاب الزکوۃ ص ۲/۷۲۹)

(۴) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، حماد بن سلمہ اور ثابت اور حمید اور حبیب نے ابن خطّان سے، اس نے ابوموسیٰ اشعری سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ (ﷺ)! وہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل ہے۔ لوگوں نے کہا اس میں ایسی کونسی بات ہے؟ قتل تو ہم اکثر کرتے رہتے ہیں سال بھر میں ہم کئی ہزار قتل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ تمہارے مشرکین کو قتل کرنا نہیں ہوگا بلکہ بعض تمہارا بعض کو قتل کرے گا۔

لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت ہمارے ساتھ ہمارے عمل بھی ہوں گے؟ فرمایا کہ اس زمانے کے اکثر عمل ضائع کردیئے جائیں گے اور اس کے پیچھے لوگوں کا ایک غبار ہوگا اکثر لوگ یہ سمجھیں گے کہ وہ کسی معتدبہ چیز پر ہیں مگر درحقیقت وہ کسی شئ پر نہیں ہوں گے۔

(مسند احمد ۲/۴۹۲۔ ۴/۳۹۱)

ابوموسیٰ نے کہا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ہم لوگوں نے اس وقت کو پالیا تو میں اپنے لئے اور تمہارے لئے اس سے مفر نہیں پاتا ہوں۔ اور یونس نے کہا کہ اگر ہمیں اس وقت نے پالیا تو ہم اس میں سے نکل جائیں گے جیسے اس میں داخل ہوں گے۔ ہم اس میں نہ کوئی خون کریں گے نہ مال لیں گے۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن خالد نے، ان کو بشیر بن شعیب نے، ان کو ان کے والد نے زہری سے، ان کو خبر دی عروہ بن زبیر نے یہ کہ کرز بن علقمہ خزاعی نے کہا، ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا نجد کے دیہاتیوں میں سے۔ کہنے لگا یارسول اللہ کیا! اسلام کے لئے کوئی حد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جی ہاں! اہل بیت عرب ہوں یا عجم اللہ ان کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے۔ ان پر اسلام داخل کردیتا ہے۔ اعرابی نے کہا اس کے بعد کیا ہوگا یارسول اللہ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتنے واقع ہوں گے سائبانوں کی مانند۔ اعرابی نے کہا، ہرگز ایسے نہیں اللہ کے رسول! حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ کثرت کے ساتھ اس میں پڑو گے، بعض تمہارا بعض کو قتل کرے گا۔ (مسند احمد ۳/۴۷۷)

☆☆☆

باب ۲۰۷

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ معادن (کانیں) ہوں گی اور ان میں اللہ کی مخلوق میں سے بدترین لوگ ہوں گے ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے، ان کو بطور املاء کے، ان کو احمد بن زہیر بن حرب نے، ان کو عاصم بن یوسف بربوعی نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابواسامہ عبداللہ بن اسامہ کلبی نے، ان کو عاصم بن یوسف نے، ان کو سعیر بن خمس نے زید بن اسلم سے، اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس کسی نے ایک سونے کا ٹکڑا دیا، اور وہ پہلا صدقہ تھا جو بنوسُلیم لے کر آئے تھے اپنی معدن (کان) سے۔ انہوں نے کہا یارسول اللہ! یہ ہماری اپنی معدن کا سونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آنے والے وقت میں کئی معادن (کانیں) ہوں گی اور ان میں اللہ کی مخلوق کے بدترین لوگ ہوں گے۔

یہ ایوب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور حدیث احمد میں ہے خبردار! بے شک شان یہ ہے کہ عنقریب ہوں گے ان میں بدترین لوگ، یا کہا تھا کہ شرار الخلق میں سے۔ (مسنداحمد ۲۳۰/۵)

اس کو روایت کیا ہے عاصم بن یوسف نے سعیر بن خمس سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے، اپنے اصل سماع سے، ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا زید بن اسلم سے، اس نے بنوسلیم کے ایک آدمی سے، اس نے ان کے دادا سے، اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک چاندی کا ٹکڑا لایا تھا اپنی معدن سے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خبردار! بے شک شان یہ ہے کہ عنقریب کوئی معادن ظاہر ہوں گی اور عنقریب ان پر شرار الناس پہنچ جائیں گے۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے قبیصہ بن عقبہ نے سفیان سے۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو ابوالقاسم طبرانی نے، ان کو عبید بن غنام نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان کو ابن مہدی نے، ان کو سفیان نے زید بن اسلم سے، اس نے ایک آدمی سے بنوسلیم میں سے، اس نے اپنے والد سے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا چاندی کا ٹکڑا لے کر۔ اس نے کہا کہ یہ ہماری معدن کا ہے۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا عنقریب بہت سارے معادن (کانیں) ہو جائیں گی۔ اس میں شرار الناس آن موجود ہوں گے۔

یہی محفوظ ہے حدیث زید بن اسلم سے۔ (مسنداحمد ۲۳۰/۵)

☆☆☆

باب ۲۰۸

حضور ﷺ کا خبر دینا ایک قوم کے بارے میں جن کے ہاتھوں میں کوڑے ہوں گے گائے کی دُم کی مثل، وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور عورتیں ہوں گی ایسے لباس پہننے والیاں کہ باوجود لباس کے ننگی ہوں گی ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱)　ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے، ان کو زید بن حبان نے، ان کو افلح بن سعید نے، ان کو عبداللہ بن رافع مولیٰ اُم سلمہ نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اگر تیرے ساتھ مدت طویل ہوگئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا ان کے ہاتھوں میں دُرّے ہوں گے گائے کی دُم کی مثل، وہ صبح بھی کریں گے اللہ کے غضب میں اور شام بھی کریں گے اللہ کے غضب میں اس کی ناراضگی میں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔ (مسلم۔کتاب الجنۃ ص ۴/۲۱۹۳۔مسند احمد ۲/۳۰۸)

(۲)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالنضر محمد بن محمد بن یوسف فقیہ نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو جریر نے سہیل سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جہنم کی دو قسمیں ہیں میں نے ان کو نہیں دیکھا۔

ایک تو ایسے لوگ ہوں گے ان کے پاس کوڑے ہوں گے گائے کی دُم کی مثل، وہ ان کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری وہ عورتیں ہوں گی جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر اس کے باوجود وہ برہنہ اور ننگی ہوں گی (چُست اور باریک لباس کی وجہ سے) لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں، خود لوگوں کی طرف مائل ہونے والیاں۔ ان کے سر ہوں گے عربی اُونٹوں کی کوہانیں جھکنے والیاں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو طویل مسافت سے محسوس کی جائے گی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں زہیر سے، اس نے جریر سے۔ (مسلم۔کتاب الجنۃ ص ۴/۲۱۹۲)

☆☆☆

باب ۲۰۹

حضور ﷺ کا خبر دینا کہ ان کی اُمت کی نیت جب کمزور ہو جائے گی (یعنی ایمان) تو ان پر اللہ کی مرضی کے مطابق اقوام عالم کو دعوت دی جائے گی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو ابوبکر داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی نے، ان کو بشر بن بکر نے، ان کو ابن جابر نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالسلام نے ثوبان سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قریب ہے کہ تمہارے اُوپر تمہارے خلاف اُمم (اقوام) ایک دوسرے کو بلائیں گی کہ ان کو سب مل کر کھا جائیں جیسے کھانے والوں کو کھانے کے برتن پر بلایا جاتا ہے۔

کسی نے پوچھا کیا یہ کیفیت ہماری قلت (تعداد کی کمی) کی وجہ سے ہوگی اس دن؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ بلکہ تم لوگ اس وقت بہت زیادہ ہوگے، لیکن تم جھاگ ہوگے، جیسے سیلاب کی جھاگ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا خوف بالکل کھینچ لے گا۔ اور البتہ ضرور تمہارے دلوں میں سُستی اور کمزوری ڈال دے گا۔ بس کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! یہ وہن سے کیا مراد ہے؟ (یعنی کس نوعیت کی سُستی و کمزوری ہوگی)۔ فرمایا:

حُبُّ الدُّنیَا وَ کَرَاهِیَةُ الْمَوْتِ

دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

(ابوداؤد۔ حدیث ۴۲۹۷ ص ۴/۱۱۱۔ مسند احمد ۵/۲۸۷)

باب ۲۱۰

حضور ﷺ کا اس زمانے کی خبر دینا جس میں انسان کو اختیار دیا جائے گا عاجز و کمزور ہو کر بیٹھ جانے میں اور گناہوں کا ارتکاب کرنے میں اور خبر دینا ایسے وقت کی جس میں انسان مال حاصل کرنے میں پرواہ نہیں کرے گا حلال و حرام میں ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ان کو علی بن عاصم نے، ان کو داود بن ابوہند نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قبیلہ قیس میں اُترے، پس میں نے ایک نابینا شیخ سے سُنا تھا اس کو کہا جاتا تھا ابوعمرو، وہ کہہ رہے تھے

کہ میں نے سُنا ہے ابو ہریرہ ﷺ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور آئے گا لوگوں پر وہ زمانہ کہ لوگوں کو اختیار دیا جائے گا عاجز و کمزور ہو کر بیٹھنے میں یا بُرائیاں کرنے میں۔

تم میں سے جو شخص اس بُرے وقت کو پالے اس کو چاہئے کہ عاجزی کو گناہوں پر ترجیح دے۔ (مسند احمد ۲/ ۲۷۸۔ ۴۴۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ اور ابوزکریا بن ابو اسحاق اور ابوالعباس احمد بن محمد شاذیاخی نے آخرین میں، انہوں نے ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی ابن ابی فدیک نے، ان کو ابن ابوذئب نے سعید بن ابوسعید مقبری نے، اس نے ابوہریرہ ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر وہ وقت ضرور آئے گا جس میں انسان پرزور نہیں کرے گا کہ اس نے کس ذریعے سے حاصل کیا حلال یا حرام سے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے، اس نے ابن ابی ذئب سے۔ (بخاری۔ کتاب البیوع۔ حدیث ۲۸۳۔ فتح الباری ۴/ ۳۱۳)

باب ۱۱۱

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت کے حال کے بارے میں

اپنی وفات کے بعد۔ ان کی تمنا کرنے کی بابت حضور ﷺ کو دیکھنے کے لئے

پھر ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سلمی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو ہمام بن منبہ نے، وہ کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ جس کی ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ ﷺ نے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ ضرور تمہارے ایک پر ایک دن آئے گا کہ وہ مجھے نہیں دیکھے گا پھر دیکھنا اس کی طرف زیادہ محبوب ہوگا اس سے کہ اس کا اہل اس کا مال سب مل کر اس کو محبوب ہوں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے، اس نے عبدالرزاق سے۔

اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث اعرج سے، اس نے ابوہریرہ ﷺ سے۔

(مسلم۔ کتاب الفضائل ص ۱۸۳۶۔ بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

☆☆☆

باب ۲۱۴

حضور ﷺ کا خبر دینا ایک قوم کے بارے میں

جنہوں نے ان کو نہیں دیکھا وہ حضور ﷺ کے ساتھ ایمان لائیں گے

پھر ویسے ہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱) تحقیق حدیث ثابت گزر چکی ہے اللہ کے اسی قول کے بارے میں۔ اخرین منھم لما یلحقوا بھم (سورۃ جمعہ : آیت ۳۰) باب الفتوح میں۔

(۲) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالنضر فقیہ نے، ان کو صالح بن محمد نے، ان کو یحیٰی بن ایوب مقابری نے، ان کو اسماعیل بن جعفر نے، ان کو علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ قبرستان میں آئے اور کہا سلامتی ہو تمہارے اُوپر اے اہل ایمان! اور بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ہم لوگ دیکھتے ہیں اپنے بھائیوں کو۔

صحابہ رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں یارسول اللہ! فرمایا بلکہ تم تو میرے اصحاب (ساتھی) ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے یارسول اللہ! جو تا حال آپ کے پاس آئے بھی نہیں ہیں آپ کی اُمت میں سے۔ حضور ﷺ نے جواب دیا، آپ کیا سوچتے ہیں اگر ایک آدمی کے پاس ایسے گھوڑے ہوں جن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں بالکل سیاہ کالے گھوڑوں میں تو کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہیں پہچانے گا؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں بالکل پہچانے گا یارسول اللہ!

فرمایا کہ وہ وضو کرنے کی وجہ سے سفید چہرے اور سفید ہاتھ منہ والے ہوں گے۔ اور میں ان کے لئے آگے پہنچا ہوا ہوں حوض پر۔ خبردار! کچھ لوگ دُور بھگائے جائیں گے میرے حوض سے جیسے بھٹکا ہوا غیر اُونٹ بھگایا جاتا ہے پانی کے گھاٹ سے۔ میں ان کو آواز دوں گا۔ خبردار! یہاں آؤ۔ پس کہا جائے گا کہ بے شک انہوں نے تبدیل کر دیا تھا اپنے دین کو میں کہوں گا کہ دُوری ہو دُوری ہو ان میں اور مجھ میں۔

مسلم نے ان کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن ایوب سے۔ (مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ موطا مالک ۱/ ۲۹۔۳۰)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے مالک بن مغول سے، اس نے طلحہ سے، اس نے ابوصالح سے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کب ملوں گا اپنے بھائیوں سے؟ کہا گیا یارسول اللہ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا کہ تم میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں میری اُمت میں سے جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا مگر میرے ساتھ ایمان لے آئیں گے اور میری تصدیق کریں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا۔ کہ مخلوق میں سے سب سے زیادہ عجب ایمان والے لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ اللہ کے فرشتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہے ان کے لئے کہ وہ ایمان نہ لائیں، حالانکہ وہ اپنے ربّ کے پاس ہیں؟ صحابہ نے کہا کہ پھر انبیاء کرام۔ فرمایا کہ کیا بات ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں، حالانکہ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ لوگوں نے کہا کہ پھر کون ہو سکتے ہیں؟ انبیاء کرام کے اصحاب۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے کیا بات ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں

کہ اللہ کے نبی ان میں موجود ہوئے؟ بلکہ وہ لوگ میری اُمت میں سے جنہوں نے مجھے نہیں پایا وہ اپنے ربّ کی کتاب دیئے گئے ہیں وہ اس کے ساتھ ایمان لائیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ (یہ روایت مرسل ہے)

(۴) تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے اور ابوالحسین بن فضل قطان اور ابومحمد سکری نے، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو حسن بن عرفہ نے، ان کو اسماعیل بن عیاش نے، ان کو مغیرہ بن قیس تمیمی نے، ان کو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، اس نے ان کے دادا سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کے نزدیک ایمان کے اعتبار سے زیادہ عجیب کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ فرشتے، فرمایا وہ ایمان کیوں نہیں لائیں گے حالانکہ وہ تو خود اپنے ربّ کے پاس رہتے ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ پھر کون ہیں انبیاء کرام۔ فرمایا کہ وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے ان پر تو وحی نازل ہوتی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ پھر کون لوگ ہو سکتے ہیں وہ ہم ہیں؟ فرمایا کہ تم ایمان کیوں نہ لاؤ گے حالانکہ میں تمہارے سامنے ہوں؟

کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ عجیب وہ لوگ ہوں گے جو تمہارے بعد ہوں گے، وہ صحیفے پائیں گے، ان میں کتاب اللہ جیسے وہ اس کے ساتھ ایمان لے آئیں گے جو کچھ اس میں ہے۔

نیز روایت کیا گیا ہے یہ بھی سعید بن بشیر سے، اس نے قتادہ سے، اس نے انس سے موصول طریق سے۔

باب ۲۱۳

(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا کہ آپ کے اصحاب نے آپ کی حدیث سُنی۔
(۲) پھر ان کے سماع کی جو ان کی تابعداری کریں گے اس کی جو کچھ انہوں نے سُنا۔
(۳) پھر ان کے سماع کی جو تابعین کی تابعداری کریں گے جو کچھ انہوں نے سُنا۔
(۴) اور یہ خبر دینا کہ بعض وہ لوگ جن کو حدیث رسول پہنچی ہے کبھی وہ بعض سُننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔
(۵) اور حضور ﷺ کا خبر دینا ان لوگوں کے بارے میں جو ان کے پاس آفاق واطراف سے دین کو سمجھنے کے لئے آئیں گے۔
(۶) پھر وہی کچھ ہوا جو کچھ آپ نے خبر دی تھی۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن محمد روذ باری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو زہیر بن حبیب اور عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو جریر نے اعمش سے، ان کو عبداللہ بن عبداللہ نے سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس ﷛ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم لوگ (مجھ سے) سنو گے (اور میرا فرمان) تم لوگوں سے سُنا جائے گا اور اس سے بھی سُنا جائے گا جو تم سے سُنے گا۔

(ابوداود۔حدیث ۳۶۵۹ ص ۳/۳۲۱-۳۲۲))

زمانہ اپنے یوم تخلیق کی نہج پر گردش کر رہا ہے

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمٰن نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عبدالوہاب نے ایوب سے، اس نے محمد بن سیرین سے، اس نے ابن ابوبکرہ سے، اس نے ابی بکرہ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے، وہ فرماتے ہیں بے شک زمانہ اسی کیفیت (اسی صورت) پر گردش کر رہا ہے جس دن اللہ نے ارض وسماء کو تخلیق فرما کر رواں دواں فرمایا تھا۔

اور حدیث ذکر کی اپنے طول کے ساتھ اپنے خطبے میں۔اس کے آخر میں حضور ﷺ نے فرمایا :

کبھی وہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ خود سننے والے سے زیادہ محفوظ کرتا اور یاد رکھتا ہے

الا لیبلغ الشاهد الغائب فلعل بعض من یبلغه ان یکون اوعی له من بعض من سمعه

خبردار! چاہئے کہ موجود پہنچادے میرا فرمان اس کو جو موجود نہیں ہے۔شاید کہ بعض وہ شخص جس کو (میرا فرمان) پہنچایا جائے وہ اس کے لئے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو بعض اس سے جس نے خود سُنا تھا۔

محمد بن سیرین جب اس کا تذکرہ کرتے تھے فرماتے تھے کہ سچ فرمایا تھا نبی کریم ﷺ نے واقعی یہی کچھ ہوا۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا :

الا هل بلغت ۔ الا هل بلغت

خبردار! کیا میں نے پہنچادیا؟ ۔ کیا میں نے پہنچادیا؟

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن مثنیٰ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابن ابوشیبہ وغیرہ سے، اس نے عبدالوہاب سے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو سماک بن حرب نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے، اس نے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

نضّر اللّٰه رجلا سمع منا کلمة فبلّغها کما سمع فانه ربّ مبلغ اوعیٰ من سامع

اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تر و تازہ اور خوش رکھے جو ہم سے کوئی کلمہ سُنتا ہے پھر اس کو اسی طرح آگے پہنچا دیتا ہے جیسے اس نے سُنا تھا۔بے شک یہ حقیقت ہے کہ بہت سے وہ لوگ جن تک فرمان پہنچایا جاتا ہے وہ براہ راست سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ثابت ہوتے ہیں۔

(ابوداؤد۔کتاب العلم ۳/۳۲۲۔ترمذی۔کتاب العلم۔حدیث ۲۶۵۶ ص ۵/۳۳-۳۴۔مسند احمد ۱/۴۳۷)

لوگ دین سیکھنے آئیں گے ان کی خبر خود ہی کرنا صحیح دین سکھانا

(۴) ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء، انہوں نے ہمیں خبر دی ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر بن راشد نے ابوہارون عبدی سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ

حضرت ابوسعید خدری کے پاس جاتے تھے۔ وہ کہتے ہیں مرحبا وصیت اللہ۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کی حدیث بیان کی تھی کہ بے شک شان یہ ہے کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس ایک قوم آئے گی اطراف سے، وہ دین کو سمجھنا چاہیں گے۔ پس ان کے ساتھ خیر و بھلائی کی وصیت قبول کرو۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابومحمد عبداللہ بن جعفر نحوی نے بغداد میں، ان کو قاسم بن مغیرہ نے جوہری سے، ان کو سعید بن سلیمان واسطی نے، ان کو عباد بن عوام نے جریری سے، اس نے ابونضرہ سے، اس نے ابوسعید خدری ﷺ سے کہ انہوں نے کہا مرحبا وصیت رسول کو کہ نبی کریم ﷺ تمہارے بارے میں وصیت کرتے تھے تمہارے بارے میں۔

باب ۲۱۴

حضور ﷺ کا خبر دینا اپنی اُمت میں اختلافات

ظاہر ہونے کی اور آپ کا ان پر اشارہ کرنا۔ آپ کی سنت اور خلفاء راشدین کی سُنت پرعمل کی پابندی کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور ابوسعید احمد بن محمد بن مزاحم صفار ادیب نے لفظاً، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابوعقبہ نے، ان کو بقیہ نے بجیر بن سعد نے، اس نے خالد بن معدان سے، اس نے عبدالرحمن بن عمر سُلمی سے، اس نے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک دن وعظ فرمایا صبح کی نماز کے بعد ایسا فصیح و بلیغ وعظ کیا کہ اس سے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس سے دل دہل گئے۔

ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ وعظ تو الوداع کہنے والے کا ہے، آپ ہماری طرف کیا عہد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں، اللہ سے ڈرنے کی اور سُننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ وہ حبشی غلام ہو تمہارے اُوپر حکومت کرنے والا۔ بے شک حال یہ ہے کہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب وہ کثیر اختلافات دیکھے گا۔ بچاؤ اپنے آپ کو نو پیدا امور سے۔ بے شک وہ گمراہ ہوتے ہیں جو شخص تم میں سے اس حالت کو پالے اس پر لازم ہے میری سنت پر عمل کرنا اور خلفاء راشدین، محدثین کی سنت پر عمل کرنا۔ اس کو داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔

ثور بن یزید اس کی متابع لائے ہیں خالد بن معدان سے۔

(ترمذی۔ حدیث ۲۶۷۶۔ کتاب العلم ۴۴/۵۔ ابوداؤد۔ حدیث ۴۶۰۷ ص ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ابن ماجہ ۱/ ۱۵۔ ۱۵۔ مسند احمد ۴/ ۱۲۶۔ ۱۲۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نحوی نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالیمان نے، ان کو صفوان نے ازہر بن عبداللہ سے، اس نے ابوعامر عبداللہ بن لحی سے، وہ کہتے ہیں ہم نے حضرت معاویہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا جب ہم مکے میں آئے تو انہوں نے جب ظہر کی نماز پڑھ لی مکہ میں۔ وہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا بے شک اہل کتاب اپنے دین میں بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری اُمت عنقریب تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ارادہ کررہے تھے خواہشات کا۔ سارے جہنمی ہوں گے۔ مگر صرف ایک اور وہ جماعت ہوگی۔

اورفرمایا کہ بے شک عنقریب میری اُمت میں ایسی اقوام نکلیں گی ان کو یہ خواہشات ایسے چلائیں گی جیسے کتا پکڑ کر چلایا جاتا ہے۔ اپنے اندر مالک کے ساتھ ان کی کوئی رگ اور جوڑ باقی نہیں رہے گی مگر اس میں خواہشات رچ بس جائیں گی۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو محمد بن یحییٰ نے، ان کو ابوالمغیرہ نے، ان کو صفوان نے، ان کو ابوداود نے کہ ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن عثمان نے، ہمیں بقیہ نے، انہوں نے صفوان سے، کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ازہر بن عبداللہ جزاری نے ابوعامر ہوزنی سے، اس نے معاویہ بن ابوسفیان ﷺ سے کہ وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ خبر دار! بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے اندر کھڑے ہوئے تھے۔ معاویہ نے اس کو ذکر کیا مذکورہ حدیث کی مثل، مگر یہ نہیں کہا خواہشات کے سوا اس کے نہیں کہ فرمایا، بٹ جائے گی (یہ اُمت) تہتر فرقوں پر بہتر جہنم میں ہوں گے، اور ایک جنت میں ہوگا۔ یہ جماعت ہے اس کے بعد بقیہ روایت ذکر کی۔

باب ۲۱۵

حضور ﷺ کا خبر دینا علم کے چلے جانے کی اور جہالت کے ظاہر ہونے کی۔ یہ ہمارے زمانے میں ہی چلا گیا تھا اکثر شہروں سے اور ان کے رہنے والوں پر جہل غالب آگیا اور وہ تمام امور ظاہر ہوگئے جو اس روایت میں مذکور ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ نے بطور املاء، ان کو خبر دی ابوالمثنیٰ نے، ان کو مسدد نے، ان کو عبدالوارث نے ابوالتیاح سے، اس نے انس بن مالک ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ علم اُٹھا دیا جائے گا اور جہل پھیل جائے گا اور شراب پی جانے لگے گی اور زنا ظاہر ہو جائے گا۔

بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عبدالوارث سے۔ (بخاری۔ کتاب الفتن۔ مسلم۔ کتاب العلم)

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ میں، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے، اس نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ علم کو قبض نہیں کرے گا بطور کھینچ لینے کے کہ وہ اس کو کھینچ لیں بلکہ علماء قبض کرلئے جائیں گے۔ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہل سرداروں کو جا پکڑیں گے، ان سے مسائل پوچھیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوکریب سے، اس نے ابواسامہ سے اور بخاری ومسلم نے ان کو نقل کیا ہے ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔ اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے کئی وجوہ سے، اس نے ہشام بن عروہ سے۔

(بخاری۔ کتاب العلم۔ مسلم۔ کتاب العلم۔ باب رفع العلم)

☆☆☆

باب ۲۱۶

حضور ﷺ کا خبر دینا کچھ لوگوں کے بارے میں

جن کے ساتھ سوال اُٹھے گا حتیٰ کہ کہیں گے وہ، یہ تو اللہ ہوا اس نے ہر شئ کو پیدا کیا مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین قلوی نے، ان کو خبر دی ابو حامد بن شرقی نے، ان کو محمد بن یحیٰ نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، وہ کہتے ہیں کہ ہیں ابو ہریرہ ؓ کے پاس بیٹھا تھا اچانک ان کے پاس کوئی آدمی آیا، اس نے کچھ پوچھا مگر میں اس کو نہ سمجھ سکا۔ ابو ہریرہ ؓ نے کہا، اللہ اکبر! اس مسئلے کے بارے میں دو آدمیوں نے پہلے پوچھا تھا یہ تیسرا ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا تھا، فرما رہے تھے، بے شک کچھ لوگوں کے ذریعے سوال اُٹھیں گے حتیٰ کی وہ کہیں گے اللہ سبحانہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے مگر اس کو کس نے پیدا کیا ہے؟

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن قلوی نے، ان کو خبر دی ابو حامد بن شرقی نے، ان کو ابوالازہر نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے ہشام بن حسان سے، اس نے سیرین سے، وہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ ؓ کے پاس بیٹھا تھا، ان سے ایک آدمی نے پوچھا کسی شئ کے بارے میں، میں نے اسے نہیں سمجھا۔ پھر آگے حدیث ذکر کی۔

اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں حدیث ایوب سے۔ (مسلم۔ کتاب الایمان ص ۱/۱۲۰-۱۲۱)

اس نے ابن سیرین سے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالرزاق سے، اس نے معمر سے، کہتے ہیں کہ انہوں نے اس سے زیادہ کیا ہے۔ ایک دوسرے آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہو کہ اللہ تھا ہر شئ سے قبل، وہ ہر شئ کا خالق ہے اور ہر شئ کے بعد بھی ہوگا۔

باب ۲۱۷

(۱) حضور ﷺ کا خبر دینا کہ جس کے دل میں کجی ہوگی وہ کتاب اللہ کی متشابہات کی اتباع کرے گا۔

(۲) لہٰذا آپ دیکھیں گے ہر بدعتی کو کہ وہ محکمات کو چھوڑ چکا ہوگا۔

(۳) اور متشابہات پر آجائے گا۔

(۴) اور اس کی تأویل پوچھتا پھرے گا۔

(۵) اور وہ خود بھی فتنے میں واقع ہوگا۔

(۶) اوراس کو بھی فتنے میں ڈال دے گا جو اس کے تابع ہوگا۔
(۷) ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں، سنت پر عمل پیرا ہونے کی اور اس سے پناہ مانگتے ہیں اہل بدعت و اہل زیغ کی متابعت کرنے کی۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو علی حسن بن محمد روذ باری نے، ان کو خبر دی ابو بکر بن داسہ نے، ان کو ابو داود نے، ان کو قعنبی نے، ان کو یزید بن ابراہیم نے، ان کو عبداللہ بن ابو ملیکہ سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی :

هو الذی انزل علیك الكتاب منه ایات محكمات هن اُم الكتاب واخر متشابهات ـ فامّاالذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأویله ومایعلم تأویله الا اللّٰه والراسخون فی العلم یقولون امنا به كل من عند ربنا وما یذكرا لا اولوا الباب ـ (سورۃ آل عمران : آیت ۷)

سیدہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو اس میں سے متشابہ کی اتباع کر رہے ہیں تو وہ ہی لوگ ہوں گے جن کا اللہ نے نام رکھا ہے اہل زیغ۔ پس ان سے بچو۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحاق نے، ان کو خبر دی ابو اسحاق ابراہیم بن محمد دُئلی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو حدیث بیان کی محمد بن علی بن زید صائغ نے، ان کو قعنبی نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قعنبی سے۔ (بخاری۔حدیث ۴۵۴۷۔فتح الباری۔۲۰۹/۸۔ترمذی۔حدیث ۲۹۹۴ ص ۲۲۳/۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن حسب نے، ان کو ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، ان کو عازم بن فضل نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو ایوب نے، ان کو ابن ابو ملیکہ نے، یہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی تھی :

هو الذی انزل علیك الكتاب منه ایات محكمات .... الخ

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ان لوگوں کو دیکھو جو اس میں جھگڑا کر رہے ہیں تو وہ وہی لوگ ہیں جو اللہ سے فراری ہیں (اہل زیغ اور کجی) تو ان سے بچو۔ ابو ایوب نے کہا میں نہیں جانتا کسی کو اصحاب اہواء میں سے مگر وہ جھگڑتا ہے متشابہ کے ذریعہ۔

باب ۲۱۸

حضور ﷺ کا خبر دینا رافضیوں اور قدریوں کے ظاہر ہونے کی
اگر حدیث صحیح ہو تو وہ ظاہر ہوتے ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق نے، ان کو اسود بن عامر نے، وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ابو سہیل نے، ان کو کثیر النواء نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن حسن نے اپنے والد سے، اس نے اُپنے دادا سے، وہ کہتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے قائم ہونے سے قبل کچھ لوگ ظاہر ہوں گے، ان کو رافضہ کیا جائے گا، وہ اسلام سے بَری ولاتعلق ہوں گے یا بیزار ہوں گے۔

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن غالب تمتام اور عبداللہ بن حسن ابوشعیب نے، ان دونوں نے کہا ان کو محمد بن صباح نے، ان کو ابوعقیل نے وہ یحیٰ بن متوکل ہے، اس نے کثیر النواء سے، اس نے ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابوطالب سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے اپنے نانا علی بن ابوطالب سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں ایک قوم ہوگی آخر زمانے میں وہ نام رکھے جائیں گے رافضہ، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔ (مسند احمد ۱/۱۰۳)

یہ روایت مسند احمد میں بھی ہے۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔ یحیٰ بن متوکل کو امام احمد اور ابن معین نے ضعیف اور منکر الحدیث کہا ہے۔

اس روایت میں النواء کا تفرد ہے، وہ ایک شیعہ تھا اور ضعیف طریق سے بھی مروی ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو یونس بن محمد مؤدب نے، ان کو عمران بن زید نے حجاج بن تمیم سے، اس نے میمون بن مہران سے، اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی ان کا نام رافضہ رکھا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے محض زبان سے کہیں گے، ان کو قتل کر دینا وہ مشرک ہوں گے

اسی مفہوم میں روایت کی گئی ہے کئی طرف سے مگر وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم

(۴) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے، ان کو سری بن خزیمہ نے، ان کو عبدالرحمٰن مقری نے، ان کو سعید بن ایوب نے، ان کو خبر دی ابوصخر نے، ان کو نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے تھے، بے شک میری اُمت میں عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قضاء وقدر کی تکذیب کریں گے اس کو جھٹلائیں گے۔ (ترمذی۔ حدیث ۲۱۵۳ ص ۴/۴۵۶)

باب ۲۱۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اس پیٹ بھرے شخص کے بارے میں

جو تخت پر بیٹھا اِترا رہا ہوگا اور حضور ﷺ کی سنت کو رد کرے گا قرآن کے حوالے سے جو اس میں حلال وحرام ہے سوائے سنت کے پھر ایسے ہی ہوا جیسے انہوں نے خبر دی تھی اور اسی کے ساتھ بدعت ایجاد کی تھی جس نے بدعت ایجاد کی اور ضرر ظاہر ہوا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عبدالوہاب بن نجدہ نے، ان کو عمرو بن کثیر بن دینار نے، ان کو جریر بن عثمان نے، ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے مقدام بن معدیکرب سے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے،

آپ نے فرمایا، خبردار! بے شک کتاب دیا گیا ہوں اور اس کی مثل بھی اس کے ساتھ۔ خبردار! قریب ہے کہ ایک پیٹ بھرا آدمی اپنے تخت پر بیٹھا اِترا کر یہ کہے کہ تم لوگ اس قرآن کو لازم پکڑلو جو اس میں حلال پاؤ۔ بس اس کو حلال مانو، جو اس میں حرام پاؤ اس کو حرام کہو۔ خبردار! تمہارے لئے گھریلو گدھے حلال نہیں ہیں (حالانکہ اس کی حرمت کا واضح ذکر قرآن میں نہیں ہے)۔ اور ہر ہر صاحب دانت درندہ بھی۔ اور حدیث ذکر کی۔ (ابوداؤد۔ حدیث ۴۶۰۴ ص ۴/۲۰۰۔ مسند احمد ۴/۱۳۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے۔ ان کو ابوداود نے، ان کو احمد بن حنبل اور عبداللہ بن محمد نفیلی نے، ان کو سفیان نے ابوالنضر سے، اس نے عبیداللہ بن ابورافع سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے، حضور ﷺ نے فرمایا البتہ ایک تمہارا تکیہ لگائے بیٹھا ہوا اپنے تخت پر، اس کے پاس کوئی حکم آئے گا میرے حکموں میں سے، جو میں نے حکم کیا ہوگا کسی شئ کا یا منع کیا ہوگا کسی شئ سے۔ وہ مغرور انسان کہے گا ہم نہیں جانتے اس حکم یا نہی کو۔ ہم جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے بس اس کی اتباع کریں گے۔

(ترمذی۔ حدیث ۲۲۶۳ ص ۵/۳۷۔ ابن ماجہ ص ۱/۶۔۷)

باب ۲۲۰

حضور ﷺ کا خبر دینا جو آپ کی اُمت کے آخر میں کذاب (جھوٹے) اور شیطان ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے حدیث کے بارے میں یعنی جھوٹی حدیثیں لائیں گے پھر وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن انس قرشی نے، ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو ابوہانی حمید بن ہانی نے، ان کو ابوعثمان مسلم بن یسار نے ابوہریرہ ؓ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

سیکون فی اخر اُمتی اناس یحدثونکم بمالم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم

عنقریب میری اُمت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تمہیں حدیث بیان کریں گے ایسی جو تم نے سنی ہوگی نہ تمہارے باپ دادا نے۔ لہٰذا تم اپنے آپ کو بچانا اور ان سے دُور رہنا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابن نمیر سے اور زہیر سے، اس نے مقری سے۔ (مسلم فی المقدمہ ص ۱/۱۲)

اور ہم نے روایت کیا ہے حدیث صحیح میں عبداللہ بن مسعود ؓ سے، انہوں نے کہا کہ بے شک شیطان البتہ آدمی کی صورت وشکل بنا کر لوگوں کے پاس آئے گا اور ان کو حدیث بیان کرے گا جھوٹی روایت جس سے ان میں تفرقہ پڑ جائے گا۔

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ بے شک سمندر میں شیاطین (جنات) مقید ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کو جکڑ دیا تھا قریب تھا کہ وہ نکل آئیں گے اور وہ لوگوں پر قرآن پڑھنے لگیں گے اور یہی روایت عبداللہ بن عمر ؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔

ابلیس کا بازاروں کا چکر لگانا

(۲) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے، ان کو عمران بن موسیٰ بن مجاشع نے، ان کو سوید بن سعید نے، ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے، ان کو سعید بن ابوایوب نے، ان کو ابن عجلان نے، ان کو عبدالواحد نصری نے واثلہ بن اسقع سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ابلیس بازاروں میں چکر لگائے گا اور کہے گا ہمیں حدیث بیان کی ہے فلاں بن فلاں نے اسی طرح سے۔

شیطان کا مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنا

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے، ان کو خبر دی ابواسحاق اصفہانی نے، ان کو ابواحمد بن فارس نے، ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے، ان کو محمد بن صلت ابوجعفر نے، ان کو ابن مبارک نے، ان کو سفیان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اس نے جس نے ایک قصہ گو واقعہ سُنا تھا وہ مسجد خیف میں یا اس کی مثل میں وعظ کر رہا تھا۔ میں نے اس کی تلاش کی تو وہ شیطان تھا۔

آیت الکرسی سُن کر شیطان کا فرار ہو جانا

(۴) ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عدی نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن یوسف سراج سے، اس نے عیسیٰ بن ابوفاطمہ فزاری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں ایک شیخ کے پاس بیٹھا ہوا تھا مسجد الحرام میں، اس سے کچھ لکھ رہا تھا پس کہا شیخ شیبانی نے، اس آدمی نے کہا مروی ہے شعبی سے، اس نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے شعبی نے، اس نے کہا کہ حارث سے روایت ہے اس نے کہا ہے کہ تحقیق اللہ کی قسم میں نے دیکھا ہے حارث کو اور اس سے سُنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سُنی ہے حضرت علی ﷛ سے وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے دیکھا ہے علی کو اور میں اس کے ساتھ حاضر ہوا ہوں جنگ صفین میں۔ میں نے اس کو دیکھا تو میں نے آیت الکرسی پڑھ دی، جب میں نے یہ لفظ پڑھا ولا یؤدهٗ حفظهما تو میں نے دیکھا تو مجھے کچھ بھی نظر نہ آیا۔

باب ۲۲۱

حضور ﷺ کا خبر دینا آپ کی اُمت میں خیر القرون کے بعد لوگوں میں تغیر ظاہر ہوگا پھر وہی ہوا جو آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داود علوی نے بطور املاء کے، ان کو خبر دی ابوحامد احمد بن حسن حافظ نے، ان کو عبدالرحمٰن بن بشر ابن الحکم نے، ان کو بہز بن اسد نے، ان کو سعید نے، ان کو خبر دی ابوجمرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ پر داخل ہوا زہدم، اس نے مجھے خبر دی کہ اس نے سُنا عمران بن حسین سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے، اس کے بعد ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے متصل ہوں گے (صحابہ کا زمانہ) اس کے بعد ان لوگوں کا زمانہ جو ان کے متصل ہوں گے (تابعین کا زمانہ)

اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور امین قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ اور گواہی دیں گے مگر گواہی طلب نہیں کریں گے۔ اور وہ نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبد الرحمن بن بشر سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۲۱۴ ص ۱۹۶۴/۴)

حضور ﷺ کے بعد آپ کی اُمت میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کے بارے میں حضور ﷺ کے خبر دینے کی بابت اخبار واحادیث (بہت ساری تو گزر چکی ہیں اور مذکورہ بہت سارے واقعات وجود میں بھی آچکے ہیں) اور دلائل صدق نبوت بن چکے ہیں۔ اور بقیہ بہت سارے خبر دیئے ہوئے واقعات اپنے وقت پر ظاہر ہوں گے جب اللہ کا وعدہ آجائے گا بقیہ اخبار کے بارے میں تو باقی بھی ظاہر ہو جائیں گے کثیر تعداد میں۔ اور کتاب سے جو مقصود تھا وہ حاصل ہو چکا ہے ان واقعات کے ساتھ جو ہم نے ذکر کر دیئے ہیں۔

اور اللہ کا شکر ہے اسلام پر اور اللہ کا شکر ہے ہمارے پیارے نبی محمد علیہ السلام پر ایمان کے ساتھ۔ کتاب مستطاب دلائل النبوۃ کی چھٹی جلد کا ترجمہ محض اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ اس کے بعد متصل ساتویں جلد ہے جو کہ آخری ہے اس کا آغاز مجموعہ ابواب ہے اس شخص کے بارے میں جس نے حضور ﷺ کے عہد میں آثار نبوۃ محمد یہ دیکھے اپنے خواب میں، اور اس میں جو دلائل آپ کے صدق کے ظاہر ہوئے ان اخبار کے بارے میں جن کی آپ ﷺ نے خبر دی امور آخرت وغیرہ کے بارے میں۔ نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مؤمن کا خواب ایک جزء ہوتا ہے، نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

اے میرے سچے معبود میری اس کاوش کو لوگوں کی ہدایت اور میری نجات کا ذریعہ بنا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

یہ مسودہ ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ پر ختم ہوا ہے۔ مورخہ ۹/ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ بروز پیر، ۸/ دسمبر ۲۰۰۸ء

اختتام جلد ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دلائل النبوۃ

جلدہفتم

صاحب شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر دلالت کرنے والے چند دیگر احوال

اس جلد میں تین قسم کے ابواب ہیں :

(۱) ان ابواب میں اُن حضرات وشخصیات کے ایسے خوابوں کا تذکرہ جو خواب بھی صاحبِ شریعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں اور یہ خواب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھے گئے۔

(۲) ان ابواب میں صاحب شریعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترنے والی وحی کی کیفیت کا بیان ہے اور اس وحی کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ظاہر ہونے والے آثار وکیفیات کا بیان اور ان حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تذکرہ ہے جنہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔

(۳) ان ابواب میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات اور وفات کے تفصیلی واقعات کا ذکر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب سے پہلے ان ابواب کا تذکرہ جن میں اُن حضرات وشخصیات کے ایسے خوابوں کا تذکرہ ہے جو خواب حضور علیہ السلام کے زمانہ میں دیکھے گئے اور وہ خواب بھی حضور علیہ السلام کی نبوت ورسالت پر دلالت کرتے ہیں اور جن امور آخرت یا دیگر امور (جن کی حضور علیہ السلام نے پیشگوئی کی) کی صداقت وحقانیت پر دلالت کرتے ہیں۔ جن کے بارے میں خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے''۔ (بخاری۔ کتاب التعبیر۔ حدیث ۶۹۸۳۔ فتح الباری ۱۲/۳۶۱۔ مسلم۔ کتاب الرؤیا۔ حدیث ۶)

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داود العلوی نے، اور ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن الحسن الشرقی نے، اور وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا محمد بن یحییٰ الذہلی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا عبدالرحمٰن بن المہدی نے اور اس کو بیان کیا شعبہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوبکر محمد بن حسن بن فورکؒ نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر الاصبہانی نے، اور ان کو خبر دی یونس بن حبیب نے، اور ان کو خبر دی ابوداؤد نے، ان کو خبر دی شعبہ نے حضرت قتادہ سے، اور قتادہ نے حضرت انس ؓ سے اور حضرت انس نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے اور عبادہ بن صامت نے فرمایا کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''مؤمن کا خواب نبوت کے حصص (اجزاء) سے چالیسواں حصہ ہے''۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں زہیر بن حرب سے، انہوں نے عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے ابی موسیٰ سے اور انہوں نے ابی داود سے اور انہوں نے روایت کیا عندر وغیرہ کے طریق سے حضرت شعبہ ؓ سے۔ نیز اس روایت کی خبر دی ہمیں علی بن محمد عبداللہ بن بشران نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کی اسماعیل بن محمد الصفار نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا احمد بن منصور الرمادی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا عبدالرزاق نے، کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معمر نے حضرت ابی ہریرہ ؓ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''مؤمن کا خواب نبوت کے حصص (اجزاء) میں سے چھیالیسواں حصہ ہے''۔ (حوالہ بالا)

اس کو روایت کیا مسلم نے اپنی صحیح میں عبد بن حمید سے، انہوں نے عبدالرزاق سے۔ اور اسی روایت کو امام بخاری نے دوسرے طریقے سے روایت کیا ہے امام زہری ؓ سے اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور ابوسلم بن عبدالرحمٰن نے دو روایتوں میں، جو زیادہ صحیح روایت ہے وہ بھی ابوہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں۔

اور روایت کیا اسی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے، بے شک نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''نیک خواب نبوت کے اجزاء میں ستر واں حصہ ہے''۔ (حوالہ بالا)

اس کی خبر دی ہم کو ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، وہ فرمایاتے ہیں کہ ہمیں خبر دی الحسن بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابن نمیر نے، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا عبیداللہ نے حضرت نافع سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے کہ انہوں نے وہی حدیث ذکر کی اور اسی کو روایت کیا ہے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن نمیر کی روایت سے۔ (حوالہ بالا)

☆☆☆

باب ۲۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا خواب جو رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوالفضل القطان نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسہل بن زیاد القطان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا اسحاق بن الحسن الحربی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا عفان نے، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا صخر بن جویریہ نے نافع سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خواب دیکھا کرتے تھے اور پھر حضور ﷺ کے سامنے بیان کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ ان کی تعبیر جو بھی ہوتی تھی بیان فرماتے تھے۔ لیکن میں کم عمر نوجوان تھا اور شادی کرنے سے پہلے میں مسجد میں ہوتا تھا۔ پس ایک مرتبہ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر تیرے اندر بھی کوئی بھلائی ہوتی تو تجھے بھی اسی طرح کے خواب نظر آتے جیسا کہ دوسرے صحابۂ کرام کو نظر آتے ہیں۔

پس ایک رات میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میرے اندر کوئی خیر کی بات ہے تو مجھے بھی خواب دکھلا دے۔ پس میں اسی حالت میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک لوہے کا گُرز تھا (یعنی ہنٹر تھا)۔ اور وہ دونوں مجھے جلدی جلدی جہنم کی طرف لے جانے لگے اور میں نے اُسی دوران اللہ تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دیا کہ ''اے اللہ! میں آپ سے جہنم کی پناہ چاہتا ہوں''۔

پھر اچانک میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا، مجھ سے ملاقات کی جس کے ہاتھ میں بھی لوہے کا گُرز تھا۔ اس فرشتے نے مجھ سے کہا کہ مت چلاؤ تم بہت اچھے آدمی ہو اگر تم نماز کی کثرت کرتے۔ پھر وہ فرشتے مجھے لے کر گئے، یہاں تک کہ مجھے جہنم کے کنارے لا کر کھڑا کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ جہنم لپٹی ہوئی تھی جیسا کنواں گہرائی میں لپٹا ہوا ہوتا ہے اور اس کے سینگ تھے اور ہر ایک سینگ پر ایک فرشتہ مقرر تھا جس کے پاس بھی لوہے کا ایک گُرز تھا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ اس جہنم میں کچھ لوگ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اُلٹے لٹکے ہوئے ہیں، میں نے ان میں سے بعض کو پہچان بھی لیا کہ وہ قریش قبیلہ کے لوگ تھے۔ پس پھر وہ فرشتے مجھے لے کر دائیں طرف چلے گئے۔

پس میں نے یہ پورا خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بیان کیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عبداللہ کو نیک صالح آدمی سمجھتا ہوں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد بڑی کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

اس کو روایت کیا امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ابی قدامہ سے، انہوں نے عفان سے۔

(بخاری۔ کتاب التعبیر الرؤیا۔ فتح الباری ۱۲/ ۴۱۸۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابۃ۔ حدیث ۱۴۰ ص ۱۹۲۷۔ ۱۹۲۸)

وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن اسحاق نے، انہیں خبر دی ابومسلم نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا سلیمان بن حرب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا حماد بن زید نے۔

امام بخاری دوسری سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا یحییٰ بن یحییٰ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوالربیع زہرانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا حماد نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، اور نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک انہوں نے فرشتہ کو نیند میں دیکھا گویا کہ اس کے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور وہ جنت میں جس جگہ جانے کا ارادہ کرتا وہ کپڑا اس کو اُڑا کر جنت کے اُس مکان تک پہنچا دیتا۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کو اس ریشمی کپڑے سے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہے۔ پس اچانک ایک شخص سامنے آ گیا اور کہنے لگا اس شخص کو چھوڑ دو، یہ بہت اچھا آدمی ہے۔ اگر یہ راتوں میں نمازیں پڑھتا۔ پس اس واقع کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے دو روایتوں میں سے ایک روایت کو نبی اکرم ﷺ کو سُنایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''بے شک تمہارا بھائی نیک صالح شخص ہے''۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راتوں میں لمبی لمبی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

اس روایت کو بیان کیا امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابوالربیع سے اور امام بخاری نے ابوالنعمان سے اور انہوں نے حماد سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۲۳

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا خواب

جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ بن الفضل نے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا الربیع بن سلیمان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا عبداللہ بن وہب نے عبداللہ بن لہیعہ سے، اور یحییٰ بن ایوب اور حیوۃ بن شریح نے یزید بن عبداللہ بن اُسامہ بن الہاد سے کہ محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی نے بیان کیا ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے اور طلحہ بن عبیداللہ التیمی سے کہ بے شک دو شخص بلی قبیلہ سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور دونوں اکھٹے مسلمان ہوئے تھے اور ان دونوں میں ایک بہت زیادہ محنت ومشقت کا عادی تھا۔ پس یہ محنتی شخص ایک جنگ میں شریک ہوا اور شہید ہو گیا جبکہ دوسرا ساتھی اس کے بعد چند سال تک اور زندہ رہا پھر اس کا بھی انتقال ہو گیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں باب الجنۃ پر ایک مرتبہ سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میں بھی ان دو آدمیوں کے ساتھ جنت سے باہر کھڑا ہوا ہوں۔ اچانک جنت کے دروازے سے ایک شخص نکلا اور اس شخص کو جنت میں آنے کی اجازت دے دی جو اُن دو شخصوں میں سے بعد میں فوت ہوا تھا۔ پھر کچھ توقف (دیر) کے بعد اس شہید ساتھی کو بھی جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی، پھر وہ جنت کا داروغہ میری جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تم ابھی لوٹ جاؤ تمہارا وقت ابھی نہیں آیا۔

پس صبح میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ خواب لوگوں کو سُنایا تو لوگ بے حد تعجب کرنے لگے، یہاں تک کہ یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کون سی چیز تمہیں تعجب میں ڈال رہی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ پہلا شخص دوسرے کے مقابلہ اتنی محنت اور مشقت کیا کرتا تھا اور اللہ کے راستہ میں شہید بھی ہو گیا پھر دوسرا شخص اس پہلے جنت میں داخل ہو گیا؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ دوسرا شخص اس کے بعد اتنے سال دنیا میں زندہ نہ رہا .... ؟ اور اتنے رمضان کے مہینے اور اتنی اتنی نمازیں اور اتنے اتنے سجدہ زیادہ نہیں کیے؟ تو لوگوں نے عرض کیا رسول اللہ یہ بات تو درست ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دونوں میں زمین و آسمان کے برابر فرق ہے۔ لہٰذا دوسرا شخص کثرت نماز، کثرت روزہ اور کثرت عبادت کی وجہ سے پہلے شخص سے قبل جنت میں داخل ہوا ہے تو تمہیں تعجب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (راقم مترجم)

اسی روایت کے مطابق محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کی ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے، حضرت طلحہ کا خواب موصولاً نقل کیا ہے۔ حالانکہ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

(ابن ماجہ۔ کتاب التعبیر الرؤیا۔ حدیث ۳۹۲۵ ص ۱۲۹۴/۲۔۱۲۹۵)

باب ۲۲۴

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری رضی اللہ عنہ کا خواب

جو نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے

ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد روذباری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن داسہ بصری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابوداود نے، وہ کہتے ہیں کہ محمد بن منصور الطوسی نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں بیان کیا یعقوب نے، انہیں بیان کیا ان کے والد نے محمد بن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا میرے والد حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے واسطے ہمیں حکم دیا کہ ہم ناقوس (یعنی نقارہ) بجائیں۔

اُسی دوران میں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص ناقوس لے کر میرے اردگرد چکر لگا رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ کیا تم یہ ناقوس بیچو گے؟ تو وہ کہنے لگا کہ تم اس ناقوس کو لے کر کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ ہم اس کے ذریعہ لوگوں کو نماز کے لئے جمع کریں گے۔ تو اُس شخص نے کہا کہ کیا میں تمہیں اس ناقوس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں جس کے ذریعہ تم لوگوں کو نماز کے لئے جمع کر سکتے ہو۔ میں نے کہا کہ بتلاؤ۔ تو اس نے مجھے کہا کہ تم یہ بولو:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ، اشھدان لا الٰہ الّا اللّٰہ اشھدان لا الٰہ الّا اللّٰہ ، اشھدان محمدًا رسول اللّٰہ ، اشھدان محمدًا رسول اللّٰہ ، حیّ علی الصلوٰۃ ، حیّ الصلوٰۃ ، حیّ علی الفلاح ، حیّ الفلاح ، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ، لا الٰہ الّا اللّٰہ ۔

حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ پھر وہ شخص مجھ سے دُور ہو کر کہنے لگا کہ پھر جب تم نماز کو قائم کرو (یعنی جماعت کھڑی ہونے لگے) تو یہ کہو:

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ، اشھدان لا الٰہ الّا اللّٰہ ، اشھد ان اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ ، حیّ الصلوٰۃ ، حیّ الفلاح ، قد قامت الصلاۃ ، قد قامت الصلاۃ ، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر ، لا الٰہ الّا اللّٰہ ۔

حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوئی تو میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر وہ سارا خواب سُنا دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک یہ جواب سچا اور برحق ہے۔

اب کھڑے ہو جاؤ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتلاتے جاؤ کہ وہ اذان دیتے رہیں۔ کیوں کہ تم میں سے سب سے بلند آواز بلال رضی اللہ عنہ کی ہے۔ پس میں کھڑا ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو وہ کلمات بتلاتا تھا اور وہ اذان والے کلمات ادا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ جب یہ کلمات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سُنے تو اپنے گھر سے دوڑتے ہوئے تشریف لائے اس حال میں کہ آپ کی چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی اور وہ فرمارہے تھے کہ قسم سے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بالحق بنا کر بھیجا ہے کہ میں نے بھی یہی کلمات خواب میں سُنے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (فللّٰه الحمد) اللہ کا شکر ہے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ ابن ماجہ۔ حدیث ۷۰۸۔ مسند احمد ۴/۴۳۔ سنن کبریٰ ۱/۳۹)

حضرت سعید بن میسبؒ نے بھی اُس روایت کو اسی طرح عبداللہ بن زید سے نقل کیا ہے اقامت کے سلسلہ میں۔

اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمن ابی لیلیٰ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہمارے ساتھیوں نے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہ میں چاہتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کی جماعت ایک ہی ہو تو اس کے لئے میں نے یہ سوچا ہے کہ نماز کے وقت لوگوں کو گھروں میں بھیجوں تا کہ وہ لوگوں کو جماعت کے لئے رجوع کریں۔ لیکن پھر یہ بات ذہن میں آئی کہ نماز کے وقت چند لوگوں کو حکم دوں کہ پہاڑ کے ٹیلے پر چڑھ کر لوگوں کو پکاریں تا کہ لوگ جماعت کے لئے جمع ہو جائیں، حتیٰ کہ میرے دل میں یہ بات بھی آئی کہ ناقوس بجائیں تا کہ لوگ ناقوس کی آواز سُن کر نماز کے لئے جمع ہو جائیں اور لوگ قریب تھے کہ ناقوس والی صورت کو اختیار کریں کہ اچانک انصار میں سے ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں اس وقت سے اس تگ ودو میں لگا رہا جب سے میں نے آپ کے اس اہتمام کو دیکھا، یہاں تک کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس کے اُوپر دوہرے رنگ کی دو چادریں تھیں، وہ کھڑا ہوا مسجد کے اندر اور اس نے اذان پڑھی پھر تھوڑی دیر قعدہ کی صورت میں بیٹھ گیا، پھر کھڑے ہو کر وہ ہی کلمات اذان دُہرائے جو پہلے کہے تھے مگر اب کی بار قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ بھی کہے۔ یا رسول اللہ اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ میرے متعلق عجیب عجیب باتیں بنائیں گے تو میں یہ کہتا کہ میں نے یہ واقعہ حالت بیداری میں دیکھا نہ کہ خواب میں۔

پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تیرے اندر خیر و بھلائی پیدا کریں چلو تم بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ یہ کلمات بطور اذان کہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں نے بھی اسی طرح کے کلمات کو خواب میں دیکھا مگر مجھے بتاتے ہوئے شرم آرہی تھی یہاں تک کہ انہوں نے بتا کر سبقت حاصل کرلی۔

اس کی خبر دی ہم کو ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو خبر دی ابوداؤد نے، ان کو خبر دی عمرو بن مرزوق نے، ان کو خبر دی شعبہ نے عمرو بن مرّہ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ابن ابی لیلیٰ کو پھر انہوں نے مذکورہ حدیث بیان کی۔

☆☆☆

باب ۲۲۵

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ وغیرہ کے خواب جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، انہیں خبر دی الحسن بن محمد بن اسحاق نے، انہیں خبر دی مسدد نے، انہیں خبر دی ہشیم نے، انہیں خبر دی حمید الطویل نے بکر بن عبداللہ مزنی سے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوسعید خدری سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ گویا میں سورۃ صٓ پڑھ رہا ہوں جب آیت سجدہ پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ ہر چیز سجدہ کر رہی ہے، حتیٰ کہ دوات، قلم، تختی بھی، پس صبح میں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے اس خواب کو بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ اس آیت پر سجدہ کروں۔ (خصائص کبریٰ ۱۷۹/۲)

(۲) اور خبر دی ہم کو ابوطاہر الفقیہ نے، انہیں خبر دی ابوالحسن علی بن حمشاد بن سختویہ العدل نے، تین سو تینتیس ہجری میں (۳۳۳ھ میں)۔ انہیں خبر دی محمد بن سلیمان الباغندی ابوبکر الواسطی نے، انہیں خبر دی محمد بن یزید بن خنیس نے حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید سے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے فرمایا ابن جریج نے یا حسن نے مجھے بیان کیا ہے تمہارے دادا عبیداللہ بن ابی یزید نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے گذشتہ رات دیکھا جیسا کوئی نیند میں دیکھتا ہے (یعنی میں نے خواب میں دیکھا ہے)۔ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے نماز میں سورۃ صٓ کی تلاوت کی، جب میں آیت سجدہ پر پہنچا تو میں نے سجدہ کیا پس درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے درخت کو یہ کہتے ہوئے سُنا، اے اللہ! بنادے اس (سجدہ) کو میرے لئے اپنے ہاں ذکر اور بنادے اس کو میرے لئے اپنے ہاں ذخیرہ، اور بنادے اس کو میرے لئے اپنے ہاں بڑا اجر۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو صٓ کی تلاوت کرتے ہوئے سُنا۔ جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ میں نبی کریم ﷺ کو وہی درخت والے الفاظ کہتے ہوئے سُنا جو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کو بتلائے تھے۔

باب ۲۲۶

حضرت طفیل بن سخبرۃ رضی اللہ عنہ کا خواب جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، انہیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، انہیں یوسف بن یعقوب نے، انہیں خبر دی عبدالواحد بن غیاث نے، انہیں خبر دی حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمر سے، انہوں نے ربعی بن حراش سے، انہوں نے طفیل بن سخبرۃ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ جو ایک نیند والا دیکھتا ہے (یعنی میں نے خواب دیکھا) کہ میں یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس گیا اور میں نے اُن سے کہا کہ تم کون ہو؟

وہ کہنے لگے کہ ہم یہودی ہیں۔ پھر میں نے اُن سے کہا کہ بے شک تم ایک اچھی قوم ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں۔ پس وہ کہنے لگے تم بھی اچھی قوم ہوتے اگر تم بھی وہ نہ کہتے جو اللہ اور محمد (ﷺ) کہتا ہے۔

طفیل بن سخبرۃ کہتے ہیں کہ پھر میں عیسائیوں کی ایک جماعت کے پاس آیا۔ پس میں نے اُن سے کہا کہ تم کون ہو؟ تو وہ کہنے لگے کہ ہم عیسائی ہیں۔ پھر میں نے اُن سے کہا کہ تم اچھی قوم ہوتے اگر تم مسیح کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہتے۔ تو انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا کہ تم بھی اچھی قوم ہوتے اگر تم وہ نہ کہتے جو اللہ اور محمد (ﷺ) کہتا ہے۔

پھر صبح کو میں نے لوگوں کو یہ خواب بتلا کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب بتلایا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا تم نے یہ خواب کسی اور کو بیان کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا :

امابعد! بے شک طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے اور اُس نے وہ خواب تم لوگوں کو بھی بتلایا ہے مگر تم نے اس کو ایک ایسا کلمہ کہا ہے جس کا دُہرانا بھی میرے لئے باعث شرم ہے۔ لہٰذا تم اس کو یہ مت کہو کہ جو اللہ چاہے یا محمد چاہے۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الکفارات۔ حدیث ۱۱۸ ص ۱/۶۸۵)

باب ۲۲۷

ایک انصاری صحابی کا ایسا خواب دیکھنا جو نبی کریم ﷺ کی صداقت پر دلالت کرتا ہے

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی احمد بن سلمان فقیہ نے، ان کو خبر دی حسن بن مکرم نے، ان کو خبر دی عثمان بن عمر نے، ان کو خبر دی ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے، ان کو خبر دی کثیر بن افلح سے، انہوں نے زید بن ثابت سے، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی جانب سے حکم دیا گیا کہ ہم ہر فرض کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ خواب میں میرے سامنے ایک انصاری شخص آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھو؟ میں نے کہا ہاں یہی حکم ملا ہے تو وہ انصاری شخص کہنے لگا کہ تم تعداد تسبیحات ۲۵ مرتبہ کر لو اور اس کے ساتھ ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ بھی شامل کر لو۔

پس صبح کو میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر سارا خواب بیان کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم اُسی طرح کر لو۔

(سنن نسائی ۳/۷۶)

☆☆☆

باب ۲۲۸

حضرت ابواُسامہ رضی اللہ عنہ کا کثرتِ ذکر اللہ کرنے کی وجہ سے
خواب میں فرشتوں کو دیکھنا جوان کے پاس آ کر
رحمت اور سلام پیش کرتے تھے

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، انہیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، انہیں خبر دی محمد بن عوف الطائی نے ، انہیں خبر دی عبدالقدوس بن حجاج نے ، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی صفوان بن عمرو نے ، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی سُلیم بن عامر نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ، اے ابواسامہ ! بے شک میں نے خواب دیکھا ہے کہ فرشتے آپ کو سلام کرتے ہیں آپ جب بھی گھر سے نکلتے ہیں یا داخل ہوتے ہیں یا جب کھڑے ہوتے ہیں یا بیٹھتے ہیں ۔ تو ابواسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ ! میری مغفرت فرما کہ وہ فرشتے تمہارے واسطے سے ہمارے لئے دعا کرتے ہیں ۔ اور اگر تم چاہو تو تمہارے لئے بھی فرشتے دعا کر سکتے ہیں ۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی :

یا ایّھا الذی اٰمنوا اذکروا اللّٰہ ذکرًا کثیرا و سبحوہ بکرۃ و أصیلا ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور ط و کان بالمؤمنین رحیمًا ہ

(سورۃ الاحزاب : آیت ۴۲ - ۴۳)

ترجمہ : اے ایمان والو ! تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام یعنی (علی الدّوام) اس کی تسبیح اور تقدیس کرتے رہو ۔ وہ ایسا رحیم ہے کہ وہ (خود بھی) اور اس کے فرشتے بھی رحمت و سلامتی بھیجتے رہتے ہیں تا کہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آئے ۔ اور اللہ تعالیٰ مؤمنین پر بہت مہربان ہے ۔

(مجمع الزوائد ۹/۳۸۷ - مستدرک ۳/۷۴۱)

باب ۲۲۹

ایک نیک صالح عورت کا خواب جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نبوت کی صداقت پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس خواب کا سچا ہو جانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ، انہیں خبر دی ابوبکر محمد ابن احمد بن محمد یہ العسکر ی نے ، انہیں بیان کیا عثمان بن خرزاد الانطا کی نے ، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی شیبان بن فروخ نے ، انہیں خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے ، انہیں خبر دی ثابت نے ۔

(دوسری سند) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، انہیں خبر دی احمد بن عبید نے، انہیں خبر دی تمتام یعنی محمد بن غالب نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی موسیٰ یعنی ابن اسماعیل نے، انہیں خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے حضرت ثابت سے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اچھے اور نیک خوابوں کو پسند فرماتے تھے۔

اچانک ایک شخص نے دیکھا نبی کریم ﷺ کو، لیکن اس شخص کو کوئی جانتا نہ تھا۔ اس شخص نے نبی کریم ﷺ سے اچھے خواب کے متعلق پوچھا، نبی کریم نے اس کے جواب میں اچھے اور نیک خواب کی تعریف کی تو وہ شخص اور متعجب ہوا۔ اسی دوران ایک عورت آئی اور نبی کریم ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ کچھ لوگ میرے پاس گھر آئے ہیں اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے حتیٰ کہ ہم جنت میں داخل ہو گئے۔ میں نے جنت میں ایک دھما کہ سنا جس کی وجہ سے جنت کانپ اٹھی حتیٰ کہ میں نے اپنے آپ کو فلاں بن فلاں، فلاں ابن فلاں، فلاں ابن فلاں (بارہ آدمی شمار کئے) کے ساتھ پایا۔ ان بارہ افراد کو لایا گیا اس حال میں کہ ان کی گردنیں زخمی خون میں تھیں اُن کے اُوپر سبز رنگ کی ریشمی چادریں تھیں۔ ان کے لئے کہا گیا کہ ان کو فلاں نہر میں اتنی دیر کے لئے ڈال دو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اسی زمانے میں نبی کریم نے جنگ کے لئے ایک لشکر بھی بھیجا ہوا تھا جبکہ وہ عورت اپنا خواب بیان کرتی رہی یہاں تک کہ ان بارہ افراد کو جب اس کفر سے نکالا گیا تو ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہے تھے۔ ان کے لئے سونے سے بنی ہوئی کرسیاں لائی گئیں، ان کو ان پر بٹھایا گیا پھر ان کے لئے سونے کی ایک طشتری میں تازہ کھجوریں لائی گئیں تو انہوں نے حسب منشاء کھائیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابھی اس بات کو سمجھا نہیں کہ عورت پھر بول پڑی اور کہنے لگی یارسول اللہ! وہ افراد کہیں جاتے جس سمت جاتے ہر جگہ میوہ جات کھاتے جاتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ کھاتی جاتی تھی۔ اسی دوران جنگ میں گئے لشکر میں سے ایک شخص خوشخبری لے کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ! ہم نے جنگ میں یہ کام کئے اور جنگ میں فلاں، فلاں صحابہ شہید ہو گئے حتیٰ کہ اس نے بارہ افراد شمار کرائے جو اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے فوراً اس عورت کو اور اس شخص کو بلوایا جس نے خواب کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اُس عورت سے کہا کہ اس شخص کو اپنا خواب سُناؤ۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ خواب تم دونوں ہی کے لئے تھا۔

یہ الفاظ ابن عبید الصفار کے ہیں۔ (سنن کبریٰ۔ تحفۃ الاشراف ۱/ ۱۳۸)

باب ۲۳۰

حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ کا خواب جس کی تعبیر ان کی موت تک اسلام پر ثابت قدمی تھی۔ اور یہ خواب بھی نبی کریم ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی ابوالحسین احمد بن عثمان الآدمی نے، انہیں خبر دی ابوقلابہ نے، انہیں خبر دی ازہر بن سعد نے، انہیں خبر دی ابن عون نے محمد بن سیرین سے، انہوں نے قیس بن عباد سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا جس کے چہرے پر خشوع وخضوع کے اثرات تھے۔

پس لوگوں نے اُسے دیکھ کر یہ کہا کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے،تو اس شخص نے کہا سبحان اللہ کسی شخص کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی کے لئے بھی ایسی بات کہے۔جس کے بارے میں اس کو یقینی علم نہیں ہے۔میں تمہیں اس کے متعلق ایک حدیث سُناتا ہوں اور وہ کہ ہے کہ :

''میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا تھا جس کو میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے بیان کردیا۔خواب یہ تھا کہ میں ایک بہت سرسبز شاداب اور ایک وسیع باغ میں ہوں اور اس باغ کے بیچوں بیچ ایک لوہے کا ستون کھڑا ہے اور ستون کے اُوپر ایک حلقہ تھا۔ مجھے کہا گیا کہ تم اس ستون پر چڑھو،لیکن باوجود کوشش کے میں اس کے اُوپر چڑھ نہ سکا۔مگر پھر دوبارہ میں نے کوشش کی اپنے کپڑے سمیٹے اور اُوپر کو چڑھا تو میں اُوپر پہنچ گیا۔میں نے اُس حلقے کو پکڑلیا مجھ سے کہا گیا کہ اس کو مضبوط تھام لو''۔

پس میں نے بیدار ہوکر یہ خواب حضور اکرم ﷺ کو بیان کیا۔تو نبی کریم ﷺ نے تعبیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ باغ سے مراد اسلام ہے اور ستون سے مراد اسلام کا ستون ہے اور حلقہ سے مراد مضبوط حلقہ ہے اور تم موت کے وقت تک اسلام پر قائم رہو گے۔اس شخص سے مراد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔(بخاری۔مناقب عبداللہ بن سلام۔فتح الباری ۷/ ۱۲۸)

اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں عبداللہ بن محمد سے اور انہوں نے از ہر سے روایت کیا ہے۔

(بخاری۔مناقب الانصار۔حدیث ۳۸۱۳۔فتح الباری ۷/ ۱۲۹۔فتح الباری ۱۲/ ۳۹۷۔۱۲/ ۴۰۱۔مسلم۔فضائل الصحابہ۔مسند احمد ۵/ ۴۵۲)

باب ۲۳۱

یہ باب اس عورت کے خواب کے بارے میں ہے

جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جنت میں داخل ہونے کی قسم کھائی تھی

ہمیں خبر دی ابو احمد مہرجانی نے،ان کو خبر دی ابوبکر بن جعفر مزکی نے،انہیں خبر دی محمد بن ابراہیم نے،انہیں خبر دی ابن بکیر نے،انہیں خبر دی مالک نے یحییٰ بن سعید سے،انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہ ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی جبکہ ان کے ساتھ دیگر اور بھی خواتین تھیں۔

ایک عورت نے اُن سے کہا،اللہ کی قسم میں جنت میں ضرور داخل ہوں گی کیونکہ میں مسلمان ہوں اور میں نے کبھی زنا نہیں کیا،کبھی چوری نہیں کی۔

پس اس عورت نے خواب دیکھا کہ اس کو کہا گیا کہ تو واقعی جنت میں داخل ہونے کی اہل ہے اور ضرور جنت میں داخل ہوگی اور تو کیوں نہیں جنت میں داخل ہوگی حالانکہ تیرے اندر یہ صفت بھی پائی جاتی ہے کہ تو اجتناب کرتی ہے اُن چیزوں سے جس کی تجھے کوئی پرواہ نہیں اور بات کرتی ہے ایسی جو لایعنی یعنی بےکار نہیں ہوتی۔اور جس میں یہ صفات پائی جائیں وہ جنت میں ضرور داخل ہوتا ہے۔

پس جیسے ہی صبح ہوئی اُس عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر اپنا خواب بیان کیا اور عرض کی آپ اُن سب عورتوں کو بلوائیں جن کے سامنے میں نے یہ بات کہی تھی کہ میں ضرور جنت میں داخل ہوں گی۔پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُن سب خواتین کو دوبارہ جمع کیا،یہاں تک کہ اُس عورت نے ان کے سامنے اپنا خواب بیان کر کے قرار حاصل کیا۔

باب ۲۳۲

یہ باب اُن شخصیات کے بیان میں ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں یہ خواب دیکھا کہ لیلۃ القدر کی رات رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں یا آخری دس راتوں میں ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی ربیع بن سلیمان نے، ان کو بیان کیا عبداللہ بن وہب نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی مالک بن انس وغیرہ نے نافع سے، انہوں نے ابن عمر ؓ سے، وہ فرماتے ہیں کہ خواب میں دکھلایا گیا نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کو کہ لیلۃ القدر کی رات رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں پائی جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا خواب اس بات کے موافق ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے تو اُسے چاہئے کہ رمضان المبارک کی آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

ان دو روایتوں کو امام مالکؒ کی حدیث سے امام بخاریؒ نے اپنی صحیح کے اندر تخریج کیا ہے۔

(بخاری۔ کتاب فضائل لیلۃ القدر۔ مؤطا مالک ص ۱/۳۲۱۔ مسند احمد ۲/۲، ۳۷، ۶۲، ۷۴، ۱۵۷، ۱۶۸۔ مسلم۔ کتاب الصیام۔ حدیث ۲۰۵ ص ۸۲۲۔۸۲۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے، ان کو خبر دی سعدان بن نصر نے، ان کو خبر دی سفیان نے امام زہری سے، ان کو سالم سے، انہوں نے اپنے والد گرامی سے کہ انہیں نبی کریم ﷺ کی جانب سے ایک حدیث پہنچی۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کو دیکھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا خواب اس بات کے موافق ہے کہ تم لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۳) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی علی بن محمد بن سختویہ نے، ان کو خبر دی بشر بن موسیٰ نے، ان کو خبر دی حمیدی نے، انہیں خبر دی سفیان نے، ان کو خبر دی زہری نے حضرت سالم سے، انہوں نے اپنے والد گرامی سے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کو اپنا خواب بتلایا کہ میں لیلۃ القدر کو رمضان المبارک باقی دس راتوں (یعنی آخری عشرہ) میں دیکھا ہے۔ تو نبی کریم نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا خواب اس بات کے موافق ہے کہ لیلۃ القدر آخری دس راتوں میں پائی جاتی ہے۔ پس تم لیلۃ القدر کو تلاش کرو آخری دس راتوں میں اور بالخصوص آخری سات راتوں میں۔

اس روایت کو امام سلمہ بن حجاج نے اپنی صحیح میں تخریج کیا ہے زہیر بن قریب سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد گرامی سے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تمہارے خواب کے موافق رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں ہے۔ لہٰذا تم لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۴) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی ابوعمرو نے، انہیں خبر دی ابویعلیٰ نے، انہیں خبر دی زہیر بن حرب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے، (آگے وہی مذکورہ روایت ذکر کی ہے)۔ (مسلم۔ کتاب الصیام ۲/۸۲۳)

☆☆☆

باب ۲۳۳

یہ باب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اُس خواب پر مشتمل ہے جوانہوں نے لیلۃ القدر کے متعلق دیکھا

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، انہیں خبر دی احمد بن عبید صفار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن اسحاق نے، انہیں بیان کیا مسدد نے، انہیں خبر دی ابوالاحوص نے سماک سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں سویا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور مجھے کہنے لگا کہ یہ لیلۃ القدر کی رات ہے۔ میں فوراً بیدار ہوا، میں غنودگی کی حالت میں نبی علیہ السلام کے خیمہ کی تلاش میں نکلا، میں نے نبی کریم ﷺ کے خیمہ پر پہنچ کر خیمہ کی رسیوں کو پکڑا اور نبی اکرم ﷺ کو حالتِ نماز میں پایا۔ پھر جب میں نے غور کیا تو وہ رمضان المبارک کی تیئیسویں (۲۳) شب تھی۔

لیلۃ القدر کی علامت

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روزانہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو شیطان سورج کے ساتھ ہوتا ہے مگر لیلۃ القدر والی رات کے بعد والی صبح میں شیطان سورج کے ساتھ نہیں ہوتا۔ نیز سورج اُس دن اپنی شعاعوں کے بغیر طلوع ہوتا ہے۔

حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ اکثر علماء کرام کا قول ہے کہ لیلۃ القدر کی رات ستائیسویں شب ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ لیلۃ القدر کی پہچان کا دارومدار آسمان سے فرشتوں کے اُترنے پر بھی ہے۔ بس جس رات بھی فرشتوں کا نزول ہوگا وہی رات لیلۃ القدر ہے اور اُسی رات میں قرآن اپنی بھرپور شان وشوکت اور فضائل لے کر نازل ہوا۔ واللہ اعلم

مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ہے ابوسعد عبدالملک بن ابی عثمان زاہدؒ سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ہے ابومحمد مصری سے مکہ مکرمہ میں، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن مصر کی کسی مسجد میں معتکف تھا اور میرے سامنے ابوعلی الکعکیؒ بھی تھے۔ بس مجھے نیند آ گئی، میں نے دیکھا کہ گویا کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور فرشتے تکبیر اور تہلیل کے نعرے لگاتے ہوئے زمین پر اُتر رہے ہیں۔ میں فوراً بیدار ہوگیا اور میں یہ کہتا تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور یہ رات بھی ستائیس ویں شب تھی۔

☆☆☆

باب ۲۳۴

یہ باب ابن زمل الجہنی رضی اللہ عنہ کے خواب پر مشتمل ہے

اگرچہ ان کی اس سند میں ضُعف ہے

ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے، انہیں خبر دی ابوعمر بن مطر نے، انہیں خبر دی جعفر بن محمد بن الحسن بن مستفاض فریابی نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا ابو وہب ابو ولید بن عبدالملک بن عبداللہ بن مسرّح جرانی نے، انہیں بیان کیا سلیمان بن عطاء قرشی حرانی نے سلمہ بن عبداللہ الجہنی سے، انہوں نے روایت کیا اپنے چچا ابومشجعہ بن ربعی سے، انہوں نے ابن زمل الجہنی سے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ فجر کی نماز کے فوراً بعد اپنے پاؤں مبارک موڑ کر سبحان اللّٰہ و بحمدہ، واستغفر اللّٰہ انّ اللّٰہ کان توابًا ستر مرتبہ پڑھتے، پھر فرماتے ہیں کہ سات سو ستر مرتبہ پڑھتے تھے۔

پھر دو مرتبہ آپ فرماتے ہیں کہ اس آدمی کے لئے کوئی خیر نہیں جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے زیادہ ہو جائیں۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پوچھتے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟ (کیونکہ آپ علیہ السلام خواب کو پسند فرماتے تھے)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پوچھنے پر ابن زمل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے آج ایک خواب دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے خیر عطا کرے اور شر سے بچائے کیونکہ خیر ہمارے لئے ہے اور شر ہمارے دشمنوں کے نصیب میں ہے۔ پھر الحمد للّٰہ ربّ العالمین کہہ کر فرمایا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔

ابن زمل فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں لوگوں کے جم غفیر کو ایک وسیع اور کشادہ راستہ پر تھا اور لوگ عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار چل رہے تھے۔ ہم چلتے چلتے ایک ایسی عمدہ چراگاہ پر پہنچے کہ اس جیسی چراگاہ میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ سرسبز شاداب تروتازہ ہر قسم پر مشتمل چارہ وہاں موجود تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں پہلے قافلہ میں ہوں، جب قافلہ اس چراگاہ پر پہنچا تو انہوں نے تکبیر کہی اور اپنی سواریوں کو وہیں چرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ لیکن وہ قافلہ والے دائیں بائیں متوجہ نہیں ہوئے گویا کہ میں ان کو آگے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

پھر اس کے بعد دوسرا قافلہ آیا اس میں پہلے سے زیادہ افراد تھے، جب وہ بھی اس چراہ گاہ پر پہنچے تو انہوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر اپنی سواریوں کو وہیں چرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ بعض ان میں چرنے لگے اور بعض خس وخاشاک کو لینے لگے اور وہ اسی پر چلتے رہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد اس سے بھی ایک عظیم اور بڑا قافلہ آیا، جب وہ اس چراگاہ پر پہنچے تو انہوں نے بھی تکبیر کہی اور کہنے لگے کہ یہی بہتر جگہ ہے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ دائیں اور بائیں مائل ہو گئے۔ جب میں نے ان کی یہ حالت دیکھی تو میں نے اُسی راستے کو ضروری جانا اور چلتا رہا یہاں تک کہ جب اس چراگاہ کی انتہاء پر پہنچا تو میں نے اپنے آپ کو آپ کے سامنے پایا کہ آپ ایک منبر پر تشریف فرما تھے اس منبر کے ساتھ سیڑھیاں تھیں آپ ان میں سے اُونچے درجہ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے دائیں جانب ایک گندمی رنگ والے پراگندہ ایک حیادار شخص تھے جب وہ گفتگو کرتے تو ہر ایک کا نام لیتے تو ہر شخص ان کے کہنے کے مطابق صف میں کھڑے ہو جاتے۔

اور آپ کے بائیں جانب ایک انتہائی خوبصورت سرخ رنگ اور خوب وجیہ چہرے والے، خوب سیاہ بالوں والے شخص تھے جب وہ گفتگو کرتے تھے تو آپ سب لوگ اُس کے اکرام میں اس کی طرف کان لگا کر توجہ سے ان کی بات سُنتے۔ اور آپ کے سامنے ایک بوڑھے شخص تھے

جو اعضاء و جوارح اور چہرے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ آپ کے مشابہ تھے اور وہ سارے کے سارے حضرات ان ہی کی طرف متوجہ تھے، انہی کی اقتداء میں تھے۔ اور جبکہ آپ کے سامنے ایک بوڑھی کمزور اُونٹنی تھی گویا آپ نے اس اُونٹنی کو چھوڑ دیا ہے۔

ابن زمل فرماتے ہیں کہ یہ خواب سُن کر نبی کریم ﷺ کا رنگ کچھ دیر تک گھبراہٹ کی وجہ سے فق ہو گیا۔ پھر آپ کی کیفیت مطمئن ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تم نے خواب میں ایک کشادہ راستہ دیکھا ہے یہ وہی راستہ ہے جس پر چلنے کے لئے میں تمہیں برانگیختہ کرتا ہوں یعنی ہدایت کا راستہ ہے اور اس پر چل رہے ہو۔ اور چراگاہ تم نے دیکھی ہے وہ دنیا ہے اس کی عیش و عشرت ہے لیکن میں اور میرے صحابہ نے اس سے دل نہیں لگایا اور چلے گئے، نہ ہم وہاں اُترے اور نہ تم۔

اس کے بعد ایک دوسرا قافلہ آیا جس کی تعداد ہم سے دُگنی تھی اُن میں سے بعض چرنے والے تھے (یعنی دنیا کی عیش و عشرت حاصل کرنے والے تھے)۔ اور بعض نے عیش و عشرت کو ترک کر کے سادگی کو اپنایا اور اُسی میں لگے رہے۔

اس کے بعد لوگوں کا ایک عظیم جم غفیر آیا پس وہ چراگاہ کے دائیں بائیں میں مشغول ہو گئے اور نبی کریم ﷺ نے اس وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھی اور فرمایا کہ اور تم (ابن زمل ؓ) تم اسی ہدایت والے نیک راستہ پر چلتے رہے حتیٰ کہ تم میرے پاس پہنچ گئے اور وہ منبر جو تم نے دیکھا جس کے سات درجہ تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور میں اس کے آخری درجہ یعنی ہزارویں سال میں ہوں۔

اور جس پراگندہ حال والے شخص کو تم نے میرے دائیں جانب دیکھا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے جب وہ گفتگو کرتے تو لوگ کھڑے ہو کر ان کی گفتگو سُنتے کیونکہ آپ کو اللہ جل وشانہ کے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف فضیلت حاصل تھا۔ اور جس شخص کو میرے بائیں جانب دیکھا تھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے انتہائی خوبصورت، سرخ رنگت، خوب وجیہ چہرے والے اور خوب سیاہ بال رکھنے والے نوجوان تھے۔ ہم سب ان کا اکرام کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے خود آپ کا اکرام کیا ہے۔

اور جس بوڑھے شخص کو تم نے میرے سامنے دیکھا تھا جو خلقت اور چہرے کے اعتبار سے زیادہ میرے مشابہ تھے وہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے ہم سب ان کی امامت میں ان کی اقتداء کر رہے ہیں اور وہ اُونٹنی جس کو تم نے دیکھا جس کے بارے میں تمہارا خیال ہے اس کو میں نے بھیجا ہے وہ قیامت ہے جو ہمارے سر پر موجود ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد نہ تو کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی اُمت۔

ابن زمل فرماتے ہیں کہ اس خواب کی تعبیر بتلانے کے بعد نبی اکرم ﷺ کی یہ عادت بن گئی کہ آپ از خود کسی سے کوئی خواب نہیں پوچھتے تھے۔ الّا یہ کہ کوئی شخص خود ہی آ کر اپنا خواب بیان کر دے پھر آپ اس کی تعبیر بیان فرما دیتے تھے۔

☆☆☆

باب ۲۳۵

یہ باب اُس شخص کے بیان میں ہے

جس نے خواب میں لوگوں کو حساب کے لئے جمع ہوتے ہوئے دیکھا

جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، انہیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، انہیں خبر دی محمد بن صالح ترسی نے، انہیں خبر دی محمد بن مثنیٰ نے، انہیں خبر دی محمد بن محبب ابوہمام الدلال نے، انہیں خبر دی سفیان ثوری نے موسیٰ بن عقبہ سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کعب الخیر سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ تمام لوگوں کو حساب کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ پھر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو بُلایا گیا۔ ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت کے وہ افراد تھے جو اُن پر ایمان لائے تھے۔ اور ہر نبی کے ساتھ دو دو نور تھے جن کی رہنمائی میں وہ چل رہے تھے۔ اور ہر اُس اُمتی کے ساتھ جس نے اپنے نبی کی اتباع کی تھی۔ ایک نور تھا جس کی رہنمائی میں وہ چل رہا تھا۔

یہاں تک کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو بُلوایا گیا جبکہ آپ کے سر پر ہر ایک بال کے ساتھ اور چہرے کے ساتھ علیٰحدہ علیٰحدہ نور تھا اور جو بھی آپ علیہ السلام کی طرف دیکھتا اس کو واضح وہ نور نظر آتا تھا اور ہر اُس اُمتی کے ساتھ جس نے نبی کریم ﷺ کی اتباع کی دو دو نور ایسے تھے جیسا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ تھے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اُسے قسم دی اُس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ سچ بتا، کیا تم نے یہ خواب دیکھا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ بے شک میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ بے شک یہی حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اور ان کی اُمتوں کی صفات ہیں جو کہ تورات میں پڑھی ہیں۔

باب ۲۳۶

یہ باب اس شخص کے بیان میں ہے کہ جس نے ایک قبر پر ٹیک لگائی

تو صاحبِ قبر نے اس کو اللہ جل شانہ کی اطاعت کی ترغیب دی

(۱) ہمیں خبر دی علی بن محمد بشران العدل نے، انہیں خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، انہیں خبر دی محمد بن عبدالملک نے، انہیں عثمان مینا یا ابن میناس سے (راوی کو نام میں شک ہے)۔ کہ وہ گرمیوں کے دنوں میں ہلکے پھُلکے کپڑے پہنے ایک جنازے کے ساتھ نکلے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبر کے پاس پہنچا، میں نے اس قبر کے پاس دو رکعت ادا کی پھر میں نے اُسی قبر پر ٹیک لگالی۔

راوی کہتے ہیں کہ اکثر و بیشتر میں نے ابوعثمان کو یہ فرماتے ہوئے سُنا، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں بیداری کی حالت میں تھا جس وقت صاحب قبر نے مجھے پکارا اور کہا کہ چل مجھ سے دُور ہو جا، مجھے تکلیف مت پہنچا۔ اور صاحب قبر نے کہا کہ تم ایسی قوم ہو کہ تم اس وقت (عالم دنیا میں) عمل کر سکتے ہو مگر جانتے نہیں کہ دنیا میں عمل کرنے سے کیا ملتا ہے؟ اور ہم ایسی قوم ہیں کہ یہ جانتے ہیں کہ دنیا میں عمل کرنے سے کیا کچھ ملتا ہے۔ مگر اس وقت مرنے کے بعد کچھ بھی عمل نہیں کر سکتے۔ تمہاری ان رکعتوں کا اجر وثواب میرے نزدیک اتنی اتنی (یعنی بہت کثیر تعداد میں اجر و ثواب کی طرف اشارہ ہے) رکعتوں سے افضل ہے۔

(۲) اور ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، انہیں خبر دی اسماعیل صفار نے، انہیں خبر دی ابوقلابہ رقاشی نے، انہیں خبر دی میرے والد محترم نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی معتمر بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا اپنے والد محترم سے، انہیں خبر دی ابوعثمان نے ابن مینا یا میناس سے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ معمولی سا لباس پہنا اور قبرستان میں داخل ہوا اور دو رکعت مختصر سی ادا کیں اور ایک قبر پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔ اسی اثنا میں خدا کی قسم مجھے صاحب قبر کی اس بات نے بیدار کر دیا کہ اُٹھو تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اور کہا کہ تم اس دنیا میں عمل کرتے ہو لیکن تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اس کے بدلہ میں تمہیں کیا ملے گا۔ جبکہ ہم جانتے ہیں مگر اس وقت کچھ عمل نہیں کر سکتے۔ اللہ کی قسم جو دو رکعت تم نے ادا کی ہیں یہ میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے زیادہ محبوب اور افضل ہیں۔

باب ۲۳۷

یہ باب اُس شخص کے بیان میں ہے جس نے صاحبِ قبر کو سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سُنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوسعد المالینی نے، انہیں خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے، انہیں خبر دی علی ابن سعد رازی نے، انہیں خبر دی محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے، انہیں خبر دی یحییٰ ابن عمرو بن مالک نے اپنے والد محترم سے، انہوں نے ابی الجوزاء سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک قبر پر خیمہ لگایا لیکن اس صحابی کو علم نہیں تھا کہ یہ قبر ہے (پس رات میں)۔ انہوں نے وہاں قبر سے سورۂ ملک تبارك الذی بیده الملك سے آخر سورۃ تک پڑھتے ہوئے سُنا۔ اُن صحابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ عرض کیا تا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ سورۃ الملک مُنجِیَہ بھی ہے اور مَانِعَہ بھی ہے یعنی یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دلانے والی بھی ہے اور عذاب قبر کو ٹالنے والی بھی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بیان کرنے میں یحییٰ بن عمرو الکندی منفرد ہیں اور وہ ضعیف راوی ہیں مگر اس روایت کے مطابق ایک اور روایت بھی موجود ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، انہیں خبر دی محمد بن اسحاق نے، انہیں خبر دی عثمان بن عمرو نے، انہیں خبر دی شعبہ نے عمرو بن مرّۃ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو قبر میں لایا جاتا ہے تو فرشتے سوال و جواب کے لئے اس کی جانب سے آتے ہیں مگر سورۂ مُلک اس کی ہر جانب سے حفاظت کرتی ہے (یعنی فرشتوں کو سوال و جواب سے روک دیتی ہے) مترجم

☆☆☆

باب ۲۳۸

یہ باب حضرت یعلیٰ بن مرّہ کا قبر کے بھینچنے کی آواز کے سُننے کے بیان میں ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی علی بن حمشاذ العدل نے تحریراً۔ انہیں خبر دی عبداللہ بن موسیٰ بن ابی عثمان نے، انہیں خبر دی سہل بن زنجلۃ رازی نے، انہیں خبر دی صباح بن محارب نے عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چند قبروں پر سے گزرے تو میں نے ایک قبر سے بھینچنے کی آواز سُنی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس قبر سے بھینچنے کی آواز سُنی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تعجب فرماتے ہوئے مجھ سے دوبارہ پوچھا کہ کیا واقعی تم نے آواز سُنی ہے؟ میں نے عرض کیا بے شک میں نے سُنی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ایک معمولی بات پر عذاب دیا جا رہا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ میری جان آپ پر فدا ہو وہ کونسا معمولی کام ہے جس کی وجہ سے اتنا سخت عذاب دیا جا رہا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص چغل خوری کر کے لوگوں میں فتنہ پیدا کرتا تھا اور پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ تو مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے یعلیٰ جاؤ کھجور کے درخت کی دو سبز ٹہنیاں لے کر آؤ، ایک ٹہنی اس کے سر کی طرف گاڑ دو اور دوسری پاؤں کی جانب۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوتیں اس وقت تک اس کا عذاب ہلکا اور خفیف رہے گا۔

الحمد للہ ربّ العالمین

باب ۲۳۹

یہ باب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بے ہوشی میں جو کچھ کہا گیا اس کے بیان میں ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی احمد بن کامل قاضی نے، انہیں خبر دی محمد بن الہیثم نے، انہیں خبر دی ابوالیمان نے، انہیں خبر دی شعیب نے زہری سے، امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ رات کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی یعنی آپ بے ہوش ہوگئے کسی تکلیف کی وجہ سے۔ لوگوں نے سمجھا کہ ان کی رُوح پرواز کر چکی ہے تو لوگ ان کے پاس کھڑے ہوگئے اور ان کے اُوپر کپڑا ڈال دیا اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کو تسلی اور صبر کی ترغیب دینے کے لئے ان کے پاس تک پہنچ گئے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر کچھ دیر غشی طاری رہی پھر آپ کو افاقہ ہوا۔ افاقہ میں آنے کے بعد انہوں نے سب سے پہلے جو کیفیت فرمائی کہ انہوں نے سب سے پہلے تکبیر پڑھی اور ان کے گھر والوں نے اور جو اس وقت لوگ موجود تھے اُن سب نے تکبیر پڑھی۔ اس کے بعد انہوں نے تمام موجود لوگوں سے فرمایا کہ کیا مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی؟ سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی

تم نے سچ کہا کہ مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی، اسی دوران میرے پاس دوآدمی آئے اُن میں سے ایک شدید سخت کلام تھا۔ مجھے اپنے ساتھ لے جانے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تمہیں ایک زبردست ذات کی طرف فیصلہ کے لئے لے جارہے ہیں۔

پس وہ مجھے لے جانے لگے تو ان کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی، اُس نے پوچھا کہ اس کو کہاں لے کر جارہے ہو؟ انہوں نے کہا، ہم اس کا فیصلہ کرنے کے لئے احکم الحاکمین ذات کے پاس لے کر جارہے ہیں۔ تو اس شخص نے جواب دیا کہ اس کو واپس لے جاؤ یہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اُسی وقت سعادت اور مغفرت کا فیصلہ کیا جاچکا ہے جب یہ ماں کے پیٹ میں تھے۔ یہ ابھی جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں دنیا سے فائدہ حاصل کریں گے۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اس واقعہ کے بعد بھی ایک ماہ تک زندہ رہے، اس کے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون (مستدرک ۳/۲۰۷)

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ بھی اس خوشخبری کی تصدیق کرتا ہے جو نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دنیا میں جنت کی خوشخبری دی تھی دیگر عشرہ مبشرہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

باب ۲۴۰

یہ باب حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بے ہوشی کی حالت میں جو کچھ کہا اس کے بیان پر مشتمل ہے

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن محمد مزنی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوحذیفہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن طہمان نے حصین سے، انہوں نے عامر سے، انہوں نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ ﷛ پر غشی طاری ہوگئی تو ان کی بہن بی بی عمرہ (یہ نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں) رونے لگیں اور کہنے لگیں ہائے میرے پہاڑ سے بہادر بھائی، ہائے میرے معاون ومددگار، یہ میرے دائیں بازو تھے وغیرہ وغیرہ کرکے رونا شروع کردیا۔ جب حضرت عبداللہ ابن رواحہ کو افاقہ ہوا تو فرمانے لگے حالت غشی میں مجھے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پوچھا گیا کہ واقعی تم ایسے ہو جیسا تمہاری بہن روتے ہوئے کہہ رہی تھی یعنی انہوں نے اس کو انتہائی قبیح سمجھا اور ہمیں اس طرح کے رونے سے منع کیا۔

اس کو روایت کیا ہے بخاری نے اپنی صحیح میں۔ (کتاب المغازی۔ حدیث ۴۲۶۷۔ فتح الباری ۸/۵۱۶)
محمد بن فضیل اور عبثر نے حصین کی حدیث سے۔

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۲۴۱

یہ باب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بیان میں ہے

(۱) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوزکریا بن ابی اسحاق مزکی نے ، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، انہیں خبر دی بحر بن نصر الخولانی نے ، انہیں خبر دی ابن وہب نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی انس نے ابن شہاب سے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسلمہ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھ لے تو عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ یا یوں فرمایا کہ وہ مجھے بیداری کی حالت میں بھی دیکھ لے گا۔ اور فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

(بخاری۔ کتاب التعبیر ۔حدیث ۶۹۹۳ ۔فتح الباری ۱۲/۳۸۳ ۔مسلم ۔کتاب الرؤیا)

اور ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے سچ کو دیکھا یعنی اس کا خواب سچا ہے۔ (بخاری ۔حدیث ۶۹۹۶ ۔فتح الباری ۱۲/۳۸۳)

(۲) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، انہیں خبر دی ابوبکر بن ابی نصر دراوردی نے مروشہر میں ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوموجہ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدان نے ، انہیں خبر دی عبداللہ نے یونس سے ، انہوں نے زہری سے کہ انہوں نے بھی مذکورہ روایت اسی سند سے ذکر کی ہے اور ابوقتادہ کی بھی حدیث روایت کی ہے۔

البتہ اس روایت کو امام بخاری نے عبدان سے ذکر کیا ہے نہ کہ ابوقتادہ سے اور اس کو روایت کیا امام مسلم نے ابی طاہر اور حرملہ سے ، انہوں نے ابن وہب سے ، اور ابوقتادہ کی حدیث کو بھی ذکر کیا ہے ۔ جبکہ امام بخاری نے صرف ابوقتادہ کی طرف اشارہ کیا ہے البتہ روایت ذکر نہیں کی ۔ اور امام بخاری نے اس کو روایت کیا زبیدی کی حدیث سے ، انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے۔

(۳) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن صالح بن ہانی نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی السرّی بن خزیمہ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی المعلیٰ بن اسد العمّی نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالعزیز بن مختار نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ثابت نے ، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا (وہ سمجھ لے) اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت میں کبھی آنہیں سکتا ۔ اور مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں ایک جزء ہے۔

اس کو روایت کیا ہے امام بخاری نے صحیح میں معلیٰ بن اسد سے اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے بھی روایت کیا ہے۔
اور ابوسعید خدری سے روایت کیا نبی علیہ السلام کا خواب میں دیکھنا۔ (بخاری۔ کتاب التعبیر۔ حدیث ۶۹۹۴۔ فتح الباری ۱۲/۳۸۳)

(۴) حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اپنی اصل کتاب سے، انہیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، انہیں خبر دی احمد بن عبدالحمید الحارثی نے، انہیں خبر دی ابواُسامہ نے عمر بن حمزہ سے، انہیں خبر دی سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ میری طرف دیکھ نہیں رہے (مجھے فکر لاحق ہوئی) تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا بات ہے کہ آپ میری جانب دیکھ ہی نہیں رہے؟ تو نبی کریم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تو وہ شخص نہیں ہے جو حالتِ صوم میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب تک میری بیوی زندہ رہی میں نے کبھی بھی حالت صوم میں اس کا بوسہ نہیں لیا (یہ تھی اطاعت کہ خواب کے حکم کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی)۔ مترجم

(۵) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ اور ابوبکر الفارسی نے، وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمر بن مطر نے انہیں خبر دی ابوبکر بن علی الذھلی نے، انہیں خبر دی یحییٰ نے، انہیں خبر دی ابومعاویہ نے، اعمش سے، انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے مالک سے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لوگوں پر قحط نازل ہوگیا۔ پس ایک شخص نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک پر کھڑا ہو کر آپ ﷺ کو پکارنے لگا کہ یارسول اللہ! آپ اپنی اُمت کے لئے اللہ جل شانہ سے بارش کی دعا کیجئے، اُمت ہلاک ہو رہی ہے۔ تو رات کو نبی اکرم ﷺ اُس شخص کو خواب میں دکھائی دیئے۔ آپ ﷺ نے اُسے حکم دیا کہ تم عمر کے پاس جا کر میرا اسلام پیش کرو اور اُسے خبر دو کہ ضرور سیراب کئے جاؤ گے۔ اور اُن سے جا کر کہو کہ ذرا ہوشیاری، بردباری اور سنبھل کر کام کرو۔

اُس شخص نے حضرت عمر فاروق کی خدمت میں آ کر سارا خواب آپ کو سُنایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو کر فرمانے لگے کہ اے میرے ربّ! میں کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتا سوائے اس کام کے جو میری دسترس میں نہیں ہوتا یا جس سے میں عاجز ہوتا ہوں، اے میرے ربّ! مجھے معاف فرما۔

(۶) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن حمشاذ العدل نے، انہیں خبر دی اسماعیل بن اسحاق القاضی نے، انہیں خبر دی مسلم بن ابراہیم نے، انہیں خبر دی وہیب بن خالد نے موسیٰ بن عقبہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علقمہ نے جو کہ آزاد کردہ غلام ہیں عبدالرحمن بن عوف کے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی کثیر بن صلت نے، وہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اُسی رات کو تھوڑی دیر نیند نے گھیر لیا۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا اگر مجھے لوگوں کی طرف سے اس طعنہ کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے عثمان تکلیف سے گھبرا کر موت کی تمنا کر رہے ہیں تو تمہیں وہ خواب ضرور بتلاتا جو کہ میں نے ابھی نیند میں دیکھا ہے۔ تو جو حاضر لوگ تھے انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے آپ وہ خواب ہمیں ضرور بتلائیے ہم اُن لوگوں میں سے نہیں ہیں جو آپ کو یہ طعنہ دیں۔

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابھی خواب میں یہ دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم جمعۃ المبارک کے دن ہمارے ساتھ ہوگے۔ (مجمع الزوائد ۷/۲۳۲)

(۷) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انہیں خبر دی احمد بن عبید نے، انہیں خبر دی ابراہیم بن عبداللہ نے، انہیں خبر دی سلیمان (جو کہ ابن حرب ہیں) نے، انہیں خبر دی جریر نے یعلیٰ سے، انہوں نے نافع سے، وہ فرماتے ہیں کہ بے شک جس دن

حضرت عثمان غنی کو شہید کیا گیا اُسی رات حضرت عثمان غنی نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان! تم آج افطار ہمارے ساتھ کرو گے۔ لہٰذا جس دن حضرت عثمان غنی کو شہید کیا گیا اُس دن آپ روزے سے تھے۔

مصنف فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی کے اس خواب کو کئی اسناد سے کتاب الفضائل میں بیان کیا گیا ہے۔

(۸) آگے مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، انہیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی بشر بن موسیٰ لاسدی نے، انہیں خبر دی حسن بن موسیٰ الاشیب نے، انہیں خبر دی حماد نے عمار بن ابی عمار سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دوپہر کے وقت خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ کی پراگندہ حالت ہے اور آپ کے ہاتھ شیشے کا گلاس یا قارورہ تھا جس کے اندر خون تھا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حضرت حسین کا اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے (رضی اللہ عنہم) اور میں آج رات تک اس خون کو جمع کرتا رہا۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے کہ جب ہم نے ساتھیوں اور ایام کو شمار کیا تو یہ خواب والا دن وہی دن تھا جس دن حضرت حسین اوران کے ساتھیوں کو شہید کیا گیا۔ رضی اللہ عنہم

(۹) مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی احمد بن علی مقری نے، انہیں خبر دی ابوعیسیٰ ترمذی نے، انہیں خبر دی ابوسعید الاشج نے، انہیں خبر دی ابو خالد الاحمر نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی رزیق نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی سُلمیٰ نے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا بات ہے؟ آپ کیوں روتی ہیں؟ وہ فرمانے لگیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کا سر اور داڑھی مٹی سے ملوّث تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی ابھی میں نے حضرت حسین ؓ کی شہادت کو دیکھا ہے (کہ لوگوں نے ناحق آپ کو قتل کر دیا ہے)۔

نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے واقعات بہت زیادہ ہیں۔ ان سب کو ذکر کرنے کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے اُن سب کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے صرف اس باب کے تحت چند واقعات کر ذکر کر کے کتاب کے حسن کو دوبالا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وباللہ التوفیق

(خصائص کبریٰ ۱۷۹/۲)

☆☆☆

یہ ابواب

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت کے بیان میں اور اُس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر ظاہر ہونے والے آثار کے بیان میں ہے۔

☆ اور اُن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بیان میں ہے جنہوں نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھا۔

☆ اسی طرح اور بہت سے دلائل پر مشتمل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

☆ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی صداقت پر آثار ہیں اُن کے سچے ہونے کے بیان میں۔

باب ۲۴۲

یہ باب نبی اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی کیفیت اور وحی کے نزول کی وجہ سے خود نبی اکرم ﷺ کی کیفیت اور اُس وحی کے صدق کے متعلق حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار و اقوال پر مشتمل ہے

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد عبداللہ بن محمد بن الحسن العدل نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر المزکی نے، انہیں خبر دی ابراہیم البوشنجی نے، انہیں خبر دی ابن بکیر نے، انہیں خبر دی مالک نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حارث بن ہشام نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ یارسول اللہ! آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کبھی تو وحی اس طرح نازل ہوتی ہے جیسے گھنٹی بجنے کی سی آواز ہوتی ہے اور یہ کیفیتِ نزول دوسری کیفیت کی نسبت سے مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے میرا جسم درد سے ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا تھا اور میں تکلیف کی شدت سے بے حال ہو جاتا تھا۔ اور کبھی فرشتہ کی صورت میں وحی آتی تھی اور فرشتہ مجھ سے بات کرتا تھا اور میں اس کو یاد کر لیتا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ پر ﷺ وحی نازل ہوتی تھی تو سخت سردی کے موسم میں بھی آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا اور آپ کا جسم درد سے ٹوٹتا تھا۔

اس کو روایت کیا امام بخاری نے صحیح بخاری میں عبداللہ بن یوسف سے، انہوں نے مالک سے۔

(بخاری۔ کتاب بدء الوحی ۱۰۱۔ مسلم۔ کتاب الفضائل ص ۱۸۶۔ موطا مالک۔ کتاب القرآن جلد ۷ ص ۲۰۲/۱)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ روایت ہشام بن عروہ سے مختلف سندوں سے بھی پہنچی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابی عروہ نے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، انہیں خبر دی محمد بن اسحاق صغانی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اُشکیب ابوعلی نے، انہیں خبر دی عبدالرحمٰن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتی ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ اپنی اُونٹنی پر ہوتے اور اُسی حالت میں وحی نازل ہوتی تو وہ اُونٹنی وحی کے بوجھ سے بیٹھ جاتی تھی اور نبی علیہ الصلوٰۃ السلام کی پیشانی مبارکہ سے بھی پسینہ ٹپکتا تھا حالانکہ سردیوں کے دن ہوتے تھے۔ (اسی کے مطابق معمر بن ہشام نے بھی روایت ذکر کی ہے)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق نے، انہیں خبر دی موسیٰ بن الحسن نے، انہیں خبر دی عبداللہ بن بکیرا لسہمی نے، انہیں خبر دی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے۔

مصنف دوسری سند سے فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن الفضل نے، انہیں خبر دی ابوسہل بن زیاد قطان نے، انہیں خبر دی حماد نے، انہیں خبر دی قتادہ نے اور حمید نے حسن سے، انہیں حطان بن عبداللہ رقاشی سے، انہوں نے عبادہ بن صامت ؓ سے انہوں نے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو تکلیف کے آثار چہرہ انور پر ظاہر ہوتے تھے اور چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو جاتا تھا اور ابن ابی عروبہ کی روایت میں بھی یہی ذکر ہے۔

امام مسلم نے ابن ابی عروبہ والی روایت کو اپنی صحیح مسلم میں بھی ذکر فرمایا ہے۔

(مسلم۔کتاب الفضائل ص ۴/ ۱۸۱۷۔مسند احمد ۵/ ۳۱۷۔۳۱۸۔مسلم کتاب الحدود ص ۳/ ۱۳۱۶۔۱۳۱۷)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن یعقوب بن یوسف العدل نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن أبی طالب نے، انہیں خبر دی زید بن الحباب نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی سلیمان بن مغیرہ نے ثابت بنانی سے، انہوں نے عبداللہ بن رباح سے، انہوں نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ہم میں سے کسی کو ہمت وطاقت نہیں ہوتی تھی کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھیں، یہاں تک کہ وحی کی کیفیت ختم ہو جائے۔

اس روایت کو امام مسلم نے فتح مکہ والی طویل روایت میں ذکر کیا ہے۔ (مسلم۔کتاب الجہاد والسیر۔باب فتح مکہ۔حدیث ۸۴ ص ۱۴۰۶)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن الحسن قاضی نے، فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حاجب بن احمد نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن حماد نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے۔

مصنف دوسری سند بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن جعفر قطیعی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے، وہ فرماتے ہیں کہ بے شک یونس بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہمیں املاء کروایا یونس بن یزید الایلی نے (جو کہ ایلی میں رہتے تھے) ابن شہاب سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے عروہ بن زبیر سے، انہوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو ہمیں شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے جیسی آواز سُنائی دیتی تھی۔ اور حضرت ابوبکر صدیق کی روایت میں بھی یہی ذکر ہے کہ ہمیں وحی نازل ہونے کے وقت شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے جیسی آواز سُنائی دیتی تھی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۲۱)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن قتیبہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر ابن ابی شیبہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی جریر نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے سعید بن جبیر ؓ سے نقل کیا، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

لا تحرك به لسانك لتعجل به ۔ (سورۃ القیامۃ : آیت ۱۶)

کے متعلق نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

''جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی کریم ﷺ بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے تاکہ آپ بھول نہ جائیں اور یہ صورت خود آپ کے لئے بھی مشکل ہوتی تھی۔ تب اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی! آپ جلدی نہ کریں ہم خود ہی آپ کو یہ وحی یاد کرادیں گے۔ یعنی ہم پر لازم ہے کہ یہ وحی ہم آپ کے سینہ میں محفوظ کردیں گے، جب ہم پڑھ کر فارغ ہوں تو پھر بعد میں آپ پڑھیں، ساتھ ساتھ نہ پڑھیں''۔ (سورۃ القیامۃ : آیت ۱۶)

جب یہ آیتیں نازل ہوئیں اس کے بعد جب حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آپ بالکل خاموشی سے سُنتے، جب حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس چلے جاتے تو پھر آپ دُہراتے۔

اس روایت کو امام بخاری نے حضرت قتیبہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے حضرت جریر سے نقل کیا ہے۔ جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو ابی بکر بن ابی شیبہ سے نقل کیا ہے۔

(بخاری۔ کتاب بدء الوحی ۱/۴۔ مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ حدیث ۱۴۸ ص ۱/۳۳۰۔ ترمذی ۵/۴۳۰۔ نسائی ۲/۱۴۹۔ ابن حبان ۱/۱۲۴)

باب ۲۴۳

یہ باب حضور اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کے اُس زمانہ پر مشتمل ہے جس زمانہ میں وحی کا نزول رُک گیا تھا جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ پر غم و حُزن کی کیفیت طاری ہو گئی تھی جو کہ سب کے سامنے عیاں بھی تھی۔ اور اس پر اللہ جل شانہ کا وحی نازل کر کے آپ ﷺ کو تسلی دینا

وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ۔ (سورۃ ضحٰی : آیت ۱۔۳)

اللہ تعالیٰ کا دوسرا قول :

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ

اللہ تعالیٰ کا تیسرا قول :

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ سے لے کر وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ تک

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب الخوازمی نے بغداد میں، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد بن حمدان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن ایوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن کثیر نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے اسود بن قیس سے، انہوں نے جندب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی نازل کرنے سے رُک گئے تو قریش کی ایک عورت کہنے لگی کہ (نعوذ باللہ) ان پر یعنی حضور علیہ السلام پر شیطان غالب آ گیا ہے۔ تب اللہ جل شانہ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں :

والضحی ٥ والیل اذا سجی ٥ ماودعك ربك وماقلیٰ :

مجھے قسم ہے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو آپ کو چھوڑ دیا ہے اور نہ ہی آپ سے دشمنی کی ہے۔

اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں محمد بن کثیر سے نقل کیا ہے۔ (بخاری۔ ابواب التہجد - حدیث ۱۱۲۵۔ فتح الباری ۸/۳)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص بن الحمامی المقری نے بغداد میں۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمامی المقری نے بغداد میں، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعمرو عثمان بن محمد بن بشیر السقطی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبداللہ بن یونس نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی زہیر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسود بن قیس نے، انہوں نے جندب بن سفیان سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور دو تین دن کے لئے غمگین اور بیمار ہو گئے تو ایک عورت آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ اے محمد! مجھے لگتا ہے کہ تمہیں تمہارے شیطان نے (یعنی وہ عورت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو شیطان سے تعبیر کر رہی تھی العیاذ باللہ) چھوڑ دیا ہے اسی لئے تو وہ دو تین دنوں سے تمہارے پاس نہیں آ رہا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں :

والضحی ٥ والیل اذا سجی ٥ ماودعك ربك وماقلیٰ ٥

اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں احمد بن یونس سے نقل کیا ہے۔ جبکہ دوسری سند میں زہیر سے نقل کیا ہے۔
(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث ۴۹۵۰۔ فتح الباری ۸/۸۱۰۔ مسلم ۱/۱۴۳)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبدالجبار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یونس بن بکیر نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم پر وحی کا سلسلہ عارضی طور پر بند ہو جاتا تھا تو آپ شدید پریشان ہو جاتے تھے۔

ایک مرتبہ میں نے آپ کو پریشانی کے عالم میں دیکھ کر عرض کیا آپ کی پریشانی کا یہ عالم دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو آپ کے ربّ نے چھوڑ دیا ہے۔ تو اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی :

ما ودعك ربك وماقلیٰ

تمہارے رب نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی آپ سے کوئی دشمنی کی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ''میں عرض کروں کہ یہ روایت منقطع ہے اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو اس کی تاویل یہ ہوگی کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اعتراض کی بناء پر نہیں تھا بلکہ محض سوال اور اہتمام کی بنیاد پر تھا''۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوحامد بن بلال نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی علی بن ابی عیسیٰ الدار بجردی نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعلی بن عبید الطنافسی نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمر بن ذرّ نے اپنے والد سے ، انہوں نے حدیث بیان کی سعید بن جبیر سے ، انہوں نے ابن عباس ﷺ سے ، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ کو بار بار اپنی زیارت کروانے سے کونسی چیز مانع ہے (یعنی آپ ہمارے پاس بار بار کیوں نہیں آتے)۔بس اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی :

وما نتنزل الا بامر ربك .... الخ

(سورۂ مریم : آیت ۶۴)

ہم نہیں نازل ہو سکتے مگر آپ کے رب کی اجازت اور حکم سے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن ابی اسحاق البغوی نے بغداد میں ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن الہیثم البزاز نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابونعیم نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عمر بن ذرّ نے ، وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے ہوئے سُنا۔اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابونعیم سے نقل کیا ہے ، انہوں نے عمر بن ذرّ سے نقل کیا آگے وہی روایت ہے۔(مسلم۔کتاب التفسیر ص مسند احمد ۳/۲۳۶)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن کامل قاضی نے ، انہیں خبر دی احمد بن سعید الجمال نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قبیص نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے اوزاعی سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے اسماعیل بن عبیداللہ سے ، انہوں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے ، انہوں نے اپنے والد حضرت عباس ﷺ سے ، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنی اُمت پر کھلنے والے خزانوں کو دیکھا جو کہ پوشیدہ ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی تو یہ آیتیں نازل ہوئیں :

ترجمہ : قسم ہے مجھے چاشت کے وقت کی اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے کہ نہیں چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ ہی دشمنی کی .... یہاں تک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دیں گے کہ آپ ضرور خوش اور راضی ہو جاؤ گے۔(سورۃ الضحیٰ)

نبی کریم نے فرمایا کہ مجھے عطا کئے گئے ایک ہزار لؤلؤ (موتی) کے محل جن کا گارا مشک کا ہوگا اور ہر محل میں ضروریات کی تمام اشیاء مکمل طریقہ پر موجود ہوں گی۔

ابوعبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعلی حافظ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اس روایت کو امام ثوری سے قبیصہ کے علاوہ کسی نے بھی بیان نہیں کیا اور اس کو یحییٰ بن یمان نے بھی ثوری سے نقل کیا ہے اس روایت کو موقوف قرار دیا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت کو نقل کیا ہے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے ، انہوں نے سفیان سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید الاعرابی نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن ہانی نیشاپوری نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قبیصہ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان نے اوزاعی سے ، ان کو اسماعیل بن عبید نے ، انہوں نے علی بن عبید اللہ بن عباس سے ، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف الاصفہانی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن الاعرابی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن اسماعیل نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یزید نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن علی بن رباح نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سُنا ہے کہ میں ایک دن مسلمہ ابن مخلد الانصاری کے پاس تھا اور آپ اُس دن مصر میں تھے اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے تو مسلمہ نے ابی طالب کے اشعار میں سے کچھ اشعار سُنائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں جو نعمتیں اور عزتیں عطا فرمائی ہیں اگر ابو طالب ان کو دیکھ لیتے تو ان کو پتہ چلتا کہ اللہ تعالیٰ نے آج اس کے چچازاد کو سردار بنایا اور ان کے ذریعہ سے کتنی بھلائیاں اور خیریں پھیلائیں ہیں اور فرمایا کہ ان دنوں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سردار تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ بڑی خیریں اور بھلائیاں پھیلائیں تھی۔ پھر حضرت مسلمہ نے فرمایا کہ کیا اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نہیں ہے؟ :

الم یجدك یتیمًا فاویٰ ۔ ووجدك ضالاً فهدیٰ ۔ ووجدك عائلاً فاغنیٰ ۔ (سورۃ الضحیٰ)

اے نبی! کیا آپ یتیم نہیں تھے، پھر اللہ پاک نے آپ کو ٹھکانہ عطا فرمایا اور آپ ناواقف تھے اللہ پاک نے آپ کو واقفیت عطا فرمائی اور آپ غریب تھے اللہ پاک نے آپ کو مالدار بنایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو نے یتیم کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ یتیم تھے یعنی ان کے والدین بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ اور غربت کی تفسیر میں فرمایا کہ عرب کے مسلمانوں کے پاس جو کچھ تھا وہ بہت کم تھا (مگر اللہ پاک نے بعد میں فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو وہ سب کے سب مالدار ہو گئے تھے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عازم اور سلیمان بن حرب نے، وہ دونوں فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حماد بن زید نے عطاء بن السائب سے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے سعید بن جبیر سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم سے سُنا، آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ ربّ العزت سے ایک ایسے مسئلہ کے متعلق پوچھا جس کے متعلق میں پوچھنا نہیں چاہ رہا تھا۔

میں نے عرض کیا اے میرے ربّ! مجھ سے قبل ایسے رسول گزرے ہیں جن میں سے بعض کو آپ نے مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا اور کسی کے لئے ہوا کو مسخر کیا گیا تھا؟ تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ تم ناواقف نہیں تھے؟ پھر ہم نے آپ کو ہر چیز پر واقف کروایا؟ میں نے عرض کیا، بے شک میرے ربّ پھر اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ تم یتیم نہیں تھے کہ ہم نے آپ کو ٹھکانہ عطا فرمایا؟ میں نے عرض کیا بے شک میرے ربّ۔ پھر اللہ ربّ العزت نے فرمایا کیا ہم نے آپ کے سینہ کو نہیں کھولا؟ کیا ہم نے آپ کے اُس بوجھ کو دور نہیں کیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی؟ کیا ہم نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا بے شک میرے ربّ۔

یہ سلیمان بن حرب کی حدیث کے الفاظ ہیں جبکہ حضرت عارم کی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی وارد ہیں کہ کاش میں سوال ہی نہ کرتا تو اچھا تھا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ربیع بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی امام شافعیؒ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن عیینہ نے، انہوں نے نقل کیا ابن ابی نجیح سے، انہوں نے حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول ورفعنا لك ذكرك کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں تمہارا بھی ذکر ہوگا۔ مثلاً اذان میں :

اشهد ان لا اله الا الله اور اشهد ان محمدا رسول الله

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ایمان باللہ اور اذان اور تلاوۃ القرآن میں اور اطاعت پر عمل کی صورت میں اور گناہوں سے بچنے کی صورت میں ہر جگہ جہاں اللہ ربّ العزت کا ذکر ہوگا وہیں رسول اللہ ﷺ کا بھی ذکر ہوگا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابی عمرو نے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابی طالب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالوہاب بن عطا نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید نے، انہوں نے حضرت قتادہ سے، اللہ تعالیٰ کے قول ورفعنالك ذكرك کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے ذکر کو دنیا و آخرت میں بلند فرمائیں گے، یہاں تک کہ کوئی خطیب یا شہادت دینے والا یا نمازی ایسا نہیں ہوگا جو اشهد ان لا الـه الّا الله اور اشهد ان محمدا رسول الله نہ کہے (یعنی ضرور کہیں گے۔)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر القطان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حمدون سمسار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسان بن ابراہیم الکرمانی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان ثوری نے، انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے نقل کیا، انہوں نے سلیمان بن قتہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے، اللہ تعالیٰ کے قول وانه لذكرلك ولقومك (سورۃ زخرف : آیت ۴۴) کی تفسیر نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی قوم کو شرف عزت عطا فرمائیں گے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول لقد انزلنا اليكم كتابًا فيه ذكركم (سورۃ انبیاء : آیت ۱۰) کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ اس آیت میں اللہ جل شانہ نے آپ کی توقیر بیان فرمائی ہے۔

باب ۲۴۴

یہ باب اُن صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بیان میں ہے جنہوں نے غزوۂ بنی قریظہ کے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا

(مصنف فرماتے ہیں کہ اس کتاب میں ہم نے بنی قریظہ کا ذکر بھی کیا ہے)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابی عمرو نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد اسحاق اسفرائنی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ایوب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی موسیٰ بن اسماعیل نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی جریر بن حازم نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حمید بن ہلال نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے بنوقریظہ کا سفر اختیار کیا تو میں نے اُس سفر کے دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام کو لشکر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دیکھا تھا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید احمد بن محمد المالینی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبدہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر المقدمی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی وہب بن

جریر نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے، انہوں نے حمید بن ہلال سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم نے بنو قریظہ کا سفر اختیار کیا تو میں دوران سفر قبیلہ بنو غنم کے کسی راستہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ ساتھ چلنے کی وجہ سے اُٹھتے ہوئے غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

اس کتاب کو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں موسیٰ بن اسماعیل سے، انہوں نے جریر بن حازم سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔
(بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ حدیث ۳۲۱۴۔ فتح الباری ۶/۳۰۴)

اور ہم سے اس کو ذکر کیا ہے موسیٰ بن عقبہ وغیرہ کے مغازی سے نقل کرتے ہوئے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی کی تلاش میں نکلے تو آپ بنو غنم کی ایک مجلس سے گزرے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے پوچھا کہ کیا تمہارے سامنے سے ابھی کوئی گھڑ سوار گزرا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابھی ہمارے سامنے سے ایک سفید گھوڑے پر سوار حضرت دحیہ کلبی ؓ گزرے ہیں اور آپ ایک اُونی چادر یا دیباج ریشم کی ایک چادر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ زرہ پہنے ہوئے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بتلایا کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے جو حضرت دحیہ کلبی ؓ کی مشابہت اختیار کیے ہوئے تھے۔ (مسند احمد ۱/۱۷۳،۳/۲۱۳)

اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن علی الحزاز نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالواحد نے جو کہ ابن غیاث ہیں وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حماد نے، جو کہ ابن سلمہ ہیں، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم غزوۂ احزاب سے فارغ ہوئے تو آپ غسل کرنے کے لئے غسل خانہ میں تشریف لے گئے کہ فوراً حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور عرض کیا، اے محمد! آپ نے اسلحہ تو اُتار دیا مگر ہم نے ابھی تک اسلحہ نہیں اُتارا۔ آپ جلدی سے اُٹھیں اور بنی قریظہ پر حملہ کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دروازے کے سوراخ سے دیکھا کہ اُن کا سر مٹی کے غبار سے اَٹا ہوا تھا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو صالح منصور بن عبدالوہاب البزاز نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عمرو بن ابی جعفر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن عمر القواریری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے، انہوں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل کیا، انہوں نے اپنے بھائی عبیداللہ سے، انہوں نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ترکی گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اور سر پر عمامہ تھا جس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان تھا۔ پس میں نے اس کے متعلق پوچھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو نے جس کو دیکھا ہے وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ (طبقات ابن سعد ۸/۴۴)

اس روایت کو ابن وہب نے عبداللہ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن القاسم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ اور اس روایت کو شعبی نے بھی نقل کیا ہے اور شعبی نے ابو سلمہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ (ہم نے ان روایات کی تخریج فضائل میں کی ہے)

☆☆☆

باب ۲۴۵

یہ باب نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ اُم المؤمنین

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیکھنے کے بیان میں ہے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن اسحاق اور عبداللہ بن محمد وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے معتمر بن سلیمان نے ، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سُنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعثمان النہدی نے ، انہوں نے سلمان سے ، وہ فرماتے ہیں کہ اے بندے! اگر یہ تجھ سے ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والا نہ ہو اور نہ ہی بازار سے سب سے آخر میں نکلنے والے ہو کیونکہ بازار شیطان کی مجالس کی جگہ ہے جس میں شیطان اپنا جھنڈا گاڑ کر رکھتا ہے۔ او کما قال علیہ السلام

انہی سے روایت کیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ کے پاس حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے باتیں شروع کر دیں پھر فارغ ہو کر چلے گئے پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا یہ کون تھے؟ یا یہ فرمایا کہ تیرے خیال کے مطابق یہ دحیہ کلبی ؓ ہوں گے؟ تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہاں! میرے خیال کے مطابق یہ حضرت دحیہ کلبی ؓ تھے۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے۔ او کما قال

راوی فرماتے ہیں میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ روایت کس سے سُنی؟ تو وہ فرمانے لگے کہ حضرت اُسامہ ؓ سے۔

جبکہ امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح بخاری میں عباس بن ولید سے نقل کیا ہے، انہوں نے معتمر سے نقل کیا ہے۔ جبکہ امام مسلم نے اس روایت کو محمد بن عبدالاعلیٰ سے نقل کیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۶۳۴۔ فتح الباری ۶/۶۲۹۔ مسلم کتاب الفضائل)

باب ۲۴۶

یہ باب نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حضرت عمر بن خطاب اور دیگر

صحابہ رضی اللہ عنہم کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں ہے

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید نے ، انہوں نے عثمان بن غیاث سے نقل کیا ہے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن بریدہ نے ، انہوں نے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمن سے نقل کیا ، وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہم نے ملاقات کی حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے اور ہم نے اُن سے لوگوں کا تذکرہ کیا جو تقدیر کے متعلق بحث کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ نے اُن سے فرمایا کہ جب تم واپس جا کر اُن سے ملو تو انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دو کہ عبداللہ اُن سے بَری ہے اور تم ان کو میری براءت کا ذکر تین مرتبہ کرنا۔

پھر فرمایا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب نے بتلایا ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی مجلس بابرکات میں تشریف فرما تھے کہ ایک حسین وجمیل شخص آیا جس کے بال بھی شدید سیاہ تھے، سفید کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے۔ ہم سب لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا کہ شاید ہم میں سے اُس نو وارد کو جانتا ہو مگر سب نے پہچاننے سے نفی کی۔ جبکہ یہ نو وارد مسافروں کی طرح بھی نہیں لگ رہا تھا چونکہ ہیئت مسافر کی سی نہ تھی۔ اُس شخص نے آپ ﷺ کے قریب ہونے کی اجازت طلب کی آپ علیہ السلام نے اجازت مرحمت فرمادی۔ یہاں تک کہ اس شخص نے اپنے گھٹنوں کو نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ جوڑ دیا اور پوچھنے لگا کہ اسلام کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریك لہ

کی گواہی دینا اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

پھر اس نے پوچھا ایمان کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور جنت، جہنم، مرنے کے بعد اُٹھنے اور ہر تقدیر پر ایمان لائے اور یقین کرلے۔ پھر اس نے پوچھا کہ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کو تم دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا سوچ لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب قائم ہوگی (کب آئے گی)؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا پوچھنے والے سے، زیادہ تو میں بھی نہیں جانتا۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کی علامات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا کہ وہ بلند وبالا عمارتوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے اور تو دیکھے گا کہ لونڈیاں اپنے آقاؤں کو جنیں گی۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔

اس کے جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ اس شخص کو تلاش کرو۔ پس سب لوگوں نے اُس کو تلاش کیا مگر وہ نظر نہ آیا۔ پھر دو یا تین دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا، اے ابن خطاب! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سائل شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتا ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ حضرت جبرائیل امین تھے جو تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

اس روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں محمد حاتم سے، انہوں نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے۔ (مسلم ۱/۳۸)

اسی روایت کو امام مسلم نے کہمس بن الحسن سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے ابن بریدہ سے نقل کیا ہے جس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے : کہ

"ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کے شدید سیاہ بال تھے اور اس پر سفر کے بھی کوئی اثرات نہ تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی اُسے نہیں جانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ سے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور جو کچھ اُس نے پوچھا اور پھر جو کچھ اُس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اُس پر وہ صَدَقْتَ یعنی آپ نے سچ کہا کی تصدیق کرتا رہا۔ ہم بڑے حیران تھے کہ سوال بھی خود ہی کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی خود ہی کرتا ہے"۔

اُس کو حضرت ابو ہریرہ یوں نقل کرتے ہیں : کہ

"ایک دن حضور علیہ السلام لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا۔ اُس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ایمان کیا ہے؟ پھر وہی روایت ذکر کی، یہاں تک کہ وہ شخص چلا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بُلا کر لاؤ۔ پس سب لوگ اُس کو لینے لپکے لیکن ہمیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل امین تھے، لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے"۔

ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب الایمان۔ فتح الباری ۱/۱۱۴)

☆☆☆

باب ۲۴۷

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبردی ابوسعید بن الاعرابی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن منصور رمادی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرزاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبردی امام زہری سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں مجھے خبردی عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے حارثہ بن نعمان سے نقل کرتے ہوئے۔ وہ فرماتے ہیں ہمیں نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ میرے پاس سے گزرے کہ آپ کے ساتھ حضرت جبرائیل امین دراز گوش پر سوار تھے۔

میں نے سلام کیا، نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا۔ جب ہم واپس ہوئے اور نبی کریم ﷺ بھی واپس ہوئے تو مجھ سے پوچھا، کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو میرے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

باب ۲۴۸

یہ باب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں ہے

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبردی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبردی حسن بن محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب قاضی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمار بن ابی عمار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ ایک شخص سے سرگوشی فرما رہے تھے گویا کہ مجھ سے اعراض فرما رہے تھے۔ پس جب ہم نبی کریم کے پاس سے نکلے تو مجھ سے میرے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے چچا کے بیٹے مجھ سے، اپنے والد ابی فرک سے اعراض کر رہے تھے؟ تو میں نے عرض کیا، اباجان اُن کے ساتھ ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے اور حضور ﷺ اُن سے سرگوشی فرما رہے تھے۔

پس میرے والد نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں نے عبداللہ سے اس طرح کہا تو اس نے بتلایا کہ آپ کے پاس کوئی شخص تھے اور آپ اُن سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ تو کیا واقعی آپ کے پاس کوئی شخص تھا؟ تو نبی اکرم نے مجھ سے پوچھا کہ واقعی اے عبداللہ تم نے اُس شخص کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ حضرت جبرائیل تھے اور میں انہی سے گفتگو کی وجہ سے آپ کی طرف توجہ نہ دے سکا۔ (مجمع الزوائد ۹/۲۷۶)

☆☆☆

www.ahlehaq.org

باب ۲۴۹

ایک انصاری صحابی کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا اور اُن سے گفتگو کرنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن الحسن قاضی اور ابوسعید بن ابی عمرو نے، وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن محمد دوری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالوہاب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب القمی نے جعفر سے وہ سعید بن جبیر سے نقل کرتے ہیں، وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی کی عیادت کے لئے اُس کے گھر تشریف لے جانے لگے جب آپ ﷺ اُس صحابی کے گھر کے قریب پہنچے تو آپ نے گھر کے اندر کسی کی گفتگو کی آواز سُنی۔ جب آپ علیہ السلام اجازت لے کر اندر داخل ہوئے تو اندر کوئی شخص نظر نہ آیا تو نبی کریم ﷺ نے اُن سے پوچھا آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ وہ دوسرا شخص تو نظر نہیں آ رہا؟ تو اس انصاری صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے شدید بخار ہو رہا تھا تو اس خوف سے کہ لوگ مجھے باتوں میں لگائیں گے اور مجھے تکلیف ہو رہی تھی اس لئے میں لوگوں سے چھپتے ہوئے گھر آ گیا۔ پھر میرے پاس ایسا شخص آیا کہ آپ کے بعد میں نے کسی کو ایسا با ادب بیٹھنے والا اور شائستہ گفتگو کرنے والا نہیں پایا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان صحابی سے فرمایا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے اور فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ ایسے نیک بخت ہیں اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ضرور پوری فرمائیں گے۔

اور ہمیں خبر دی علی ابن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن ہاشم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالوہاب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یعقوب القمی نے جعفر بن مغیرہ سے نقل کرتے ہوئے پھر انہوں نے وہی اُوپر والی حدیث بیان کی۔

باب ۲۵۰

یہ باب ہے حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کے بیان میں

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن الحسن بن علی المؤمل نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابواحمد بن اسحاق حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعروبہ الحسین بن ابی معشر السلمی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مثنیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباد بن موسیٰ نے،

وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یونس نے حسن سے، انہوں نے محمد بن مسلمہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میرا گزر ہوا صفا پہاڑ پر سے تو میں اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رخسار مبارک کسی شخص کے پاؤں پر رکھے ہوئے ہیں۔

پس میں وہاں نہیں ٹھہرا آگے چل پڑا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی، میں فوراً حضور ﷺ کی طرف چل پڑا تو نبی کریم نے مجھے فرمایا، اے محمد! کس چیز نے تجھے ہمیں سلام کرنے سے روکا؟ تو محمد بن مسلمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ اس شخص کے ساتھ اس طرح منہمک اور مشغول تھے کہ ہم نے کبھی کسی سے اس طرح مشغول ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کی گفتگو میں رخنہ نہ ڈالوں۔ پھر میں نے ہی عرض کیا کہ یارسول اللہ! یہ کون شخص تھا جس کے ساتھ آپ محو گفتگو تھے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ جبرائیل امین تھے اور فرمایا کہ تم نے سلام نہیں کیا اگر سلام کرتے تو ہم آپ کے سلام کا جواب دیتے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا وہ آپ سے کیا کہہ رہے تھے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ بار بار مجھے پڑوسی کے حقوق کے متعلق کہہ رہے تھے اور اتنی کثرت سے کہا کہ میں یہ سوچنے لگا کہ اب مجھے پڑوسی کا مال میراث میں سے حصہ دلوائیں گے۔

باب ۲۵۱

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا خواب میں ایسے فرشتے کو دیکھنا

جس نے یہ کہا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضور ﷺ پر سلام کرنے کی اجازت طلب کی

ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان فرمائی حسن بن علی بن عفان نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی اسرائیل نے۔

مصنف دوسری سند میں فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالنصر بن قتادہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی الرفاء نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح الاشج نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسرائیل بن یونس نے، انہوں نے میسرہ بن حبیب نہری سے، انہوں نے منہال بن عمرو سے، انہوں نے زر بن حبیش سے، انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا تو اچانک ایک (عارض) روشنی سامنے آئی تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے حذیفہ! تم نے روشنی دیکھی جو مجھے پیش آئی؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ فرشتہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی اجازت طلب کی ہے اور اس نے مجھے حسن وحسین کے بارے میں ایک خوشخبری دی ہے کہ وہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہوگی۔

یہ الفاظ ابوعبداللہ الحافظ کی حدیث کے ہیں اور میں نے اس حدیث کو تفصیل سے کتاب الفضائل میں تخریج کیا ہے۔ (مستدرک حاکم ۳/۳۲۶)

البتہ ابن قتادہ نے تھوڑا سا اضافہ کیا ہے کہ یہ وہ فرشتہ ہے جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا۔ اور ہم نے احزاب کے واقعہ میں ذکر کیا ہے کہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرشتوں کی ایک جماعت کو دیکھا ہے اس رات جس رات حضور ﷺ نے آپ کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا۔

☆☆☆

باب ۲۵۲

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا فرشتوں کو دیکھنا

اور فرشتوں کا ان کو سلام کرنا اور ان کے آپریشن کروانے پر سلام کا منقطع ہو جانا، آپریشن صحیح ہو جانے کے بعد دوبارہ سلام کرنا

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ان کو خبر دی ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن ایوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی مسلم بن ابراہیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن مسلم العبدی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن واسع نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے نقل کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم صبح میرے پاس آنا۔ جب صبح ہوئی تو میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا تمہارا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ سے آنے کا وعدہ کیا تھا صرف اسی لئے آیا ہوں۔ حضرت عمران بن حصین نے فرمایا کہ میں تمہیں دو حدیثیں بیان کروں گا مگر ایک حدیث تم پوشیدہ رکھنا جبکہ دوسری حدیث کے ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وہ حدیث جس کو آپ نے پوشیدہ رکھنا ہے وہ اس کے متعلق ہے کہ جب فرشتوں نے مجھے سلام کرنا بند کر دیا تھا۔ دوسری حدیث یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا اور پھر فرمایا کہ حج کے اندر ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہے وہ حج کرے۔ (یعنی خواہ وہ ایک سفر میں صرف حج کرے یا حج اور عمرہ دونوں کو جمع کرے)

اس کو مسلم نے اسماعیل بن مسلم سے نقل کیا ہے۔ (مسلم۔ کتاب الحج، باب جواز التمتع۔ حدیث ۱۷۱ ص ۲/۹۰۰)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن حسن ہاشمی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی شبابہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے۔

اسی روایت کی دوسری سند یہ ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حمید بن ہلال عدوی نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر کو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہوئے سُنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی حدیث بیان نہ کروں جس کے ذریعہ تمہیں نفع پہنچائے۔

وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو ایک ہی سفر میں جمع فرمایا (یعنی حج تمتع کیا)۔ پھر منع بھی نہیں فرمایا اور قرآن کریم میں بھی اس کی حرمت کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔ اور یہ کہ پہلے فرشتے آکر سلام کیا کرتے تھے۔ پس جب میں نے داغ لگوایا تو فرشتوں نے مجھے سلام کرنا بند کر دیا، لیکن جب میں نے داغ لگوانا چھوڑ دیا تو فرشتوں نے دوبارہ سلام کرنا شروع کر دیا (حضرت عمران بن حصین کو بواسیر کی تکلیف تھی مگر آپ صبر کرتے تھے اس صبر کے بدلے میں فرشتے اللہ کی طرف سے آپ کو سلام کرتے تھے۔ لیکن جب آپ نے داغ لگوانا شروع کیا یعنی بواسیر کا آپریشن کروایا تو فرشتوں نے سلام کرنا بند کر دیا۔ تفصیل واضح ہے۔ (صحیح مسلم شریف کتاب الحج)

مصنف فرماتے ہیں کہ حضرت شبابہ کی روایت یہ ہے کہ فرشتے مجھے سلام کرتے تھے لیکن جب میں نے داغ لگوایا تو سلام کرنا بند ہو گیا لیکن جب داغ لگوانا بند کر دیا تو فرشتے دوبارہ سلام کرنے لگے۔

اسی روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں شعبہ سے روایت کیا ہے۔(مسلم۔کتاب الحج،باب جواز التمتع۔حدیث ۱۶۷ ص ۸۹۹/۲)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس بن یعقوب نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن محمد دوری نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن معروف نے،وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ضمرہ نے ابن شوذب سے،انہوں نے قتادہ سے،انہوں نے مطرف بن عبداللہ بن الشخیر سے نقل کیا ہے،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے داغ لگوانے کے بعد فرمایا کہ جب تک ابن حصین رضی اللہ عنہ نے داغ نہیں لگوایا تھا اور انہیں نماز کی طرف متوجہ کرتا تھا لیکن جب انہوں نے داغ لگوایا تو آنے والے نے آنا بند کر دیا۔جب داغ لگوانے کے آثار ختم ہو گئے تو پھر آنے والے فرشتے نے دوبارہ آنا شروع کر دیا۔

پھر حضرت عمران بن حصین نے لوگوں سے کہا،لوگو! سُن لو جو فرشتہ پہلے میرے پاس آتا تھا اب دوبارہ آنا شروع ہو گیا ہے اور حدیث ذکر کی۔اس کو روایت کیا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ عمران بن حصین نے یہ بھی فرمایا تھا،اے قتادہ! یاد رہے کہ فرشتے مجھے سلام کرتے تھے لیکن جب تک میں زندہ ہوں۔میری یہ بات پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مرجاؤں تو پھر اس حدیث کو بیان کر دینا۔(صحیح مسلم شریف کتاب الحج حوالہ بالا)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن علی المقری نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعیسیٰ ترمذی نے تاریخ میں،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سیّار نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حماد بن زید نے،انہوں نے غزالہ سے نقل کیا ہے،وہ فرماتی ہیں کہ ہمیں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم گھر میں جھاڑو وغیرہ دے کر گھر صاف ستھرا رکھا کریں۔اور ہم السلام علیکم کے الفاظ سُنتے تو تھے مگر ہمیں کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں یہ فرشتوں کا سلام کرنا تھا۔

جبکہ یوسف بن یعقوب قاضی سلیمان بن حرب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حماد بن مسلمہ سے،انہوں نے عمار بن ابی عمار سے نقل کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اُن کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں تو نبی کریم نے فرمایا کہ تم حضرت جبرائیل کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔تو انہوں نے عرض کیا میں ان کو دیکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔بس آپ مجھے ان کی زیارت کروادیں۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چلو بیٹھو،تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے تو جبرائیل علیہ السلام ایک لکڑی کے تختہ پر کعبۃ اللہ میں اُترے (جس لکڑی پر مشرکین طواف کرتے وقت اپنے کپڑے اُتار کر رکھتے تھے)۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ سے فرمایا اپنی نظر اُٹھا اور دیکھ۔بس انہوں نے نظر اُٹھائی تو انہوں نے صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قدم مبارک ہی دیکھے تھے جو کہ زبرجد کی طرح اور سبز و شاداب گھاس کی طرح تھے۔تو یہ دیکھتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

اسی طرح کی روایت مرسلہ حضرت عمار بن ابی عمار سے بھی منقول ہے۔

☆☆☆

باب ۲۵۳

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا فرشتوں اور سکینہ کو دیکھنے کے بیان میں۔ جب آپ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تھے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، انہیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن ابراہیم بن ملحان نے، وہ فرتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن خالد الحرانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی زہیر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابواسحاق نے حضرت براء سے نقل کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سورۃ الکہف کی تلاوت کررہا تھا اور اُس کے ایک جانب اصطبل میں گھوڑے دو مضبوط رسّوں میں بندھے ہوئے تھے تو اس کو بادلوں نے ڈھانپ لیا اور بادل اس کے قریب سے قریب تر ہوتے ہوتے چلے جارہے تھے اور گھوڑے رسّیاں تڑوا کر بھاگنے کی کوشش کررہے تھے اور بدک رہے تھے۔

جب صبح ہوئی تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آکر سارا واقعہ سُنایا تو نبی کریم نے فرمایا یہ سکینہ تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہورہی تھی۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یحییٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوخیثمہ نے یعنی زہیر بن معاویہ نے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے براء سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور اسی کو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں عمرو بن خالد کی سند سے بیان کیا ہے اور امام مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے ذکر کیا ہے۔

(بخاری۔ کتاب فضائل القران۔باب فضل الکھف حدیث ۵۰۱۱۔مسلم۔کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا اور باب نزول السکینۃ لقراءۃ القران)

اور مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، انہیں خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے ابی اسحاق سے نقل کیا ہے، انہوں نے براء کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ایک رات ایک شخص سورۃ الکہف کی تلاوت کررہا تھا کہ انہوں نے اچانک دیکھا کہ اس کی سواری بدک رہی ہے یا یوں فرمایا کہ اس کا گھوڑا بدک رہا ہے۔ پس جب اس نے دیکھا کہ ایک سائبان ہے یا بادل ہے، پس اس شخص نے اس بات کو ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ سکینہ تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہورہی تھی یا یوں فرمایا کہ جو قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اُترتی ہے۔

امام مسلم نے اس روایت کو اپنی صحیح مسلم میں محمد بن مثنیٰ سے، انہوں نے ابی داود سے نقل کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

(صحیح مسلم شریف کتاب صلوٰۃ المسافرین اور باب نزول السکینہ لقراۃ القرآن)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ابراہیم بن ملحان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن بکیر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی لیث نے، انہوں نے ابن الہاد سے، انہوں نے محمد بن ابراہیم بن الحارث سے، انہوں نے حضرت اُسید بن حضیر سے روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک مرتبہ

وہ رات کو سورۃ البقرہ کی تلاوت فرما رہے تھے جبکہ آپ کا گھوڑا بھی بندھا ہوا تھا اس گھوڑے نے گھومنا شروع کر دیا۔ جب وہ تلاوت سے خاموشی اختیار کرتے تو گھوڑا بھی رُک جاتا۔ جب وہ تلاوت شروع کرتے تو گھوڑا پھر گھومنا شروع کر دیتا، جب وہ خاموش ہوتے تو گھوڑا بھی رک جاتا۔ جبکہ ان کا بیٹا بھی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہیں یہ اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں یہ گھوڑا اس بچے ہی کو روند نہ ڈالے۔ جب وہ اس پر متنبہ ہوئے تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو انہوں نے آسمان پر کچھ دیکھا۔

جب صبح ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں گذشتہ رات تلاوت کر رہا تھا جبکہ میرا گھوڑا بندھا ہوا تھا مگر اُس نے گھومنا شروع کر دیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ابن حضیر سے فرمایا چلو تم تلاوت کرو۔ یہ بات نبی علیہ السلام نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (ابن حضیر فرماتے ہیں) میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا میرا گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ میں خاموش ہوتا تو وہ بھی رُک جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن حضیر تلاوت کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خوف ہے کہ یہ گھوڑا کہیں میرے بیٹے یحیٰی کو روند نہ ڈالے جو کہ قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ پس میں اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا۔

پس جب میں نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی تو میں نے دیکھا ایک سائبان سا تھا جس میں بہت سے چراغ جل رہے تھے جو کہ آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا، یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پتہ ہے کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو تیری آواز (تلاوت) سُننے آئے تھے۔ اگر تو پڑھتا رہتا یعنی خاموش نہ ہوتا تو دوسرے لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عبداللہ خباب نے بھی ہمیں بیان کی ہے، انہوں نے ابوسعید خدری سے، انہوں نے اُسید بن حضیر سے روایت کیا ہے۔

اس امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ انہیں لیث نے یہ حدیث بیان کی ہے۔ جبکہ امام مسلم نے ابراہیم بن سعد سے حدیث نقل کی ہے۔ انہوں نے یزید بن الہاد سے، انہوں نے عبداللہ بن خباب سے نقل کیا ہے۔

(بخاری ۔ کتاب الفضائل القران اور باب نزول السکینة عند قراءة القران ۔ مسلم کتاب صلوٰة المسافرین اور باب نزول السکینه لقراءة القران ۔ حدیث ۲۴۲ ص ۲۴۸)

اور روایت کیا گیا ہے اس حدیث کو امام زہری سے بھی، انہوں نے ابن کعب بن مالک سے، انہوں نے اُسید سے روایت کیا ہے اور روایت کیا گیا ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے بھی، انہوں نے اُسید سے روایت کیا ہے۔

باب ۲۵۴

ایک صحابی رسول ﷺ کا قرآن کی تلاوت کا سُننا

مگر سُنانے والے کا نظر نہ آنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابومنصور النصروی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن نجدہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سعید بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالاحوص نے ابی الحسن التیمی سے نقل کرتے ہوئے۔

وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک شخص کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میں ایک مرتبہ ایک اندھیری رات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ ایک شخص کو قُلْ یَا اَیُّھَا الْکافِرُوْنَ پڑھتے ہوئے سُنا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص شرک سے بَری ہے۔

پھر ہم آگے چلے تو پھر میں نے ایک شخص کو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سُنا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے لئے فرمایا کہ اس کی مغفرت کردی گئی ہے۔ پس میں نے اپنی سواری کو روک کر دائیں بائیں دیکھا تا کہ معلوم ہوسکے کہ یہ پڑھنے والا کون شخص ہے۔ مگر مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔

باب ۲۵۵

حضرت عوف بن مالک وغیرہ رضی اللہ عنہم کا اُس فرشتہ کی آواز سُننا جو شفاعت کا پیغام لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تھا

مصنفؒ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یونس بن حبیب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہمّام نے حضرت قتادہ سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے ابوالملیح سے، انہوں نے حضرت عوف بن مالک الاشجعی سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم کے ﷺ ساتھ سفر میں تھے کہ ایک جگہ پر ہم نے رات گزارنے کے لئے پڑاؤ کیا۔ ہم میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی سواریوں کو بٹھایا اور سوگئے۔ پھر میں رات کے حصے میں بیدار ہوا، کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم کی سواری کسی کے سامنے موجود نہیں ہے۔ میں فوراً اُٹھا اور چلا، آگے چل کر میں نے حضرت معاذ بن جبل اور عبداللہ بن قیس کو کھڑے ہوئے دیکھا، میں نے ان دونوں سے عرض کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اسی دوران میں تیز چکّی کے چلنے کی طرح ایک آواز سُنی اور ہمارے پاس حضور ﷺ پہنچ گئے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس میرے ربّ کی طرف سے ایک آنے والا (یعنی فرشتہ) آیا تھا پس اس نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا:

(۱) میں اپنی اُمت میں سے آدھی اُمت کے جنت میں داخل ہونے پر راضی ہوجاؤں۔ یا

(۲) قیامت والے دن شفاعت عطا ہو۔ پس میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا۔

پس ہم نے عرض کیا کہ آپ کو اللہ کی اور اپنے ساتھ رہنے کی قسم دیتے ہیں کہ ہمیں ضرور شفاعت والوں میں شامل کریں گے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میری شفاعت کرنے والوں میں ضرور شامل ہوگے۔

اور ایک شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ! مجھے بھی شفاعت میں شامل فرمالیجئے گا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اُسے فرمایا کہ تم بھی اہل شفاعت میں سے ہوگے۔ جب بہت سارے صحابہ جمع ہوگئے سب نے شفاعت کا سوال شروع کردیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری اُمت میں سے ہر اُس شخص کے لئے ہوگی جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(مسند امام احمد ۴/۴۰۴، ۴۱۵۔ ۵/۲۳۲۔ ۶/۲۳، ۲۸)

☆☆☆

باب ۲۵۶

یہ باب ہے
کلام اللہ شریف کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنے کے بیان میں
اور جھاڑ پھونک کی وجہ سے شفاء کے آثار کا ظاہر ہونا
بلکہ شفاء کا حاصل ہونے کے بیان میں

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ اور ابوبکر محمد بن ابراہیم الفارسی نے، وہ دونوں فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی الذہلی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی یحییٰ بن یحییٰ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ہشیم نے، انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے ابی المتوکل سے، انہوں نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چند اصحاب رضی اللہ عنہم سفر میں تھے پس ان کا عرب قبائل میں سے کسی قبیلہ پر گزر ہوا۔ پس انہوں نے قبیلہ والوں سے مہمان نوازی کی درخواست کی تو قبیلہ والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کردیا۔ (صحابہ نے الگ پڑاؤ ڈال لیا)

پس اچانک رات کو ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ کیونکہ ہمارے قبیلہ کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا ہے۔ پس قافلہ والوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہاں! اور وہ شخص اس صحابی کو لے کر بستی میں آیا۔ اُس صحابی نے اس ڈسے ہوئے سردار پر سورۃ الفاتحہ کا دم کیا تو وہ سردار تندرست ہوگیا تو انہوں نے صحابی کو معاوضہ کے طور پر بکریوں کا ایک ریوڑ دینا چاہا تو صحابی نے لینے سے انکار کیا اور فرمایا کہ جب تک میں نبی کریم ﷺ سے نہ پوچھ لوں اس وقت تک نہیں لوں گا، یہاں تک کہ جب نبی علیہ السلام کے پاس پہنچے تو نبی علیہ السلام سے ذکر کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی چیز سے دَم نہیں کیا، تو نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہیں کیا علم یہ تو واقعی جھاڑ پھونک کے لئے ہے۔ پھر فرمایا اُن سے بکریوں کو ریوڑ لے لو اور اس میں سے میرا حصہ بھی رکھنا۔

اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔ اور بخاری و مسلم دونوں نے اس روایت کو شعبہ سے، انہوں نے ابی بشر سے بھی روایت کیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب الطب۔ فتح الباری ۱۰/ ۱۹۸۔ مسلم۔ کتاب السلام)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی بشر بن موسیٰ الاسدی سے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابونعیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی زکریا بن ابی زائدہ نے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے خارجہ بن الصلت التیمی سے، انہوں نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ ہمارا قافلہ ایک قوم پر سے گزرا۔ اس قوم میں ایک مجنون آدمی تھا جس کو قوم والوں نے زنجیروں سے باندھا ہوا تھا۔ تو اس قوم کے لوگوں نے ہم سے کہا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی دوا ہے جس سے ہمارا یہ مریض تندرست ہوجائے؟ اللہ تمہیں خیر وعافیت نصیب فرمائے گا۔

وہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے اس مجنون پر تین دن تک لگاتار صبح شام دو مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی، جس کی وجہ سے وہ تندرست و توانا ہوگیا۔ انہوں نے سو بکریاں ہمیں دیں۔ پس جب نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو سارا واقعہ ذکر کیا تو نبی کریم نے فرمایا، تم اس میں سے کھا سکتے ہو کیونکہ یہ جھاڑ پھونک حق طریقہ سے ہوئی ہے۔ اگر جھاڑ پھونک باطل طریقہ سے ہو تو اس کو کھانا باطل و حرام ہے۔

(ابوداود۔ کتاب البیوع۔ اجارۃ، باب کسب الاطباء۔ حدیث ۳۴۲۰ ص ۳/ ۲۶۶۔ ۱۳/۴۔ مسند احمد ۲۱۱/۵)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد المقری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلمہ بن حیّان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبیداللہ نے ابی بکر بن محمد سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے عمرو سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک غلام ہوا کرتا تھا جو آپ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ اُس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ آپ اُس کی خدمت سے خوش تھے۔ وہ کافی عرصہ نبی علیہ السلام کے پاس رہا تھا، یہاں تک کہ اس نے نبی علیہ السلام پر جادو کر دیا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ نبی کریم بتدریج ڈھلتے اور کمزور ہوتے چلے گئے، لیکن مرض کی تشخیص نہیں ہو پا رہی تھی۔

اسی اثناء میں ایک رات نبی علیہ السلام آرام فرما تھے کہ دو فرشتے آپ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔ اُن میں ایک آپ کے سرھانے بیٹھ گیا جبکہ دوسرا پائنتی کی طرف بیٹھ گیا۔ جو سرہانے بیٹھا تھا اُس نے پائینتی والے فرشتے سے پوچھا کہ اس کو کیا تکلیف ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے جادو کیا ہے۔ پھر سرہانے والے فرشتہ نے پوچھا کہ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ تو پائینتی والے فرشتے نے کہا کہ ایک کنگھی پر جادو کا عمل کیا گیا ہے۔ پھر اس کنگھی کو مذکر کھجور کے پوٹے میں رکھ کر ذروان کنوئیں کے اندر ایک پتھر کے نیچے رکھا گیا ہے اور کھجور کا درخت بھی وہیں نیچے ہے۔

آپ علیہ السلام فوراً بیدار ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور فرمایا، اے عائشہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے مجھے میری تکلیف پر مطلع فرمایا ہے۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ چند اصحاب کو اپنے ساتھ لے کر کنوئیں کی طرف چلے۔ کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگ کی طرح زرد ہو رہا تھا جبکہ اس کھجور کے درخت کی شاخیں خشک اور ٹیڑھی اور سانپ کی طرح پھن نکالے ہوئے تھیں۔

راوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص کنوئیں میں نیچے اُترا اور کھجور کے پوٹے کو پتھر کے نیچے سے لے کر آ گیا۔ جب کھجور کے پوٹے کو کھولا تو اس میں رسول اللہ ﷺ کی کنگھی تھی جس میں رسول اللہ کے بال مبارک بندھے ہوئے تھے اور اس میں موم سے بنی ہوئی رسول اللہ ﷺ کی شبیہہ مجسمہ تھی جس میں سوئی گاڑھی ہوئی تھی۔ اور جس میں کمان کی تانت تھی جس میں گیارہ گانٹھیں لگی ہوئی تھیں۔

اُسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃ المعوذتین لے کر نازل ہوئے اور فرمایا، اے محمد! قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر ایک گانٹھ کھولو پھر من شرّ ما خلق پڑھ کر دوسری گانٹھ کھولو اسی طرح ہر ایک آیت پڑھتے جایئے اور ایک گانٹھ کھولتے جایئے۔ اسی طرح قل اعوذ برب الناس کی بھی ایک ایک آیت پڑھ کر گانٹھ کھولتے جائیں۔ نبی کریم نے اسی طرح فرمایا، حتیٰ کہ ساری گانٹھیں کھل گئیں۔

اس کے بعد ایک ایک سوئی بھی نکالتے گئے ہر سوئی کے نکالتے وقت رسول اللہ تکلیف محسوس فرماتے تھے، حتیٰ کہ ساری سوئیاں نکل گئیں اور رسول اللہ ﷺ راحت محسوس فرمانے لگے۔

(بخاری کتاب۔ بدءالخلق۔ حدیث ۳۲۶۸۔ فتح الباری ۶/ ۳۳۴۔ ۱۰/ ۲۲۱۔ مسلم۔ کتاب السلام۔ حدیث ۴۳ص ۱۷۱۹۔ ابن ماجہ۔ کتاب الطب۔ مسند احمد ۶/ ۵۷، ۶۳، ۹۶)

نبی علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہودی آپ کو نعوذ باللہ قتل کرنا چاہتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ جل جلالہ نے میری حفاظت فرمائی اور مجھے عافیت نصیب فرمائی اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا سخت عذاب ہوگا۔

راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کو نکلوادیا۔

مصنف فرماتے ہیں ہم نے اس روایت کو کلبی سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابن عباس ﷺ سے اسی معنی میں روایت کیا ہے۔ اور ایک صحیح حدیث میں ہم نے روایت کیا ہے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ابواب الدعوات میں نقل کیا ہے مگر اس روایت میں معوذتین کا ذکر نہیں ہے۔

☆☆☆

باب ۲۵۷

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی دعا سکھانے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کا شیاطین کے حملہ سے بچ جانا۔ پھر یہ دعا حضرت خالد بن ولید کو سکھانا اور جہاں شیاطین ہوتے وہاں سے شیاطین کا اُس دعا کی وجہ سے بھاگ جانا۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما کا اس دعا کی وجہ سے محفوظ رہنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن بن قطان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن سلیمان الضبعی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالتیاح نے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عبدالرحمٰن بن خنبش سے کہا کہ آپ ہمیں وہ حدیث سنایئے کہ نبی کریم ﷺ نے کیا کہا تھا جب آپ ﷺ پر شیاطین نے حملہ کیا تھا؟

تو حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ شیاطین نبی کریم ﷺ پر حملہ کرنے کے لئے اپنے لشکر کی صورت میں پہاڑوں سے اور ہر وادی سے اُتر رہے تھے۔ اُن کے ساتھ شیطان ابلیس بھی تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ تھا۔ اور اُس شعلہ کے ذریعہ سے وہ ملعون رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کو دیکھا تو طبعی طور پر گھبرا گئے۔ اتنے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے محمد! کہہ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ یہ کلمات کہیں :

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامات ، اللاتی لا یجاوز ھن برّولا فاجر من شر ماخلق وذرأ وبرأ ، ومن شر ما ینزل من السمآء ومن شر مایعرج فیھا ومن شر مَا یلج فی الارض ومن شر ما یخرج منھا ومن فتن اللیل والنھار وشر الطوارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمٰن ۔

آپ فرمادیجئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، ان کلمات کے ذریعہ سے جو جامع اور مکمل ہیں کہ جن سے کوئی نیک یا فاجر آدمی آگے بڑھ نہیں سکتا۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اُس چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی اور بڑھی۔ اور اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات اور دن کے شر سے۔ اور رات کو چمکنے والے، آنے والے کے شر سے الّا یہ کہ کوئی خیر لے کر آئے۔ اے رحم کرنے والے۔

نبی کریم ﷺ کا یہ کہنا تھا کہ شیطان کی آگ بُجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے شیاطین کے لشکر کو شکست دی۔ (مسند امام احمد۔ جلد ۳۔ صفحہ ۴۱۹)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن ابی العباس الزوزنی نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن خنب نے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر یحییٰ بن ابی طالب نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالوہاب نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ھشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے ابی العالیہ الریاحی سے نقل کیا ہے کہ حضرت خالد بن ولید ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ جنات میں سے بعض جنات تنگ کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہا کرو۔ جن کا تذکرہ ابھی گزرا ہے۔

حضرت خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھ سے دور بھگا دیا۔

باب ۲۵۸

حالتِ نماز میں نبی کریم ﷺ پر بعض شیاطین کا حملہ کرنا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کو پکڑنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابی طاہر العنبری نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن سلمہ نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن بشار العبدی نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے محمد بن زیاد سے نقل کرتے ہوئے ، انہوں نے ابی ہریرہ ﷛ سے نقل کیا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شیاطین میں سے ایک سخت خبیث شیطان نے گذشتہ رات مجھے نماز میں حملہ کر دیا تاکہ میری نماز توڑ ڈالے۔

پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کو پکڑنے کی طاقت عطا فرمائی اور میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے چاہا کہ اس کو مسجد کے ستون میں سے ایک ستون میں باندھ دوں تاکہ تم سب اس کو دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی : کہ

ربّ ھب لی ملکا لا ینبغی لا حد من بعدی ۔ (ص ۳۵)

اے رب ! مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو بھی ایسی حکومت نہ مل سکے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھر میں نے اس کو رُسوا کر کے چھوڑ دیا۔

اس روایت کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں محمد بن بشار سے نقل کیا ہے البتہ اُس روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کو گردن سے سختی سے دبوچ لیا۔ (بخاری۔ احادیث الانبیاء۔ حدیث ۳۴۲۳۔ فتح الباری ۶/۴۵۷)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل نے یعنی ابن مہران نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلمہ المرادی نے ، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن وہب نے معاویہ بن صالح سے وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ربیعہ بن یزید نے ، انہوں نے ابی ادریس الخولانی سے ، انہوں نے حضرت ابوالدرداء سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم نماز پڑھ رہے تھے پس اچانک ہم نے نبی کریم کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اعوذ باللہ منک کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ پھر تین مرتبہ یہ فرمایا میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں۔ اور نبی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ ایسے آگے بڑھائے جیسے کسی کو پکڑنا چاہتے ہوں۔

جب نبی کریم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے نماز میں ایک ایسی چیز سنی جو پہلے نہیں سنی اور ہم نے آپ کو اپنے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے دیکھا۔ تو نبی کریم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ میرے چہرے پر ڈال دے۔ پس میں بلا کسی تاخیر کے تین مرتبہ اعوذ باللّٰہ منك اور تین مرتبہ العنك بلعنة اللّٰہ التامه کہا پھر میں نے چاہا کہ اس کو پکڑوں۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو اس کو پکڑ کر باندھ لیتا اور صبح کو مدینہ کے بچے اس کے ساتھ کھیل تماشہ کرتے۔

اسی روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں محمد بن سلمہ المرادی سے نقل کیا ہے۔ (مسلم۔ کتاب المساجد۔ حدیث ۴۰ ص ۱/۳۸۵)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو منصور ظفر بن محمد العلوی نے لکھوا کر، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر بن دحیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حازم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوغسان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسرائیل نے سماک نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نماز میں بار بار آگے کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شیطان نماز میں میرے اوپر آگ پھینکنا چاہتا تھا تاکہ میری نماز خراب کردے۔ پس میں اس کو پکڑ رہا تھا، اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو پھر وہ مجھ سے بھاگ نہیں سکتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیتا اور مدینہ کے بچے اس کو دیکھتے۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو منصور ظفر بن محمد العلوی نے لکھواتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حازم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبیداللہ بن موسیٰ نے، وہ فرماتے ہیں انہوں نے ابی عبیدہ سے نقل کیا، انہوں نے عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا، ایک مرتبہ شیطان کا مجھ پر گزر ہوا۔ پس میں نے اس کو بڑھ کر پکڑ لیا اور اس کی گردن دبوچ لی۔ یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر بھی محسوس کیا اور نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے مجھے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ اگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو میں اس کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیتا۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے بچے بھی اس کو دیکھتے۔ (مسند احمد ۵/۱۰۴۔۱۰۵)

باب ۴۵۹

ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کے خلاف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمایا ہے اس لئے وہ شیطان نبی کریم ﷺ کو سوائے خیر کے کوئی حکم نہیں دیتا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسود بن عامر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن احمد بن حنبل نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن

مہدی نے سفیان سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے منصور سے، انہوں نے سالم (جو کہ ابن ابی جعد ہیں) سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان جن ہمیشہ رہتا ہے اسی طرح ایک فرشتہ بھی ساتھ رہتا ہے۔

صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے اُس شیطان جن پر غلبہ عطا فرمایا ہے یعنی مجھے اُس کے شر وفتن سے محفوظ کردیا گیا ہے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا کہ مگر میرا شیطان مسلمان ہوگیا ہے وہ مجھے سوائے نیکی کے اور کوئی حکم نہیں دیتا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوصادق محمد بن ابی الفوارس العطار نے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن سلیمان اصفہانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔ (پس یہ سند عالی ہے)

اس روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں محمد بن مثنیٰ اور محمد بشار سے نقل کیا ہے، انہوں نے عبدالرحمٰن سے۔ (مسلم۔ کتاب المنافقین ص ۲۱۸۶)

اور انہوں نے بھی واللہ اعلم ساتھی سے مراد جن اور شیطان مراد لیا ہے۔ مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ ابی بکر نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں! بے شک میرے ساتھ بھی ایک شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر غالب کردیا ہے، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے (یا یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا ہے اُس کے اسلام کی بنا پر)۔

نوٹ : آگے مصنف فرماتے ہیں اس بات کے دو مطلب ہوسکتے ہیں، (۱) یا اس بات سے مراد اس کا مسلمان ہونا ہے۔
(۲) یا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے محفوظ اور سلامت رکھا ہوا ہے۔

اس پہلی بات کی طرف محمد بن اسحاق بن خزیم کا رجحان معلوم ہوتا ہے جبکہ حضرت سلیمان الخطابی کا فرمانا یہ ہے کہ اکثر راویوں نے یہاں پہلی بات ہی مراد لی ہے سوائے سفیان بن عیینہ کے، وہ فرماتے ہیں یہاں دوسری بات یعنی سلامتی مراد ہے کیونکہ شیطان کبھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن محمد الدوری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن معروف نے۔

دوسری سند میں مصنف فرماتے ہیں مجھے خبر دی ابوالولید نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن سعید الأیلی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن وہب نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابوصخر نے ابن قسیط سے نقل کرتے ہوئے کہ انہیں بیان کیا عروہ نے عروہ کو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ رات کو اُن کے پاس سے باہر نکل گئے تو مجھے غیرت آئی کہ میرے ہوتے ہوئے آپ کہاں جارہے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ علیہ السلام نے میری کیفیت کو بھانپ لیا اور فرمایا، اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا کہ تم مجھ پر غیرت کرتی ہو؟ تو میں نے عرض کیا کہ کیا میں آپ جیسی شخصیت پر غیرت نہیں کرسکتی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

اللہ تجھے محفوظ فرمائے تیرے شیطان کے مکروفریب سے، تو میں نے عرض کیا کہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں، بلکہ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں، مگر میرے ربّ نے مجھے اُس پر غلبہ عطا فرمایا ہے لہٰذا وہ مسلمان ہو گیا ہے۔

اس روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ہارون بن سعید الأیلی سے نقل کیا ہے۔

مسلم فی کتاب صفات المنافقین ۔ باب تحریش الشیطان ۔ حدیث ۷۰ ص ۲۱۶۸/۴)

باب ۲۶۰

''اذان'' شیطان اور جنّات سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوزکریا العنبری اور علی بن عیسیٰ الحیری نے دوسرے لوگوں کے درمیان، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید العبدی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کی اُمیہ بن بسطام نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یزید بن زریع نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی رَوح بن قاسم نے سہل بن ابی صالح سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے بنی حارثہ کی طرف بھیجا اور میرے ساتھ ہمارا غلام یا ہمارا کوئی ساتھی تھا۔

پس اُس ساتھی کو کسی نے دیوار کی اوٹ سے پکارا اُس کا نام لے کر ہمارے ساتھی نے جب وہاں دیوار کی طرف دیکھا تو اسے کوئی چیز بھی نظر نہ آئی۔ بعد میں میں نے یہ بات اپنے والد کو بتلائی تو والد صاحب نے فرمایا کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہوتی کہ تمہارا سامنا اُس سے ہوگا تو میں تمہیں بھیجتا ہی نہیں۔ بہرحال جب تم نے اس کی آواز سُنی تو اسی وقت اذان ہوگئی اور اذان کی وجہ سے وہ واپس بھاگ گیا۔

بے شک میں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ کو نبی کریم سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سُنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ دے کر گرز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔

اس روایت کو امام مسلم نے اُمیہ بن بسطام سے نقل فرمایا ہے۔

(مسلم ۔ کتاب الصلوٰۃ ۔ باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ ۔ حدیث ۱۸ ص ۲۸۱/۱)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبید بن شریک نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالعزیز نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قاسم بن غصن نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابواسحاق نے یُسیر بن عمرو سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا جب جنّات تمہیں پریشان کریں تو تم اذان دینا شروع کردو تو جنّات تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد المقری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب قاضی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عامر بن صالح نے یونس سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے ان کو سعد بن ابی وقاص کی طرف بھیجا جب وہ درمیان میں راستہ میں پہنچے تو جنّات کی ایک جماعت سے ان کا سامنا ہو گیا۔ جب وہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس پہنچے تو اُن کو سارا واقعہ سُنایا تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں یہ نہیں بتلایا تھا کہ جب کبھی ہمیں جنّات تنگ کرتے ہیں تو ہم اذان دینا شروع کر دیتے ہیں۔

جب یہ شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو اُسی طرح ایک بادل بھی اُسی جگہ پہنچ گیا جو بادل اس شخص کے ساتھ چل رہا تھا۔ تو اس شخص کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی بات یاد آ گئی تو فوراً اس نے اذان دینا شروع کی جیسے ہی اس نے اذان دی تو وہ بادل چلا گیا۔ جب اذان سے سکوت اختیار کیا تو پھر بادل آ گیا۔ آپ نے دوبارہ اذان دینا شروع کر دی تو وہ بادل پھر واپس چلا گیا۔

باب ۲۶۱

اللہ تعالیٰ کے کلمات تعوذ پڑھنے سے
انسان کا کسی موذی چیز کے ڈسنے سے محفوظ ہو جانا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن علی الصغانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن ابراہیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالرزاق نے معمر سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اسلم کے ایک شخص سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔

جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر یہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتا :

اعوذ بکلمات التامة من شر ما خلق

تو بچھو سے کوئی نقصان نہ ہوتا۔ (مسلم ۲۰۸۱۔ کتاب الزکر والدعا)

راوی فرماتے ہیں میرے اہل میں سے ایک عورت نے یہ کلمات پڑھے پھر اس کو سانپ نے ڈس لیا لیکن اس کو کوئی بھی تکلیف نہ ہوئی۔

باب ۲۶۲

اللہ تعالیٰ کا نام لے کر
زہر پینے سے بھی زہر کے نقصان سے بچنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن ابی بکر فقیہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی جعفر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابویعلیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سریج بن یونس نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن زکریا نے یونس بن ابی اسحاق سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے ابی السفر سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید نے بنی مرازبہ قبیلہ کے ایک شخص حیرہ کے پاس پڑاؤ کیا بنی مرازبہ نے حضرت خالد بن ولید سے کہا کہ آپ زہر سے بچنا، کہیں یہ عجمی لوگ آپ کو زہر نہ پلا دیں۔ تو حضرت خالد بن ولید نے فرمایا زہر لے کر آؤ۔ جب لایا گیا تو حضرت خالد بن ولید نے بغیر سوچے اور بغیر تاخیر کئے بسم اللہ پڑھ کر زہر پی لیا مگر آپ کو کچھ بھی نہ ہوا۔

☆☆☆

باب ۲۶۳

شیطان کا صدقہ کے مال میں سے چوری کرنا
اور پھر آیۃ الکرسی پڑھ کر شیطان سے محفوظ ہو جانا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بزاز نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن حسن حربی نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی تمتام نے جو کہ محمد بن غالب ہے وہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عوف بن سیرین سے نقل کرتے ہوئے انہوں نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں وصول ہونے والے اموال صدقات کی حفاظت پر مامور فرمایا۔

رات کو ایک شخص آیا اور وہ غلّہ (گندم) میں سے چوری کرنے لگا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا۔ تو اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیں، میں ضرورت مند اور محتاج ہوں اور بچوں والا ہوں، بچے بھوک میں مبتلا ہوں اسی لئے یہ غلہ اُٹھا رہا تھا۔ ابوہریرہ ﷺ فرمانے لگے کہ مجھے اس پر رحم آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے رات والے قیدی کا کیا بنا؟ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے نبی! اس نے اپنے گھر والوں کی شدید مجبوریوں کو اور اپنی محتاجگی اور پریشانی کو بیان کیا تو مجھ کو اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اُس نے جھوٹ بولا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔

پس جب دوسری رات ہوئی تو وہ دوبارہ آیا اور غلّہ چوری کرنا شروع کیا تو حضرت ابوہریرہ ﷺ نے اس کو دوبارہ پکڑ لیا اور کہا میں تجھے حضور ﷺ کے سامنے لے کر جاؤں گا۔ میں نے تو یہ سمجھا کہ تو اب نہیں آئے گا مگر تو اب دوبارہ آیا ہے۔ اُس نے دوبارہ اپنی محتاجگی، غربت اور بچوں کے بھوکے ہونے کا بیان کیا تو حضرت ابوہریرہ ﷺ کو پھر اس پر رحم آ گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ نے ابوہریرہ ﷺ سے پوچھا کہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے؟ تو ابوہریرہ ﷺ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اُس نے اپنی محتاجگی اور عیال کی فاقہ کشی کو بیان کیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے رہا کر دیا۔ تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے وہ دوبارہ آئے گا۔

اب تیسری رات وہ دوبارہ آیا حضرت ابوہریرہ ﷺ نے اس کو پھر پکڑا اور فرمایا اب تو میں تجھے ضرور بالضرور حضور علیہ السلام کے پاس لے کر جاؤں گا تو نے یہ تیسری مرتبہ مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھلاتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع پہنچائیں گے۔

"جب تو بستر پر لیٹے تو ایک مرتبہ مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لینا تو صبح تک ایک محافظ فرشتہ شیطان سے تمہاری حفاظت کرتا رہے گا"۔

راوی فرماتے ہیں حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو نیکی کے حریص رہتے تھے۔ لہٰذا جب ابوہریرہ ﷺ کو یہ مفید بات ملی تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

جب صبح ہوئی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھ لیا کہ تمہارے قیدی کا کیا حال ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ! اس نے مجھے ایک ایسی چیز سکھلائی ہے جس کے بارے میں اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے فائدہ دیں گے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا وہ کونسی چیز ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس نے مجھے حکم دیا کہ جب تم سونے کے لئے بستر پر جاؤ تو ایک مرتبہ مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لینا تو ایک فرشتہ صبح تک شیطان سے تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ ! وہ آدمی تو جھوٹا تھا مگر تمہیں سچی بات بتلا گیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ تم تین دن تک کس سے مخاطب ہوتے رہے؟ تو میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

اس روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں عثمان بن الہیثم کی سند سے بیان کیا ہے۔ (بخاری کتاب الوکالۃ۔ حدیث ۲۳۱۱۔ فتح الباری ۴/۴۸۷)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف السُوسی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عباس بن الولید بن مزید نے، وہ فرماتے ہیں مجھے خبر دی میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں مجھے خبر دی الاوزاعی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن ابی کثیر نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ابن ابی بن کعب نے کہ ان کے والد ابی بن کعب کا کھجوروں کا ایک ڈھیر تھا میرے والد جب بھی ڈھیر کا جائزہ لیتے تو اس کو کم ہی پاتے۔

پس ایک رات انہوں نے خود چوکیداری کی، انہوں نے دیکھا ایک ہیولا ہے جو کہ ایک نوجوان لڑکے کا لگ رہا تھا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔ ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اُسے کہا تم کون ہو؟ جن یا انسان؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں جن ہوں۔ تو میں نے اسے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے تو اس نے اپنا ہاتھ مجھے دیا تو میں نے دیکھا کہ ہاتھ کتے کا تھا اور بال بھی کتے کے تھے تو ابی بن کعب نے پوچھا کہ کیا جن ایسے ہوتے ہیں تو اس جن نے کہا کہ تم نے جن کو جان لیا مگر یہ بات یاد رکھنا کہ جنوں میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی اور جن نہیں ہے۔

ابی بن کعب نے اس سے پوچھا کہ تجھے غلّہ چوری پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ جن نے جواب دیا کہ مجھے یہ پتہ چلا تھا کہ آپ صدقہ کرنے کو بہت محبوب رکھتے ہیں پس میں نے چاہا کہ میں صدقہ کا اپنا حصہ خود ہی لے لوں۔ تو ابی ابن کعب نے جن سے کہا کہ کوئی ایسی ترکیب نہیں کہ ہم تم سے محفوظ رہ سکیں؟ جن نے کہا آپ مکمل آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔ پھر ابی بن کعب نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس خبیث جن نے سچ بات کہی ہے۔ (اسی طرح اوزاعی نے یحییٰ سے نقل کیا ہے)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ہانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن اسحاق بن یوسف نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہارون بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو داؤد الطیالسی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہوئے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی حضرمی بن لاحق نے محمد بن عمرو بن اُبی بن کعب سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے اپنے دادا ابی ابن کعب سے نقل کیا ہے کہ ان کا ایک کھجور کا ڈھیر تھا آگے پھر وہی حدیث بیان کی جو کہ پیچھے مذکور ہوئی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں ابو عبداللہ حافظ نے، ہمیں خبر دی ابو العباس قاسم بن قاسم السیاری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن ہلال البوسنجی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن حسن بن شقیق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالمؤمن بن خالد حنفی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن بریدہ الاسلمی نے ابی الاسود دؤلی سے نقل کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ عرض کیا کہ آپ وہ واقعہ بیان کیجئے جب آپ نے شیطان کو پکڑا تھا۔

انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے لئے آئے ہوئے صدقہ کے مال کی نگرانی پر مامور فرمایا پس میں نے اُس مال کو جو کہ کھجوروں کی صورت میں تھا ایک کمرہ میں رکھ دیا مگر وہ کھجوریں مسلسل کم ہو رہی تھیں ۔ مجھے تشویش ہوئی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ شیطان تمہاری کھجوریں اُٹھاتا ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اُس کے بعد میں کمرہ میں گیا اور دروازہ بند کر لیا تھوڑی دیر بعد دروازے پر اندھیرا چھا گیا اور وہ شیطان کی آمد کی علامت تھی۔ پھر اس شیطان نے ہاتھی کی صورت اختیار کی، کبھی کسی اور صورت میں آتا حتیٰ کہ وہ دروازے کے سوراخوں سے اندر آ گیا اور آ کر کھجوریں کھانے لگا۔ میں نے اپنی تہبند کو مضبوط کیا اور اس کے اُوپر چھلانگ لگا کر اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ تم اللہ کے دشمن شیطان ہو؟

وہ کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں زیادہ کنبہ والا غریب فقیر آدمی ہوں اور ہم دو خاندان اس بستی میں رہتے تھے۔ تمہارے نبی کے آنے کے بعد ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ مہربانی کر و اب مجھے چھوڑ دو، آئندہ نہیں آؤں گا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اور ادھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی۔

جب نبی علیہ السلام صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص نے مجھے پکارا کہ معاذ بن جبل کہاں ہے؟ تو میں فوراً کھڑا ہو گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اے معاذ! تمہارے قیدی کا کیا حال ہے؟ تو میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوبارہ آئے گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہنے لگے دوسری رات میں نے پھر کمرہ کا دروازہ بند کیا تو وہ شیطان پھر دروازے کے سوراخ میں داخل ہو گیا اور کھجوریں کھانے لگا۔ میں نے پھر وہی کام کیا جو گذشتہ رات کیا تھا۔ وہ شیطان پھر کہنے لگا مجھے چھوڑ دو میں غریب ہوں، میں نے اس سے کہا اے اللہ کے دشمن! کیا تو نے کل نہیں کہا تھا کہ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ تو وہ کہنے لگا پس آئندہ نہیں آؤں گا اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص رات کو سورۃ البقرہ کی آخری آیتیں پڑھتا ہے تو مجھ سمیت کوئی شخص وہاں نہیں آ سکتا۔ (مجمع الزوائد ۴/۳۸۷)

اس روایت کی تائید زید بن الحباب عبد المؤمن بن خالد الحنفی المروزی نے بھی کی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حامد السلمی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمرو بن مرزوق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی مالک بن مغول نے عبداللہ بن بریدہ سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں میرا کچھ غلّہ رکھا ہوا تھا مجھے اس میں بتدریج کمی محسوس ہونے لگی۔

ایک رات میں متنبہ ہو کر بیٹھا تو اچانک ایک جنی غلّہ پر ٹوٹ پڑی۔ میں نے فوراً اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ آج تو مجھ سے بھاگ نہیں سکتی، یہاں تک کہ میں تجھے حضور ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ تو وہ کہنے لگی کہ میرے بچے زیادہ ہیں اور وہ بھوکے ہیں مجھے چھوڑ دو میں دوبارہ نہیں آؤں گی۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو میں نے سارا واقعہ سُنایا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ جنی جھوٹی ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ مجھے پھر غلّہ میں کمی محسوس ہونے لگی میں پھر غلّہ پر نگاہ لگا کر بیٹھ گیا اور پھر دوبارہ اُسی جنی کو پکڑ لیا وہ جنی پھر وہی باتیں کرنے لگی اور اس نے قسم اُٹھائی کہ آئندہ نہیں آؤں گی۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا اور نبی کریم ﷺ کو آ کر واقعہ سُنایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے، وہ جھوٹی ہے۔

راوی فرماتے ہیں کہ میرا غلّہ پھر بھی کم ہونے لگا۔ میں پھر گھات لگا کر بیٹھ گیا اور اس کو پھر پکڑ لیا اور کہا کہ اب تو تجھے حضور ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا میں تجھے اب چھوڑوں گا نہیں۔ تو وہ جنی کہنے لگی تو مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایسی چیز بتلاتی ہوں اگر تم اس کو پڑھ لو تو جنوں میں سے کوئی بھی تمہارے سامان کے قریب نہیں آ سکے گا اور وہ یہ ہے کہ جب تم بستر پر لیٹ جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے اُوپر اپنے مال پر دَم کر لو۔

راوی فرماتے ہیں پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو سارا واقعہ بیان کیا تو نبی کریم ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا کہ یہ جھوٹی ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے اُسی طرح نقل فرمایا ہے لیکن حضرت معاذ ؓ والی حدیث سے کچھ مختلف ہے لیکن ہوسکتا ہے دونوں روایتیں ہی اسی طرح محفوظ ہوں۔

اور حضرت ابی ایوب انصاری سے بھی اسی طرح کا قصہ نقل کیا گیا ہے۔

اور حضرت ابواسحاق السبیعی نے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت ؓ اپنے باغ میں پہنچے جو کہ مدینہ میں تھا تو انہیں کچھ شور شرابا سنائی دیا۔ پھر جنات میں سے کسی مرد نے ان سے کہا کہ ہمیں قحط کا سامنا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس باغ کے پھل کھانے کی اجازت دیں تا کہ ہمارے لئے پھل کھانا حلال ہو جائے پھر ہم تمہیں آیۃ الکرسی سکھائیں گے جس کے ذریعہ تم ہم سے پناہ میں آسکتے ہو۔

باب ۲۶۴

یہ باب اُس شخص کے بیان میں جس کے پیچھے دو شیطان لگ گئے پھر انہیں واپس کیا گیا اور اُس نے اس شخص کو نبی اکرم ﷺ کو سلام کہنے کا حکم دیا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن معبد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن عمرو نے، انہوں نے عبدالکریم سے نقل کیا انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک شخص خیبر سے نکلا تو اس کے پیچھے دو آدمی لگ گئے جبکہ تیسرا اُن دونوں کے پیچھے۔ ان دونوں سے کہنے لگا، ارے تم واپس آجاؤ حتیٰ کہ وہ تیسرا ان دونوں کے قریب پہنچ کر ان دونوں کو واپس لے گیا۔

پھر وہ دوبارہ اس شخص کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یہ دونوں شیطان تھے میں مستقل ان کے پیچھے لگا رہا، یہاں تک کہ ان کو واپس لے گیا۔ جب تم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچو تو ان کو سلام کہنا اور یہ بتلانا کہ ہم صدقات کے جمع کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور ہمارے لئے یہ ممکن ہوتا تو ہم میں سے کوئی اس کے ساتھ آتا۔

پس جب یہ شخص حضور ﷺ کے پاس پہنچا اور سارا واقعہ سُنایا تو نبی کریم ﷺ نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا۔

☆☆☆

باب ۲۶۵

حضرت حبیب بن مسلمہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور دیگر صحابہ کا دوسری دعائیں پڑھ کر اللہ جل جلالہ سے مدد کا سوال کرنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابی دنیا نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قاسم بن ہاشم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالیمان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی صفوان بن عمرو نے، انہوں نے اپنے شیوخ سے نقل کیا ہے حضرت حبیب بن مسلمہ ؓ سے جب دشمن ٹکراتے یا کسی قلعہ پر حملہ کرتے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔

ایک دن انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر ایک رومی قلعہ پر حملہ کیا ساتھ دیگر مسلمانوں نے بھی پڑھا تو اللہ جل شانہ نے قلعہ کو فتح کروادیا۔ (تہذیب تاریخ دمشق ۴/۴۱)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی بشر بن موسیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعبدالرحمن المقری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن لہیعہ سے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ہبیرہ نے حبیب بن مسلمہ کو ایک لشکر کا امیر بنایا گیا، وہ جنگوں کے ماہر تھے۔ جب وہ دشمن کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب لوگ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ان میں سے بعض دوسرے اُن کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں تو اللہ رب العالمین ان کی دعاؤں کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔

پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے خون معاف فرما اور ہمیں شہداء والا اجر وثواب عطا فرما۔

راوی فرماتے ہیں اسی دوران پس اچانک دشمن کے امیر نے حملہ کر دیا اور حضرت حبیب بن مسلمہ کے خیمہ میں داخل ہو کر آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (تاریخ ابن عساکر ۴/۴۱)

☆☆☆

باب ۲۶۶

حضرت ربّیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی حفاظت کے بیان میں

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی بن عبدالخالق المؤذن نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن حب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسماعیل بن ترمذی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ایوب سلیمان بن بلال نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابی اُویس نے، انہوں نے سلیمان بن بلال سے نقل کیا ہے انہوں نے ابوعبدالعزیز ربذی سے، انہوں نے ابوبکر بن عبیداللہ بن انس بن مالک ﷺ سے، انہوں نے اپنی پھوپھی عائشہ بنت انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ وہ خبر دیتی ہیں اپنی والدہ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے، فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر میں حاملہ تھی اور میں نے اپنے اُوپر ایک چادر ڈالی ہوئی تھی کہ اچانک میرے پاس ایک سانپ آیا اور وہ میرا علاج کرنا چاہ رہا تھا اور مجھ سے مزاحمت کرر ہا تھا۔ اسی دوران ایک زرد رنگ کا صحیفہ آسمان سے آیا اور اس کے سامنے گر گیا پس اس سانپ نے اس کو پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ خط جنّات کی طرف سے ہے۔

امابعد! کہ میری بندی جو کہ میرے نزدیک صالح بندے کی بیٹی ہے تو اس کو چھوڑ دے، میں تجھے اس کے اُوپر کسی قسم کا حملہ وغیرہ کرنے نہیں دوں گا۔ ربیع بنت معوذ بن عفراء فرماتی ہیں اس نے مجھے اپنا ڈنک مار کر دُور کر دیا اور کہا کہ تیرے لئے یہی کافی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس ڈنک کا اثر میرے ساتھ میری موت تک رہا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی الحسین بن صفوان بردعی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن قدامہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عمر بن یونس الیمامی الحنفی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عکرمہ بن عمار نے، وہ فرماتے ہیں کہ عوف بن عفراء کی بیٹی ایک مرتبہ اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی تو اس نے محسوس کیا کہ ایک کالے رنگ کا سانپ اس کے سینے پر چڑھ دوڑا ہے اور اس نے اس کی گردن پر قبضہ جمالیا ہے۔ اسی دوران ایک زرد رنگ کا صحیفہ آسمان وزمین کے درمیان ہے یہاں تک کہ وہ میرے سینے پر آکر گر گیا تو فوراً اس صحیفہ کو اس کالے رنگ کے سانپ نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ یہ خط جنّات کے ربّ کی طرف سے ہے کہ تو میرے اس نیک صالح بندے کی بیٹی کو چھوڑ دے کیونکہ تیرا داؤ اس کے اُوپر نہیں چل سکتا۔ یہ پڑھ کر وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور میری گردن سے، ہاتھوں سے دُور کر دیا گیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے میرے گھٹنے پر ایک ضرب ماری تو وہ جگہ سیاہ ہو گئی یہاں تک کہ وہ بکری کے سر کی طرح ہو گئی۔

راویہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچی اور سارا قصہ سُنایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے چچا کی بیٹی! جب تو ماہواری والی ہو جائے گی تو کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لیا کرو پھر تجھے انشاء اللہ کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ پھر اللہ جل شانہ اس کی حفاظت اس کے والد کے ذریعہ سے فرماتے رہے۔ اس کے والد کا نام علی تھا جو کہ غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ (مصنف فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں عوف بن عفراء کی بیٹی کا واقعہ اسی طرح منقول ہے)

البتہ یہی واقعہ صاحبہ القصہ یعنی حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے بھی نقل کیا گیا ہے اور یہ ہے کہ ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسین بن صفوان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی الدنیا نے،

وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر الکندی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن صرمۃ الانصاری نے، انہوں نے یحییٰ بن سعد سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب عمرہ بنت عبدالرحمن کی وفات کا وقت قریب آیا تو تابعین میں سے بہت سے لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے جن میں عمرہ بھی تھے اور قاسم بن محمد وابوسلمہ وغیرہ بھی تھے۔

ہم ان کے پاس ہی تھے کہ اچانک اُن پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور ان سب حضرات نے چھت کے ٹوٹنے کی آواز سُنی اور اچانک ایک کالے رنگ کا بہت بڑا اژدھا نیچے گرا۔ گویا کہ وہ بہت بڑا شہتیر ہے اور وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ایک سفید رنگ کا روق آ کر اس کے سامنے گرا اور اس میں دیکھا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا تھا کہ یہ خط کعب کے ربّ کی طرف سے کعب کے لئے ہے (جن کا نام کعب تھا)۔ کہ تیرا نیک صالح خواتین پر کوئی داؤ نہ چل سکے گا پس جب اس نے اس کتاب کی طرف دیکھا تو واپس پلٹا یہاں تک کہ جہاں سے آیا تھا وہیں واپس چلا گیا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسین نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی الدنیا نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن منصور الرمادی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن صالح نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی لیث نے، انہوں نے ابن عجلان سے نقل کیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے بنوعذرہ کی ایک عورت سے شادی کی اور وہ یعنی سعد بن ابی وقاص ایک دن اپنے ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ان کی بیوی کی طرف سے قاصد آیا کہ آپ کو فلانہ بلاتی ہیں مگر حضرت سعد نے جانے سے منع کیا یہاں تک کہ وہ قاصد واپس جا کر دوبارہ آپ کو بلانے آ گیا تو آپ فوراً اُٹھے اور ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے، کیا پاگل ہوگئی ہے؟

انہوں نے ایک سانپ کی طرف اشارہ کیا جو کہ آپ کے بستر پر تھا اور ان کی اہلیہ نے کہا کہ جب میں اپنے گھر تھی اس وقت سے یہ میرے پیچھے لگا ہوا ہے اور جب سے میں اس گھر میں آئی ہوں اس وقت سے یہ آج ہی یہاں نظر آ رہا ہے۔ تو حضرت سعد نے اس سانپ کو مخاطب کیا کہ تو نہیں جانتا کہ یہ میری اہلیہ ہیں۔ اور میں نے اس سے مہر دے کر نکاح کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے لئے حلال قرار دیا ہے اور تیرے لئے اس کی کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے۔ اس لئے یہاں سے چلا جا اور اگر تو دوبارہ آیا تو میں تجھے قتل کر دوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ وہ سانپ واپس مڑا یہاں تک کہ دروازے سے باہر نکل گیا اور حضرت سعد نے ایک شخص کو فرمایا کہ اس کا پیچھا کرو اور دیکھو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ وہ شخص اس سانپ کے پیچھے چلتا رہا یہاں تک کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں داخل ہوگیا اور جب وہ سانپ مسجد کے درمیان پہنچا تو اس نے ایک چھلانگ لگائی اور چھت میں غائب ہوگیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ان کی اہلیہ کے پاس کبھی کوئی سانپ نہیں آیا۔

باب ۲۶۷

یہ باب حضرت ابوُدجانہ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے بیان میں ہے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ المروزی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابواحمد علی بن محمد بن عبداللہ الحبیبی المروزی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابودُجانہ محمد بن احمد بن سلمہ بن یحییٰ بن سلمہ بن عبداللہ بن زید بن خالد بن ابی دُجانہ نے (ابودُجانہ کا اصلی نام سماک بن اوس بن خرشۃ بن لوذان الانصاری تھا)۔ انہوں نے یہ حدیث ہمیں مکہ مکرمہ میں باب صفا میں ۳۵۷ھ کو لکھوائی۔ اس حال میں کہ وہ داڑھی کو خضاب لگاتے تھے۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابواحمد بن سلمہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابی سلمہ بن یحییٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابی یحییٰ بن سلمہ نے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابی سلمہ بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ بن زید بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابی خالد ابی دجانہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ہے ابی دجانہ کو وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک شکایت کی۔

پس میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں ایک مرتبہ اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ اچانک میں نے اپنے گھر میں چکّی کی سی چلنے کی آواز آئی اور شہد کی مکھیوں کی بھنبھنانے کی سی آواز آئی اور بجلی کی طرح ایک چمک اُٹھی تو میں نے گھبراتے ہوئے جو سر اُوپر کو اُٹھایا تو دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا سانپ پھن اُٹھائے ہوئے پیٹھ کے بل میرے سامنے تھا جبکہ اس کا باقی طویل حصہ میرے گھر کے صحن میں تھا۔ میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اس کو چھوا تو اس کی کھال مجھے چوہے کی کھال کی طرح محسوس ہوئی، اتنے میں اس سانپ نے آگ کے شعلہ کی طرح مجھے ایسی پھنکار ماری کہ میں نے یہ سمجھا کہ یا تو میں جل جاؤں گا یا میرے گھر کو آگ لگ جائے گی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے ابودُجانہ! تیرے گھر میں ایک خبیث قوم کا بسیرا ہے لیکن اب تو ان کو مزا چکھائے گا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ جاؤ ایک کاغذ اور دوات لے کر آؤ۔ میں نے یہ دونوں چیزیں لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیں تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اے ابوالحسن! لکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا لکھوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم (جنّات وغیرہ سے حفاظت کا نسخہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو، کہ

یہ خط اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر اُس شخص کے لئے ہے جو کسی کے گھر میں رات کو جاتا ہے خواہ وہ رہائشی ہو، خواہ وہ صرف ملنے کے لئے جائے، خواہ وہ نیک صالح ہو سوائے اُس شخص کے جو خیر کے لئے جائے۔

اے رحمٰن! امابعد "بے شک ہمارے اور تمہارے لئے ایک حق کا سچا راستہ موجود ہے۔ پس اگر یا تو تم مجھ سے بہت زیادہ عشق و محبت کرتے ہو یا بہت زیادہ فاجر و فاسق ہو اور یا تو حق کے طالب یا ناحق کو پسند کرتے ہو (پس تم جو کچھ ہو) یہ خط اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہے جو ہمارے اور تمہارے درمیان حق کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور اُسی کا فرمان ہے کہ جو تم کرنا چاہتے ہو ہم اس کو ختم کرسکتے ہیں اور ہمارے فرشتے وہ سب کچھ لکھتے ہیں جو تم تدبیریں کرتے ہو۔ اس لئے تم اس شخص کو چھوڑ دو جس کے پاس یہ میرا خط ہے اور تم بت پرستوں کے پاس چلے جاؤ اور اُس کے پاس چلے جاؤ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کو الٰہ سمجھتا ہے اُس اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اُس ربّ العزت کی ذات کے تمام احکام اُسی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اور وہی غالب ہے۔
حٰمٓ لا ینصرون ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ اللہ کے دشمن ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچ گیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ تعالیٰ پس عنقریب اللہ تعالیٰ ہی ان کے لئے کافی ہوگا اور وہی سمیع وبصیر ہے"۔

حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے وہ خط لیا اور اپنے گھر لے آیا اور میں نے اس خط کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور رات کو لیٹ گیا تو ایک چیخنے والے کی چیخ نے مجھے بیدار کر دیا تو وہ چیخنے والا کہہ رہا تھا کہ اے ابودُجانہ! تو نے ہمیں جلا ڈالا۔ قسم ہے مجھے لات وعزّیٰ کی اپنے ساتھی (یعنی نبی کریم ﷺ) کے لکھے ہوئے خط کو یہاں سے ہٹا لو ہم آئندہ تمہارے گھر نہیں آئیں گے۔ ایک اور جن نے کہا کہ تجھے تکلیف دینے نہیں آئیں گے اور نہ تیرے پڑوس میں آئیں گے۔ بلکہ جس جگہ یہ خط ہوگا وہاں ہم نہیں آئیں گے۔

ابودُجانہ نے فرمایا میں نے یہ خط رسول اللہ ﷺ کے حکم سے رکھا تھا اور اُنہی کے حکم سے اُٹھا سکتا ہوں۔ حضرت ابودُجانہ فرماتے ہیں کہ ساری رات مجھے جنوں کے رونے اور چیخنے چلّانے کی آوازیں آتی رہیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی تو میں نماز کے لئے گیا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی اور نبی کریم کو رات جنوں کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا سارا واقعہ عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے دُجانہ یہ خط اُٹھا لو مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ اب ان کو قیامت تک دردناک عذاب وتکلیف ہوتی رہے گی۔

اسی روایت کے مطابق ابوبکرالاسماعیلی نے ابی بکر محمد بن عمیر الرازی الحافظ سے، انہوں نے ابی دُجانہ محمد بن احمد سے نقل کیا ہے۔ نیز حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ کی حفاظت کے متعلق ایک طویل حدیث ہے لیکن وہ موضوع روایت ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اس موضوع روایت کو ابن جوزی نے اپنی تصنیف تذکرۃ الموضوعات میں ذکر کیا ہے (ص ۲۱۱۔ اللآلی المصنوعہ ۲/۳۴۷)

باب ۲۶۸

چوری اور جلنے سے حفاظت کے بیان میں

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن محمد بن بنت احمد بن ابراہیم بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی میرے دادا نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حسین بن منصور نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابی منصور بن جعفر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی نہشل بن سعید نے ضحاک سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک مرتبہ قول اللہ تعالیٰ :

قل ادعوا اللّٰہ او ادعوا الرحمٰن ایّاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ .... الخ

(سورۃ بنی اسرائیل : آیت ۱۱۰)

کہ تم اللہ کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر یا کسی بھی نام سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسماء حسنیٰ بہت زیادہ ہیں۔

. سوال کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت چوری سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما میں سے ایک مہاجر صحابی جب بھی بستر پر لیٹتے تھے تو یہ آیت پڑھ کر لیٹتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کے گھر چور آیا اور اُس نے گھر کا سارا ساز و سامان جمع کیا اور اُٹھا کر لے جانے لگا۔ جب دروازے پر پہنچا تو دروازے نے اُسے واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تین بار دروازے پر گیا اور تینوں بار دروازے نے اُسے واپس جانے پر مجبور کیا۔ صاحبِ خانہ صحابی رسول ﷺ بھی جاگ رہے تھے۔ انہوں نے یہ منظر دیکھا تو ہنسنے لگے اور فرمایا کہ میں نے اپنے گھر کو پہلے سے محفوظ کر ڈالا تھا۔ چور یہ بات سُن کر بھاگ گیا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبدالحمید بن محمد المقرئی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی (الدرالمنثور ۴/۲۰۶) ابوعلی فقیہ سرخسی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز بغوی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہدبہ بن خالد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اغلب بن تمیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حجاج بن فرافصہ نے، انہوں نے طلق سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابودرداء تمہارے گھر کو آگ لگ گئی ہے تو حضرت ابودرداء فرمانے لگے کہ میرے گھر کو آگ نہیں لگ سکتی۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے بھی یہی کہا کہ آپ کے گھر کو آگ لگ گئی۔ حضرت ابودرداء نے اُسے بھی یہی کہا کہ میرے گھر کو آگ نہیں لگ سکتی۔ اتنے میں تیسرا شخص آیا اور کہنے لگا، اے ابودرداء! آگ تو محلّہ میں بھڑک اُٹھی تھی لیکن جب تمہارے گھر کے قریب پہنچی تو بجھ گئی۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے پتہ تھا کہ اللہ عزوجل اس طرح نہیں کرسکتے، تو لوگوں نے عرض کیا ہمیں تعجب ہے آپ کی باتوں پر کہ اتنے یقین سے کہہ رہے تھے کہ میرے گھر کو آگ نہیں لگ سکتی اور اللہ تعالیٰ اس طرح نہیں کرسکتے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے کچھ ایسے کلمات سُنے ہیں کہ جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت ان کلمات کو پڑھے گا تو شام تک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت و بلا سے اس کی حفاظت فرمائے گا، اور جو شخص شام کے پڑھے گا تو صبح تک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت و بلا سے اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اور وہ کلمات یہ ہیں:

اللهم انت ربی لا الٰه الّا انت علیك تو کلت و انت ربّ العرش الکریم ماشآء اللّٰه کان و مالم یشأ لم یکن لاحول و لا قوة الّا باللّٰه العلی العظیم ، اعلم ان اللّٰه علیٰ کل شیٔ قدیر و ان اللّٰه قد احاط بکل شیٔ علمًا ۔ اللهم انی اعوذ بك من شر نفسی و من شر کل ذی شرّ و من شر کل دابّة انت آخذ بنا صیتها ان ربی علی صراط مستقیم ۔

(ابن سنی نے اس کو اپنی تصنیف الیوم واللیلہ میں ذکر فرمایا ہے صفحہ ۲۰۔۲۱)

اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں آپ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور آپ ہی عرش کریم کے رب ہیں۔ آپ جو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے، جو نہیں چاہتے وہ نہیں ہوتا۔ کوئی نیکی کی طاقت دینے والا نہیں، کوئی گناہوں سے بچانے والا نہیں سوائے تیرے کہ تو بلند و بالا اور برتر ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر شئی پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شئی کو محیط ہے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں، اپنے نفس کے سرور سے اور ہر شر والی چیز کے شر سے اور ہر جاندار کے شر سے کہ آپ ہر شئی پر طاقت و قدرت رکھتے ہیں۔ بے شک میرے رب والا راستہ ہی صراط مستقیم ہے۔ (الیوم واللیلۃ ۲۰۔۲۱)

باب ۲۶۹

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا شیطان کو پچھاڑنا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن الفضل نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن یونس نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سعید بن سالم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابان نے، انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے نقل کیا ہے، انہوں نے زرّ سے، انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صحابی رسول کی شیطان سے ملاقات ہوئی تو اُس صحابی نے شیطان کو پچھاڑ لیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ میری سمجھ کے مطابق شیطان نے اُن صحابی سے کہا کہ آپ مجھے چھوڑ دیں، میں آپ کو ایک ایسی چیز سکھلاتا ہوں کہ اگر آپ اس کو پڑھیں گے تو شیطان گھر سے بھاگ جائے گا۔

راوی فرماتے ہیں میرے گمان کے مطابق اس شیطان نے آیۃ الکرسی بتلائی ہوگی۔ حضرت زرّ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود سے پوچھا گیا کہ وہ صحابی رسول کون تھے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ (مجمع الزوائد ۹/۷۰۔۷۱)

مصنف فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو کتاب الفضائل میں حدیث مسعودی کے عنوان سے نقل کیا ہے اور اس کی سند یہ ہے کہ عاصم نے ابی وائل سے، انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے۔ جب کہ دوسرے مقام پر حضرت شعبی کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے ایک جن سے ملاقات کی تو جن نے یہ بھی کہا کہ کیا تو مجھے پچھاڑ سکتا ہے؟ آگے پھر وہی اُوپر والی روایت کی ہے۔

☆☆☆

باب ۲۷۰

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا شیطان سے قتال کرنا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد المقری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن محمد ابن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن سنان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حکم بن عطیہ نے، انہوں نے ثابت سے نقل کیا، انہوں نے حسن سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنات اور انسانوں سے قتال کرتا تھا تو کسی نے پوچھ لیا کہ حضرت انسانوں سے قتال کرنا تو سمجھ میں آتا ہے مگر یہ جنات سے قتال والی بات کیسے ہوگی؟

حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کنوئیں پر پانی بھرنے کے لئے بھیجا تو میری ملاقات شیطان سے انسانی صورت میں ہوگئی اور وہ مجھ سے لڑنے لگا۔ تو میں نے اس کو پچھاڑ دیا اور ایک پتھر سے اس کی ناک کو کچل کر مار ڈالا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے صحابہ سے فرمایا کہ عمار کی ایک شیطان سے مڈبھیڑ ہوئی ہے لیکن انہوں نے شیطان کو قتل کر دیا ہے۔

حضرت عمار فرماتے ہیں کہ جب میں واپس آیا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے سارا واقعہ عرض کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یوسف نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن ابی بکر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی وہب نے جریر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی میرے والد نے، انہوں نے حسن سے نقل کیا اور انہوں نے حضرت عمار سے اسی طرح روایت کی ہے۔ (مصنف فرماتے ہیں یہ دوسری سند حسن البصری تک صحیح ہے)

اور مصنف فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اہل عراق سے فرمایا کہ کیا تم میں عمار بن یاسر موجود نہیں کہ شیطان مردود سے جن کی حفاظت رسول اللہ ﷺ کی زبانی کی گئی ہے۔

☆☆☆

باب ۲۷۱

ابلیس شیطان کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے دین کے متعلق اُلٹے سیدھے سوالات کرنا تا کہ ان کو دین کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیا جائے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ربیع بن سلیمان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خطیب بن ناصح نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے عبداللہ بن دینار سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

کہ ایک شخص آیا جو کہ چہرے کے اعتبار سے انتہائی بدشکل، انتہائی گندے کپڑے پہنے ہوئے تھا کہ لوگوں کو اس کی بدبو محسوس ہونے لگی۔ کسی حملہ کرنے والے شخص کی طرح مجمع میں داخل ہوا اور لوگوں کی گردن کو پھلانگتا ہوا نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ نے۔ پھر اس نے پوچھا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے۔ پھر اس نے پوچھا کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے۔ پھر اُس نے فوراً پوچھا کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو رسول اللہ نے فرمایا سبحان اللہ! (یعنی اللہ ہر چیز سے پاک ومنزہ ہے تو پیدائش سے بھی پاک ہے)۔ اور آپ کی پیشانی مبارک ٹھن گئی اور آپ نے سر جھکا لیا۔ اتنے میں وہ آنے والا شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک اُٹھایا تو فرمایا اُس شخص کو بُلاؤ۔ پس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہما نے اس کو تلاش کیا مگر وہ تو ایسا غائب ہوا جیسے کہ یہاں آیا ہی نہیں تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ یہ ابلیس شیطان تھا جو کہ تمہیں تمہارے دین کے متعلق شکوک وشبہات میں مبتلا کرنے کے لئے آیا تھا۔

☆☆☆

باب ۲۷۲

یہ باب ان لوگوں کی سزاؤں کے واقعات پر مشتمل ہے

جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مرتد ہوئے۔ اور اسی حالت میں اُن کا انتقال ہوا۔ اور اُن لوگوں کے واقعات پر مشتمل ہے جو کہ حق اور اسلام پر ہی شہید ہوئے اور یہ دو قسم کے واقعات حضور علیہ السلام کی نبوت و رسالت پر دلالت کرتے ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابو النصر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن المغیرہ نے، انہوں نے ثابت سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص بنونجار قبیلہ میں سے تھا۔ اس نے سورۃ البقرہ اور آل عمران کو پڑھا تھا، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث لکھتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ بھاگ کر اہل کتاب کی ساتھ مل گیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ اہل کتاب نے اُس کی بڑی عزت و توقیر کی اور کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے جو محمد (ﷺ) کی باتیں لکھتا تھا اور وہ اُسے پسند کرتے تھے۔ کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کر دیا۔ اہل کتاب نے اُسے گڑھا کھود کر اُس میں چھپا دیا۔ مگر زمین نے اُسے قبول نہ کیا اور منہ کے بل باہر پھینک دیا اور اہل کتاب نے بھی پھر اُسے ایسے ہیں چھوڑ دیا۔ العیاذ باللہ

امام مسلم نے اس روایت کو محمد بن رافع سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابی النضر سے نقل کیا ہے۔

(مسلم۔ کتاب صفات المنافقین واحکامہم۔ حدیث ۱۴ ص ۴/ ۲۱۴۵)

جبکہ دوسرے محدثین نے سلیمان کا بھی نام ذکر کیا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ البسطامی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو بکر احمد بن ابراہیم الاسماعیلی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو یعلی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن مہران نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالوارث نے، وہ عبدالعزیز سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نصرانی شخص مسلمان ہوا اور اس نے سورۃ البقرہ اور آل عمران بھی پڑھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی لکھتا تھا لیکن پھر وہ دوبارہ نصرانی یعنی عیسائی ہو گیا۔ اور کہتا تھا کہ میں نے محمد (ﷺ) کی کوئی بات اچھی نہیں دیکھی سوائے اس کے جو میں ان کے لئے لکھا کرتا تھا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اُسے ہلاک کر دیا تو انہوں نے اُس کو دفنایا لیکن زمین نے اُس کو باہر پھینک دیا۔ عیسائی کہنے لگے کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کہ انہوں نے اس کو قبر سے نکال ڈالا ہے۔ کیونکہ یہ ان کے دین پر راضی نہیں ہوا تھا۔

راوی فرماتے ہیں کہ عیسائیوں نے پھر زمین میں اپنی طاقت کے مطابق بہت گہرا گڑھا کھودا اور اس کو دفنا دیا مگر زمین نے وہاں سے بھی باہر پھینک دیا۔ پھر عیسائی سمجھ گئے کہ یہ کام کسی انسان کا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

اسی روایت کوامام بخاری نے دوسری سند سے ذکر کیا ہےاور وہ یہ ہے کہ انہوں نے ابی معمر سے نقل کیا،انہوں نے عبدالوارث سے جبکہ اس کوحمید نے طویل حدیث میں روایت کیا ہے،انہوں نے حضرت انس بن مالک ﷜ سے نقل کیا ہے مگراس میں معنیٰ میں کمی وزیادتی بھی ہے۔ جوزیادتی کی ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اُس نصرانی کے لئے بددعا کی تھی کہ اے اللہ!اس کوز مین قبول نہ کرے۔

(بخاری۔کتاب المناقب۔حدیث ۳۶۱۷۔فتح الباری ۶/۶۲۴)

یہ بھی مذکور ہے کہ ابوطلحہ ایک باراس جگہ آئے جہاں اُس نصرانی کا انتقال ہوا تھا تو اُس کو پھینکا ہوا پایا توانہوں نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا؟ تولوگوں نے بتلایااس آدمی کوئی مرتبہ یہاں دفن کیا گیا مگر ہر مرتبہ زمین نے اس کو باہر پھینک ڈالا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبردی ابوطاہر فقیہ نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں خبردی عبدوس بن حسین بن منصور نے،وہ فرماتے ہیں ہیں حدیث بیان کی ابوحاتم الرازی نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی انصاری نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حمید بن انس نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبردی ابوبکراحمد بن حسن قاضی نے ابوسعید بن موسیٰ بن الفضل نے،وہ دونوں فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سعید الاصفہانی نے،وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حفص بن غیاث نے،انہوں نے عاصم الاحول سے نقل کیا ہے،انہوں نے سمیط بن سمیر سے، انہوں نے حضرت عمران بن حصین سے نقل کیا ہے،وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ایک لشکر کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ فرمایا۔ دوران جنگ ایک شخص نے مشرکین میں سے کسی پرحملہ کیا جب وہ مشرک تلوار کی زد میں آگیا تو وہ مشرک کہنے لگا کہ میں تو مسلمان ہوں لیکن اس شخص نے اُس کو پھر بھی قتل کرڈالا۔

جب واپس نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو وہ شخص کہنے لگا یارسول اللہ! مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے۔آپ میرے لئے استغفار کیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ایک مشرک پرحملہ کیا جب وہ میری تلوار کی زد میں آیا تو وہ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ میں نے یہ سمجھا کہ شاید یہ میرے خوف سے یہ کہہ رہا ہےاس لئے میں نے اس کوقتل کردیا۔تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیاتم نے اس کے دل کو چیرکر دیکھا تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یارسول اللہ! مجھے کیسے پتہ چلتا۔تو حضورعلیہ السلام نے فرمایا کہ اس نے زبان سے کہہ دیا تھا تو پھر تو نے اس کے دل کے بارے یقین کیوں نہیں کرلیا؟

راوی فرماتے ہیں کچھ ہی دنوں میں اس کا انتقال ہوگیا جب اس کو دفنا دیا تو لوگوں نے صبح کو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر زمین پر پڑا ہوا ہے۔ پس ہم نے کہا کہ شاید ان کا کوئی دشمن ہو جس نے اس کی نعش کو باہر نکال ڈالا ہے۔پس ہم نے کچھ نوجوانوں کو اور غلاموں کو رات بھر نگرانی پر مامور کردیا اور اس کو دفنا دیا۔لیکن پھراس کی نعش صبح زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ہم نے یہ سمجھا کہ انہوں نے غفلت سے کام کیا ہے لہٰذا ہم نے اگلی رات خود ہی نگرانی کرنے کا فیصلہ کر کے اس کو پھر دفنا دیا۔لیکن پھر صبح ہم نے اس کی لاش کو باہر زمین پر دیکھا۔

راوی فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر سارا واقعہ عرض کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زمین تو ہر شخص کو قبول کرلیتی ہے خواہ وہ کتنا ہی شریر کیوں نہ ہو۔لیکن اللہ ربّ العزت اس کے گناہ کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جاؤ لے جاؤ سامنے پہاڑ کے دامن میں جا کرڈال دو اور اس پر پتھر ڈال کر اس کو پاٹ دو۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن۔حدیث ۳۹۳۰ ص ۱۲۹۶۔مسلم۔کتاب الایمان۔حدیث ۱۵۸ ص ۱/۹۶)

☆☆☆

باب ۲۷۳

یہ باب حضرات انبیاء علیہم السلام کو دیئے گئے معجزات پر مشتمل ہے

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو جو معجزات عطا فرمائے گئے اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو سب سے بڑا معجزہ عطا فرمایا گیا جس کی نظیر لانے سے ساری قوم عاجز ہو گئی تھی حتیٰ کہ جس شخص کے دل میں ذرا بھی خیر تھی وہ اس پر ایمان لے آیا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالفضل محمد بن ابراہیم المزکی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد مسلم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی لیث نے سعید بن ابی سعید سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات میں سے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو ایسے معجزات عطا نہ کئے گئے ہوں کہ جن پر ہر انسان ایمان لا سکتا ہے اور اللہ پاک نے مجھے ایک وحی عطا کی جو کہ میری طرف وحی کی جاتی اور مجھے اللہ تعالیٰ سے یہ امید ہے کہ قیامت والے روز میری اتباع کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔

اسی روایت کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن یوسف وغیرہ سے عن اللیث سے بیان فرمایا ہے۔ جبکہ امام مسلم نے قتیبہ کے طریق سے بیان کی ہے۔

(بخاری۔کتاب الفضائل القرآن۔حدیث ۴۹۸۱ ص ۳/۹۔مسلم۔کتاب الایمان۔حدیث ۲۳۹ ص ۱۳۴/۱۔مسلم۔کتاب الایمان۔حدیث ۳۳۲ ص ۱۸۸/۱)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی اسماعیل بن محمد الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن محمد الدوری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حسین بن علی الجعفی نے، انہوں نے زائدہ سے نقل کیا ہے انہوں نے مختار بن فلفل سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری تصدیق کی گئی۔ یہاں تک کہ گذشتہ نبیوں کی اُمت سے سوائے چند ایک کہ کسی نے اپنے نبی کی تصدیق نہ کی۔

اس روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابی بکر بن ابی شیبہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے حسین الجعفی سے نقل کیا ہے۔

☆☆☆

باب ۲۷۴

یہ باب نزولِ قرآن پر مشتمل ہے
اور فرشتہ کا کلام اللہ کا محفوظ حصہ آسمانِ دنیا تک لانا
پھر وہاں سے تفصیل سے بتدریج ہمارے نبی پر نازل کرنا
بعثت نبوت سے لے کر وفات رسول ﷺ کے زمانہ تک

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن محمد العنبری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبدالسلام نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن ابراہیم نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی جریر نے منصور سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول انّا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ پورے قرآن کریم کو لیلۃ القدر کی رات میں بیک وقت آسمانِ دنیا تک نازل کیا گیا اور وہ ستاروں بھری رات اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر تھوڑا کر کے نازل فرمایا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

وقال الذین کفروا لولا نزّل علیه القران جملة واحدة کذلك لنثبت به فؤادك ورتّلناه ترتیلاً ۔

(سورۃ الفرقان : آیت ۳۲)

ترجمہ : اور کافر لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پیغمبر پر یہ قرآن کریم دفعۃً واحدۃً کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ اس طرح تدریجاً ہم نے اس لئے نازل کیا تا کہ ہم اس کے ذریعہ سے آپ کے دل کو قوی رکھیں۔ اور اس لئے ہم نے اس کو بہت ٹھہر ٹھہر اکر اُتارا ہے۔

اور مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یزید بن ہارون نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی داؤد بن ابی ہند نے، انہوں نے عکرمہ سے نقل کیا، انہوں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں مکمل قرآن کریم کو دفعۃً لیلۃ القدر میں آسمانِ دنیا پر نازل کیا گیا ہے، اس کے بعد بیس سالوں میں نازل ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

ولا یا تونك بمثل الا جئناك بالحق واحسن تفسیرًا ۔

(سورۃ الفرقان : آیت ۳۳)

ترجمہ : اور یہ لوگ کیسا ہی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کریں مگر ہم اس کا ٹھیک ٹھاک جواب اور وضاحت میں بڑھا ہوا آپ کو عنایت کر دیتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وقرانًا فرقناه لتقرأه علی الناس علی مکث ونزّلناه تنزیلاً ۔

(سورۂ بنی اسرائیل : آیت ۱۰۶)

ترجمہ : اور قرآن میں ہم نے جا بجا فصل رکھا تا کہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں اور ہم نے اس کو اُتارنے میں تدریجاً اُتارا۔

☆☆☆

باب ۲۷۵

نبی کریم ﷺ پر آخر عمر میں پے در پے وحی نازل ہوتی تھی

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق الصغانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے۔

دوسری سند : مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعثمان نے، انہوں نے عمرو محمد الناقد سے نقل کیا ہے، وہ حضرات فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے، وہ فرماتے ہیں مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے صالح بن کیسان سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے زہری سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی حضرت انس نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر پے در پے وحی نازل فرمائی، سب سے زیادہ وحی اُس دن ہوئی جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی ہے۔

جبکہ محمد بن یحییٰ کی روایت یہ ہے کہ زیادہ وحی فوت ہونے سے پہلے زمانہ میں ہوئی، یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کی وفات ہوگئی اور سب سے زیادہ وحی وفات والے روز ہوئی تھی۔ اسی روایت کو امام بخاری اور امام مسلم نے عمرو بن الناقد سے روایت کیا ہے۔

(بخاری۔کتاب فضائل القرآن۔فتح الباری ۳/۹۔مسلم۔کتاب التفسیر۔حدیث ۲ ص ۲۳۱۲/۴)

باب ۲۷۶

سب سے آخری جو مکمل سورت نازل ہوئی جس میں حضور ﷺ کی وفات کی بھی خبر دی گئی تھی

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبدالرحمٰن السُّبیعی نے کوفہ میں، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی جعفر بن عون نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالعمیس نے عبدالمجید بن سہیل سے نقل کیا ہے، انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے پوچھا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے آخری مکمل سورۃ قرآن کریم کی کونسی نازل ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں مجھے علم ہے وہ سورۃ اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح ہے۔ تو حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا تم نے سچ بتلایا ہے۔

اس روایت کو امام مسلم نے ابی بکر بن ابی شیبہ سے جبکہ دوسروں نے جعفر بن عون کے طریق سے بیان کیا ہے۔

(مسلم۔کتاب التفسیر۔حدیث ۲۱ ص ۲۳۱۸/۴)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید ابن الاعرابی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی العباس الدوری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحاق الحضرمی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعوانہ نے، انہوں نے ابی بشر سے نقل کیا ہے، انہوں نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے قول اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح کے متعلق قول نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب ''اللہ تعالیٰ آپ کو فتح نصیب فرمائیں گے''تو یہ علامت ہے آپ کی وفات کی۔ (بخاری۔کتاب التفسیر۔حدیث ۲۹۷۰۔فتح الباری ۸/۳۴،۷۳۵۔الدرالمنثور ۶/۴۰۶)

باب ۲۷۷

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے

بیان کے مطابق قرآن کریم کی سب سے آخری سورت اور آخری آیت کونسی نازل ہوئی ہے

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد الحسین العلوی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوحامد بن الشرقی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن بشر نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی وکیع نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن ابی خالد نے، انہوں نے ابی اسحاق سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت براء سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہے:

یستفتونك قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالة

اسی روایت کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں علی بن خشرمة سے، انہوں نے وکیع سے نقل کیا ہے۔ (مسلم۔کتاب الفرائض۔حدیث ۱۰ص ۳/۱۲۳۶)

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن سلمان فقیہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے، انہوں نے ابی اسحاق سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قرآن کریم میں سب سے آخری مکمل سورۃ براءۃ نازل ہوئی۔ اور سب سے آخری آیت یستفتونك .... الخ نازل ہوئی ہے۔

اس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں سلیمان بن حرب سے نقل کیا ہے۔ جبکہ امام مسلم نے غندر سے، انہوں نے شعبہ سے نقل کیا ہے۔
(بخاری۔کتاب التفسیر۔مسلم۔کتاب الفرائض۔حدیث ۱۱ ص ۳/۱۲۳۶)

جبکہ امام بخاری نے جو تخریج کی ہے اس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس کے متعلق جتنا تم جانتے ہو اس سے زیادہ میں نہیں جانتا۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالحسین بن الفضل نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمرو بن سماک نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبیداللہ بن ابی داود المنادی نے۔

مصنف دوسری سند میں فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی الباغندی نے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قبیصہ نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے کلبی سے نقل کرتے ہوئے، انہوں نے ابی صالح سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت: واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللّٰہ۔ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۸۱)

اور نبی علیہ السلام کی وفات کو درمیانی وقت اکیاسی (۸۱) یوم تھا۔ (الدرالمنثور ۱/۳۷۰)

اس روایت میں امام مناوی نے اس چیز کا اضافہ فرمایا ہے کہ یہ آیت منیٰ میں نازل ہوئی۔ امام کلبی کی روایت بھی اسی طرح کی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن زیاد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوعمار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی فضل بن موسیٰ نے، انہوں نے حسین بن واقد سے نقل کیا ہے، انہوں نے یزید النحوی سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں آخری چیز جو قرآن کریم میں نازل ہوئی وہ آیت وتقوا یوما ترجعون فیه الی الله ہے۔ (الدرالمنثور ۱/۳۶۹-۳۷۰)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حفص بن عمر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی قبیصہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے، انہوں نے عاصم الاحول سے نقل کیا ہے، انہوں نے شعبی سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آخری آیت قرآن کریم کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی وہ آیت الرّبا ہے وہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۷۸-۲۸۰ ہے۔

اور بے شک ہم اگر کسی چیز کا حکم دیں حالانکہ ہمیں خود اس کا علم نہ ہو۔ ہوسکتا ہو اس میں ہمارے لئے کوئی وبال نہ ہو۔ اسی طرح اگر ہم کسی چیز سے منع کریں اور ہوسکتا ہے اس میں ہمارے لئے کوئی وبال ہو۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث ۴۵۴۴۔ فتح الباری ۸/۲۰۵۔ الدرالمنثور ۶/۳۶۵)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوالفضل حسن بن یعقوب العدل نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحیٰی بن ابی طالب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالوہاب بن عطآء نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی سعید نے، انہوں نے قتادہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے سعید بن المسیب سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو سب سے آخری آیت نازل فرمائی وہ "آیت الرّبا" ہے۔ لہٰذا تم شبہ سود کو بھی چھوڑ دو۔ (الدرالمنثور ۱/۳۶۵)

آگے مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعلی الروذباری نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوطاہر محمد آبادی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی فضل بن محمد یعنی الشعرانی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شاہ بن محمد المروزی نے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ میں ان چار راویوں سے زیادہ قابل اعتماد پانچویں راوی کو نہیں جانتا۔ حضرت شاہ بن محمد المروزی فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن مبارک نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوجعفر نے، انہوں نے ربیع بن انس سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابوالعالیہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابی بن کعب سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہے :

فان تولوا فقل حسبی الله

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی عبدالرحمن قاضی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن حسین نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی آدم بن ابی ایاس نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی شعبہ نے، انہوں نے علی سے، انہوں نے زید سے، انہوں نے یوسف بن مہران سے، انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں آخری آیت جو نازل ہوئی وہ لقد جاء کم رسول من انفسکم .... الخ ہے۔

(سورۃ توبہ :آیت ۱۲۹) ۔ (الدرالمنثور ۳/۲۹۵)

مصنف فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک صحابی رسول نے اپنے علم کے اعتبار سے خبر دی ہے۔ یا ان کے سامنے جو بھی ذکر کیا گیا کہ آخری آیت کونسی نازل ہوئی ہے انہوں نے اُسی اعتبار سے ہمیں خبر دی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔ (اتقان فی علوم القرآن ۱/۱۰۱)

☆☆☆

باب ۲۷۸

اس باب میں مکۃ المکرّمۃ اور مدینۃ المنورہ میں نازل ہونے والی سورتوں کا بیان ہے

مصنف فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابو محمد بن زیاد العدل نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم الدورقی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن نصر بن مالک الخزاعی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی علی بن حسین ابن واقد نے، انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یزید النحوی نے، انہوں نے عکرمہ اور حسن بن ابی الحسن سے نقل کیا ہے، یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سورتیں مکہ مکرمہ میں نازل فرمائی ہیں وہ یہ ہیں :

اقرا باسم ربك الذى خلق ...... ن والقلم ...... مزمل ...... مدثر ...... تبت يد ابى لهب ...... اذا الشمس كورت ...... سبح اسم ربك الاعلىٰ ...... والليل اذا يغشىٰ ...... والفجر ...... والضحىٰ ...... والانشراح ...... والعصر ...... والعاديات ...... والكوثر ...... والهاكم التكاثر ...... أريت الذى يكذب بالدّين ...... قل يا ايها الكفرون ...... اصحاب الفيل ...... الفلق ...... قل اعوذ برب الناس ...... قل هو اللّٰه أحد ...... والنجم ...... عبس وتولّىٰ ...... انا انزلنٰهُ ...... والشمس وضحٰها ...... والسماء ذات البروج ...... والتين والزيتون ...... لا يلاف قريش ...... والقارعة ...... لا اقسم بيوم القيامة ...... الهمزة ...... والمرسلٰت ...... قٓ والقران المجيد ...... لا اقسم بهٰذا البلد ...... والسمآء والطارق ...... اقتربت الساعة ...... صٓ والقران المجيد ...... سورة الجنّ ...... يٰسٓ ...... سورة الفرقان ...... ملآئكة ...... طٰهٰ ...... الواقعه ...... طٰسٓمٓ ...... طٰسٓ ...... طٰسٓمٓ ...... بنى اسرائيل ...... التاسعة ...... هود ...... يوسف ...... اصحاب الحجر ...... الانعام ...... الصّافّات ...... لقمان ...... سبأ ...... الزّمر ...... حٰمٓ ...... المؤمن ...... حٰمٓ الدّخان ...... حٰمٓ السجدة ...... حٰمٓ عٓسٓقٓ ...... حٰمٓ الزخرف ...... الجاثية ...... الاحقاف ...... الذّاريات ...... الغاشية ...... اصحاب الكهف ...... النّحل ...... نوح ...... ابراهيم ...... الأنبيآء ...... المؤمنون ...... الٓمٓ السجدة ...... والطور ...... تبارك الذى بيده الملك ...... الحاقه ...... سأل سائل ...... عمّ يتسآءلون ...... النّازعات ...... اذا السّمآء انشقت ...... اذا السّماء انفطرت ...... الروم ...... العنكبوت ۔

اور جو سورتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں وہ یہ ہیں :

ويل المطففين ...... البقرة ...... ال عمران ...... الانفال ...... الأحزاب ...... المآئدة ...... الممتحنة ...... النّسآء ...... اذا زلزلت الأرض ...... الحديد ...... محمد ...... الرعد ...... الرحمٰن ...... هل اتى على الأنسان ...... الطلاق ...... البيّنة ...... الحشر ...... اذا جآء نصراللّٰه ...... النور ...... الحجّ ...... المنافقون ...... المجادلة ...... الحجرات ...... تحريم ...... الصفّ ...... الجمعة ...... التغابن ...... الفتح ...... براءة ۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ التاسعۃ سے مراد سورۂ یونس ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت میں سورة الفاتحة ...... الأعراف ...... كهيٰعصٓ کا ذکر نہیں ہے حالانکہ یہ سورتیں مکہ میں نازل ہوئی ہیں۔ (اتقان ۱/۴۰۔۴۱)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید الصفار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن فضل بن جابر نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن عبداللہ زرارۃ الرقی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن عبدالرحمن القرشی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی خصیف نے، انہوں نے مجاہد سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت ابن عباس ﷺ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے نبی علیہ السلام پر جو قرآن نازل کیا گیا وہ اقرأ باسم ربك الذی خلق .... الخ ہے۔

پس اس حدیث کے معنی اور مکہ میں نازل ہونے والی سورتوں کے تذکرہ میں باقی ماندہ سورتوں کے یعنی اس حدیث کی وجہ سے تفسیر مقاتل نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ اور بعض دیگر مفسرین نے مرسل صحیح کے ساتھ اس کی تائید کی ہے کہ بعض ایسی سورتیں جو نازل مکہ میں ہوئیں مگر ان کی بعض آیات مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔ مصنف نے ان کو بھی انہی مکہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں شامل رکھا ہے۔ اس کو بعض دیگر مواقع میں ذکر کیا ہے۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن بالویہ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالمثنیٰ معاذ بن المثنیٰ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی وکیع نے اپنے والد سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے، انہوں نے علقمہ سے، انہوں نے عبداللہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جو آیتیں یا ایها الذین امنوا والی ہیں وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اور جو آیتیں یا ایها الناس والی ہیں وہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبدالجبار نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یونس بن بکیر نے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے نقل کیا ہے، انہوں نے اپنے والد عروہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ پر نازل کردہ جن آیتوں میں آپ کی رسالت کے ثبوت کا بیان ہے یا گذشتہ اُمتوں اور زمانہ ماضیہ کے حالات کا تذکرہ ہے وہ آیتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور جن آیتوں میں فرائض وسنن کا تذکرہ ہے وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔ (اتقان ۱/۴۲۴۱)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوعمرو الادیب نے، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر الاسماعیلی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابویعلی احمد بن علی بن المثنیٰ نے لکھواتے ہوئے وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن معین نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حجاج نے جریج سے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی یوسف بن ماہک نے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا: اے اُم المؤمنین! آپ مجھے قرآن کا وہ نسخہ عطا فرمائیں جو آپ کے پاس ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیوں؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں قرآن کریم کو ترتیب وار جمع کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہم جو نسخہ قرآن کریم کا پڑھتے ہیں اُس میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس میں کیا قباحت ہے تو جو سورت چاہے پہلے پڑھ یا بعد پڑھ۔ اگر تو اتر کی ترتیب دیکھتا ہے تو سب سے پہلے مفصل میں سے سورۃ اقرأ باسم ربك الذی خلق نازل ہوئی ہے جس میں صرف جنت اور جہنم کا تذکرہ تھا۔ حتیٰ کہ جب لوگ اسلام کی طرف خوب مائل ہوگئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے حلال اور حرام چیزوں کو نازل فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ ابتداء میں شراب کے حرام ہونے اور اس کے چھوڑنے کا حکم نازل فرمادیتے تو لوگ کہتے کہ ہم تو شراب کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اسی طرح زنا کی حرمت کو ابتداء میں نازل کردیتے تو لوگ کہتے کہ زنا کو تو ہم نہیں چھوڑ سکتے۔

میں یقین سے یہ بات کہتی ہوں کہ جب میں چھوٹی تھی حتیٰ کہ نبی علیہ السلام کے سامنے کھیلتی تھی تو یہ آیت " والسّاعة ادهىٰ وامرّ " (سورۃ قمر : آیت ۴۶) مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تھی اور جبکہ سورۃ البقرہ، النسآء میری موجودگی میں حضور علیہ السلام پر نازل ہوئی ہیں۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کریم کا نسخہ نکالا اور میں نے اس میں سے کچھ سورتیں لکھیں۔

اسی روایت کو امام بخاری نے دوسری سند سے ابن جریج سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ " حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ سورتیں بھی لکھوائیں " ، لیکن اس میں اس کا تذکرہ نہیں تھا کہ میں حضور ﷺ کے سامنے کھیلتی تھی۔

(بخاری۔کتاب فضائل القرآن۔حدیث ۴۹۹۳۔فتح الباری ۹/ ۳۸۔۳۹۔فتح الباری ۸/ ۶۱۹)

مصنف فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین العلوی نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن دلّویہ الدقاق نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن حفص نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی میرے والد نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن طہمان نے، انہوں نے عاصم الاحول سے نقل کیا ہے، انہوں نے اُم عمرو بنت عبس سے نقل کیا ہے، وہ فرماتی ہیں کہ مجھے یہ حدیث میری پھوپھی نے بیان کی ہے، میں حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھی کہ حضور ﷺ پر سورہ المائدہ نازل ہوئی جس کے بوجھ سے عضباء اُونٹنی کے بازو ٹوٹنے لگے تھے۔

باب ۲۷۹

ہر سال نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ مکمل قرآن کریم نازل ہوتا تھا جبکہ جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اُس سال دو مرتبہ نازل کیا گیا

مصنف فرماتے ہیں ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی تمتام نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن یوسف نے، وہ فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن عیاش نے، انہوں نے ابوحصین سے نقل کیا ہے، انہوں نے ابوصالح سے، انہوں نے ابی ہریرہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(بخاری۔کتاب الاعتکاف۔حدیث ۲۰۴۴۔فتح الباری ۴/ ۲۸۴۔ابوداود۔کتاب الصوم۔حدیث ۲۴۶۶ ص ۲/ ۳۳۔۱/ ۵۶۲۔دارمی۔کتاب الصوم۔مسند احمد ۲/ ۳۳۶۔۳۵۵)

جس سال آپ کا وصال ہوا اُس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا تھا۔ اور حضرت ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر رمضان میں نبی علیہ السلام پر مکمل قرآن کریم پیش کیا جاتا تھا جبکہ جس سال آپ کا وصال ہوا اُس سال دو مرتبہ قرآن کریم پیش کیا گیا۔

(بخاری۔کتاب الفضائل۔حدیث ۴۹۹۸۔ فتح الباری ۹/ ۴۳)

امام بخاری نے پہلی حدیث عبداللہ بن ابی شیبہ سے نقل کی ہے، انہوں نے ابوبکر سے، جبکہ دوسری روایت خالد بن یزید سے نقل کی ہے، انہوں نے ابوبکر سے نقل کی ہے۔

☆☆☆